

اَلرَّقِیمِ

پوشیدہ راز

اللہ تعالیٰ ﷻ کی محبّت و مدد کے حصول اور دعاؤں کی قبولیت کے

اپنی اور اپنے گھر والوں کی حفاظت

شیطان، جنّات، جادو، نظرِ بد، نقصان دہ خواب، حادثات اور دجّال سے

اسمِ اعظم، قرآن وحدیث سے دعائیں، وظائف اور اذکار سے

قرضہ سے نجات، رزق، اولاد کی حفاظت اور مشکل میں دل کا سکون

مستقبل میں کیا حالات پیش آنے والے ہیں؟

جن کی کہ قرآن اور احایث میں پیشن گوئی کی گئی ہے

اس کتاب کی آیات واذکار زبانی یاد ہو جائیں تو اسے سنبھال کر رکھنے کی

بجائے کسی اور کو پڑھنے کو دے کر

اپنے والدین کے لئے اور اپنے لئے صدقہ جاریہ بنالیں

بارہواں ایڈیشن، 27 رمضان المبارک 1444 ہجری (18 اپریل 2023) کو تکمیل پایا۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ السَّمِيۡعِ الۡعَلِيۡمِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ○

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

1	هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلرَّحۡمٰنُ	اَلرَّحِيۡمُ					
	وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں	رحمت والا	رحم کرنے والا					
2	اَلۡمَلِكُ	اَلۡقُدُّوۡسُ	اَلسَّلٰمُ	اَلۡمُؤۡمِنُ	اَلۡمُهَيۡمِنُ	اَلۡعَزِيۡزُ	اَلۡجَبَّارُ	اَلۡمُتَكَبِّرُ
	بادشاہت والا	نقائص سے پاک ذات	سلامتی والا	امن دینے والا	نگہبان	غلبے والا	سب سے زبردست	بڑائی اور بزرگی والا
3	اَلۡخَالِقُ	اَلۡبَارِئُ	اَلۡمُصَوِّرُ	اَلۡغَفَّارُ	اَلۡقَهَّارُ			
	پیدا کرنے والا	وجود میں لانے والا	صورت دینے والا	گناہ معاف کرنے والا	زبردست			
4	اَلۡوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلۡفَتَّاحُ	اَلۡعَلِيۡمُ	اَلۡقَابِضُ	اَلۡبَاسِطُ		
	بہت کچھ دینے والا	رزق دینے والا	کھولنے والا	علم والا	قبض کرنے والا	کشادہ کرنے والا		
5	اَلۡخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلۡمُعِزُّ	اَلۡمُذِلُّ				
	پست کرنے والا	درجے بلند کرنے والا	عزّت دینے والا	ذلّت دینے والا				
6	اَلسَّمِيۡعُ	اَلۡبَصِيۡرُ	اَلۡحَكَمُ	اَلۡعَدۡلُ	اَللَّطِيۡفُ	اَلۡخَبِيۡرُ		
	سننے والا	دیکھنے والا	حکم والا	انصاف والا	لطف و کرم کرنے والا	خبر رکھنے والا		
7	اَلۡحَلِيۡمُ	اَلۡعَظِيۡمُ	اَلۡغَفُوۡرُ	اَلشَّكُوۡرُ	اَلۡعَلِىُّ	اَلۡكَبِيۡرُ		
	حلم والا	عظمت والا	بخشنے والا	قدر کرنے والا	بلند مرتبے والا	بزرگی والا		
8	اَلۡحَفِيۡظُ	اَلۡمُقِيۡتُ	اَلۡحَسِيۡبُ	اَلۡجَلِيۡلُ	اَلۡكَرِيۡمُ	اَلرَّقِيۡبُ		
	حفاظت کرنے والا	انسان کو توانائی دینے والا	حساب لینے والا	جلال و جمال والا	بے انتہا عطا کرنے والا	نگہبان		
9	اَلۡمُجِيۡبُ	اَلۡوَاسِعُ	اَلۡحَكِيۡمُ	اَلۡوَدُوۡدُ	اَلۡمَجِيۡدُ	اَلۡبَاعِثُ		
	دعائیں قبول کرنے والا	وسعت دینے والا	حکمت والا	محبّت کرنے والا	بزرگی والا	مبعوث فرمانے والا		
10	اَلشَّهِيۡدُ	اَلۡحَقُّ	اَلۡوَكِيۡلُ	اَلۡقَوِىُّ	اَلۡمَتِيۡنُ	اَلۡوَلِىُّ	اَلۡحَمِيۡدُ	
	گواہ	سچّا اور موجود	کارساز	قوّت والا	مضبوط	دوست	حمد والا	

11	اَلْمُحْصِیُ	اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِیْدُ	اَلْمُحْیِیُ	اَلْمُمِیْتُ		
	احاطہ کرنے والا	اوّل بار پیدا کرنے والا	دوبارہ پیدا کرنے والا	زندگی دینے والا	موت دینے والا		
12	اَلْحَیُّ	اَلْقَیُّوْمُ	اَلْوَاجِدُ	اَلْمَاجِدُ	اَلْوَاحِدُ	اَلْاَحَدُ	اَلصَّمَدُ
	ہمیشہ زندہ	ہمیشہ قائم	ہر چیز کو پانے والا	بزرگی اور عزّت والا	اکیلا	یکتا اور یگانہ	بے نیاز
13	اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ	اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ			
	زبردست قوّت والا	اقتدار والا	مقدّم	پیچھے کرنے والا			
14	اَلْاَوَّلُ	اَلْآخِرُ	اَلظَّاهِرُ	اَلْبَاطِنُ	اَلْوَالِیُ	اَلْمُتَعَالِیُ	
	سب سے اوّل	آخرت والا	ظاہر	پوشیدہ	کارساز	بلند و برتر	
15	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ	اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّؤُوْفُ		
	نیکی والا	توبہ قبول کرنے والا	بدلہ لینے والا	درگزر کرنے والا	شفقت کرنے والا		
16	مَالِكُ الْمُلْكِ	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ					
	ملکوں کا مالک	جلال اور عزّت دینے والا					
17	اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِیُّ	اَلْمُغْنِیُ			
	انصاف کرنے والا	جمع کرنے والا	بے نیاز	بے نیاز کرنے والا			
18	اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ	اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِیُ		
	منع کرنے والا	ضرر پہنچانے والا	نفع پہنچانے والا	نور	ہدایت دینے والا		
19	اَلْبَدِیْعُ	اَلْبَاقِیُ	اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِیْدُ	اَلصَّبُوْرُ		
	عجب چیز پیدا کرنے والا	ہمیشہ باقی رہنے والا	وارث	سیدھی راہ دکھانے والا	برداشت کرنے والا		

سب اچھے نام اللہ ﷻ ہی کے لیے ہیں سو اسے انہیں ناموں سے پکارو، اور چھوڑ دو ان کو جو اللہ کے ناموں میں کج روی اختیار کرتے ہیں، وہ اپنے کیے کی سزا پا کر رہیں گے۔(الاعراف:180)

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کرلے گا جنت میں جائے گا۔

اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔(صحیح البخاری:6410۔ صحیح حدیث)

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

کون تقدیر میں گمراہی یا ہدایت لکھنے کا فیصلہ کرتا ہے؟

-اللہ ﷻ جسے گمراہی میں ڈال دے اسے کوئی راستہ دکھانے والا نہیں۔ اور جسے وہ ہدایت دے اسے بھٹکانے والا بھی کوئی نہیں۔(الزمر:36-37)

اللہ تعالیٰ کن لوگوں پر شیطان مسلّط کر کے بھٹکا دیتا ہے؟

-اور جو اللہ کی یاد (نماز، ذکر اور تلاوت) سے **غافل** ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان متعین کر دیتے ہیں پھر وہ اس کا ساتھی رہتا ہے۔ اور شیاطین آدمیوں کو راستے سے روکتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہِ راست پر ہیں۔(الزخرف:36-37)

اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا؟

-اللہ **ظالموں** کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔(البقرہ:258)

-**کافروں** کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں ہے۔(البقرہ:264)

-اللہ **ظالموں** کو ہدایت نہیں دیتا۔(المائدہ:51)

-جو لوگ اللہ کی **آیات کو نہیں مانتے** اللہ ان کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔(النحل:104)

-اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو **حد سے گزر جانے والا اور جھوٹا** ہے۔(المومن:28)

اللہ تعالیٰ کے ہاں کن لوگوں کے لئے معافی کی گنجائش نہیں ہے؟

-اللہ کے ہاں بس **شرک** ہی کی بخشش نہیں ہے، اس کے سوا اور سب کچھ **معاف** ہو سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے۔(النساء:116)

کن لوگوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کا اعلانِ جنگ ہے؟

-خاتم النبیّین ، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہیں (یعنی توحید، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفلی عبادتیں (ذکر، نماز، روزہ، عُمرہ، صدقہ) کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردُد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔ (صحیح البخاری:6502۔ صحیح حدیثِ، حدیث قدسی)

رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی سب سے آخری آیات

-اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے، اور ان رقموں کی جو لوگوں پر سود سے باقی رہ گئی ہیں وصولی چھوڑ دو، اور اگر تم ایمان والے ہو، اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر تم کو اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اعلان جنگ ہے، اور اگر تم سود لینے سے توبہ کرتے ہو تو صرف اپنی اصل رقم لے لو، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر کوئی ظلم کیا جائے گا۔ (البقرہ:278-279)

کن اچھے کام کرنے والے لوگوں کو جہنّم کا عذاب دیا جائے گا؟

- کہہ دو کیا میں تمہیں بتاؤں جو اعمال کے لحاظ سے بالکل خسارے میں ہیں۔ وہ جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں کھو گئی اور وہ خیال کرتے ہیں کہ بے شک وہ اچھے (نیک) کام کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا اور اس کے روبرو جانے کا انکار کیا ہے پھر ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے سو ہم ان کے لیے **قیامت کے دن کوئی وزن قائم نہیں کریں گے**۔ یہ سزا ان کی جہنم ہے اس لیے کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کا مذاق بنایا تھا۔(الکھف:103-106)

وہ کونسا گناہ ہے جس کا صرف ارادہ کرنے سے ہی اللہ کا عذاب واجب ہو جاتا ہے؟

- جو لوگ کافر ہیں اور لوگوں کو اللہ کے راستہ سے اور مسجد حرام جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے بنایا ہے، سے روکتے ہیں خواہ وہ وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے، اور جو اس میں شرارت سے کجروی کرنا چاہے تو ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔(الحج:25)

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کے لئے آخری راستہ کیا ہے؟

-اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک تحریر لکھی کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے، چنانچہ یہ اس کے پاس عرش کے اوپر لکھا ہوا ہے۔(البخاری:7554- صحیح حدیث)

- مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور ظاہر کر دیا پس یہی لوگ ہیں کہ میں ان کی توبہ قبول کرتا ہوں، اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہوں۔(البقرۃ:160)

نوٹ: اللہ کے آگے توبہ کرنے کا مسنون طریقہ صفحہ 24 اور تیسرے باب میں بتایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو صحیح راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے؟

-جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(الفرقان:70)

-سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے اسے مضبوط پکڑا تو انہیں وہ اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کرے گا اور ان کو اپنے تک آنے کا سیدھا راستہ دکھائے گا۔(النساء:175)

-جو لوگ ہماری خاطر کوشش کریں گے انہیں ہم اپنے تک (آنے کا) سیدھا راستے دکھائیں گے، اور یقیناً اللہ نیکوکاروں ہی کے ساتھ ہے۔(العنکبوت:69)

-جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی۔(النساء:80)

-اللہ جسے چاہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسے راہ دکھاتا ہے۔(الشوریٰ:13)

-اللہ اس طرح سے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور تیرے رَبّ کے لشکروں کو خود اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔(المدثر:31)

قرآن میں کن لوگوں کے لئے شفا اور کن کے لئے نقصان ہے؟

-ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا اور رحمت ہیں، اور ظالموں کو ان سے اور زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔(الاسرا:82)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جہنّم سے حفاظت کی بشارت

-میری امت میں دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم سے محفوظ کردیا ہے: ایک گروہ وہ ہوگا جو ہند پر لشکر کشی کرے گا اور ایک گروہ وہ ہوگا جو حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ کے ساتھ ہوگا۔(سنن نسائی:3177- صحیح حدیث)

کیا اس کتاب کو پڑھنے کی کوئی ضرورت ہے؟

اس کتاب کو دیکھ کر ذہن میں دو اہم سوال آتے ہیں:

1-اگر ہم بڑے بڑے نیک کام کر رہے ہیں تو ان عبادات کی کیا ضرورت ہے؟

2-اگر ہم نیک کاموں سے محروم اور بہت زیادہ گناہ کر چکے ہیں تو ان آسان اور مختصر اذکار اور دعاؤں سے کیا فائدہ ہو گا؟

دونوں سوالوں کا جواب اس ایک آیت اور ایک حدیث میں دیا گیا ہے:

1- شیطان نے ان کے اعمال انہیں آراستہ کر دکھائے اور انہیں راہ سے روک دیا حالانکہ وہ سمجھدار تھے۔ (العنکبوت:38)

2-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے؛ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر (یعنی فرشتوں کی) مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آجاتا ہوں۔ (صحیح بخاری 7405۔ صحیح حدیث۔ حدیثِ قدسی)

کتاب کا مقصد: اللہ تعالیٰ کی محبّت کے حصول کی راہ دکھانا۔ ایک مدّت سے موجود اور آنے والے وقت کی سِفلی قوّتوں کو پہچانتے ہوئے، امّتِ مسلمہ، ملک، خاندان، اگلی نسلوں اور اپنے آپ کو ان سِفلی قوّتوں سے مقابلے کے لئے تیار کرنا۔

پڑھنے کی ضرورت: یہ کتاب اس تصویر کے دونوں رخ دکھانے کی ایک کوشش ہے جس میں ایک طرف دنیا اور آخرت کا نقصان اور دوسری طرف بہت فائدہ ہے

نفس اور شیطان کے کھیل میں آج کل کی جدید دنیا بتدریج الجھتی جارہی ہے۔ جنّات، سفلی قوّتیں اوران کواستعمال کرنے والاان کالشکراس کافائدہ اٹھارہاہے۔یہ **کتاب اس جنگ کی مکمل تصویراوراصل حل پیش کرتی ہے۔**

قرآن وحدیث میں ذکر۔ اللہ کے راستے سے بھٹکنا سِفلی طاقتوں کے حملوں کے لئے راستے کھول دیتاہے۔سورۃ الرحمٰن میں جن وانس کو بار بار مخاطب کیا گیا ہے۔سورۃالجّن میں جنّات کی اقسام اور معاملات کے بارے میں ذکر ہے۔سورۃ النمل میں جنّات کی قوّتوں کاذکر ہے۔سورۃالناس میں جنّات اور ان کے ڈالے ہوئے وسوسوں کاذکر ہے۔سورۃالانعام میں ان لوگوں کی سزابیان کی گئی ہے جو جنّات سے انسانوں کے معاملات میں کام لیتے ہیں۔سورۃالبقرہ میں جادوکاذکرہے اوراحادیث میں نظربد کی طاقت اور تباہی کاذکر ہے۔قرآن اور حدیث کی روشنی میں ان تمام کی تفصیل اس کتاب میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

امتِ مسلمہ کی دشمن غیر مرّئی باطل قوّتیں۔ شیطان،اس کاقبیلہ جنّات،جوکہ آگ سے بنے ہیں، دجّال، جادو، نظرِبداور بدعتیں وہ حقیقی خطرات ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے احادیث میں بارہا خبردار بھی کیاہے اوران کا آسان علاج بھی بتایاہے۔ان میں نظربد سب سے زیادہ طاقتور ہے۔اپنی جدید زندگی کی رفتارمیں جہاں ہم اللہ کے ذکرسے دورہیں وہاں ان حقیقی خطرات کو بھی نظرانداز کرچکے ہیں۔جبکہ تاریخ شاہد ہے کہ مشرکین، منافقین، یہوداورہنودان غیر مرّئی ہتھیاروں کوصدیوں سے اپنے دشمنوں کے خلاف استعمال کرتے آرہے ہیں۔ اسلام کے دشمن ممالک صدیوں سے جادو کا گڑھ ہیں۔جنّات اور جادو کااستعمال اسلام میں حرام ہے جبکہ ان سے دفاع اسلام کی تعلیمات کااہم حصّہ ہیں۔

یہ حقیقی خطرات ہیں جن کی طرف سے آنکھیں بند کر لینے ، تو ہم پرستی کا لیبل لگانے یا کوئی اور نام دینے سے یہ ختم نہیں ہو جائیں گے۔

نظرِ بد۔ نظرِ بد کا اثر سب سے زیادہ نقصان دہ اور تکلیف پہنچانے والا ہوتا ہے۔ صحیح احادیث کے مطابق، اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جا سکتی اور نقصان پہنچا سکتی تو وہ نظرِ بد ہے۔ انسانوں کو زیادہ تر جنّات اور کچھ حد تک انسانوں کی، ماشاءاللہ نہ کہنے پر نظر لگ جاتی ہے۔ آج کل کا اسراف، مغربی فیشن، پردہ نہ کرنا، سوشل میڈیا پر تصاویر، آزاد میڈیا، شام کے بعد شروع ہونے والی گہما گہمی ، غیر اسلامی رسوم اور دین سے دوری سے فحاشی کے فروغ کے ساتھ ساتھ نظرِ بد بھی عام ہو چکی ہے۔

کالا جادو۔ کالے جادو کا استعمال صدیوں سے یہودیوں اور ہندوؤں میں عام ہے۔ یہودیوں نے حضور ﷺ پر بھی جادو کیا جس کا اثر زائل کرنے کے لئے حضرت جبرائیلؑ نے نبی ﷺ کو دم کیا اور اللہ تعالیٰ نے معوذتین نازل کیں۔ جادو بہت نقصان دہ ہوتا ہے اور اسلام میں حرام ہے۔ یہودی اور ہندو کالے جادو کی ماہر قومیں ہیں اور ان کو جادو کرنے سے روکنے کا کوئی آسان طریقہ نہیں ہے۔ مسلم ممالک میں بھی جگہ جگہ لوگ پوشیدہ یا کھلے عام کالا جادو کرتے اور رشتہ داروں، دوستوں ، دشمنوں پر دوسروں سے یہ حرام عمل کرواتے ہیں۔

شیطان (ابلیس) اور اس کا لشکر (جن و انس)۔ جنّات، آگ سے تخلیق شدہ خاص قوّتوں کے مالک، ہر ملک میں موجود اور ایک حقیقی مخلوق ہیں جو ہر قوم اور ہر دور میں اپنا کام کر رہے ہوتے ہیں۔ انسان کے اس ازلی دشمن ، ابلیس، کے لشکر میں جن اور انسان دونوں شامل ہیں۔ شیطان نے حضرت آدمؑ کو جنّت سے نکلوایا۔ شیطان کا واحد مقصد لوگوں کے دلوں کو مقصدِ تخلیقِ جن و انس، یعنی اللہ کی

عبادت اور اسلام کی تعلیمات سے دور کرنا ہے۔ شیطان اپنے جن و انس کے لشکر میں سے سب سے زیادہ اس چیلے سے خوش ہوتا ہے جو میاں بیوی میں دوری، بددلی یا لڑائی کروادے کیونکہ یہ اس کا نسلِ انسانی پر سب سے پہلا اور کامیاب وار تھا۔ بھٹکے ہوئے لوگ کافر یا مسلمان جنّات کو لوگوں کے خلاف استعمال کرتے ہیں ۔قرآن مجید میں جنّات کو انسانوں پر استعمال کرنے کے بارے میں بہت سخت وعید ہے۔اس کتاب میں ان کی قوّتوں اور ان سے حفاظت کا تفصیلی ذکر ہے۔

فتنہِ دجّال۔ دجّال کے فتنے سے ہر پیغمبرؑ نے اپنی قوم کو خبردار کیا ہے۔ احادیث کے مطابق اس سے بڑا کوئی اور فتنہ نہیں آئے گا اور دجّال کی آمد کا غزوہِ ہند سے گہرا تعلق ہے۔اس حقیقت سے یہود وہنود دونوں واقف ہیں۔ وہ عالمِ اسلام اور خصوصاً پاکستان، ترکی، ایران، فلسطین اور عرب ممالک کے خلاف متّحد ہیں۔یہودی دجّال کی آمد سے قبل اس کے استقبال کی تیاری میں مصروف ہیں۔ ہماری نئی نسل کو علماء کرام کے بنائے معلوماتی ٹی وی پروگراموں کے نشر ہونے کے باوجود اس فتنہ سے بہت کم آگاہی ہے۔ ہمیں خود اور اپنی اولاد کو آنے والے وقت کے ذکر کو توہم پرستی سمجھنے کی بجائے اس کی سختیوں کے لئے تیاری کرانے کی ضرورت ہے۔

بدعت۔ بدعت میں مبتلا کروادینا شیطان کا انتہائی خطرناک داؤ ہے۔ انسان کو اللہ سے قریب کرانے کے لئے زیادہ سے زیادہ ثواب کا دھوکا دے کر شیطان دین میں نئی نئی ایجادات کراتا ہے جو ان کو قرآن اور حدیث کی اصل تعلیمات سے دور لے جاتی ہیں۔ان کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بدعت کہا ہے اور ایسے لوگوں سے سخت بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ بدعتوں پر عمل کرتا ہوا انسان اپنی نیک نیّتی میں عبادات ایجاد کرتا ہوا شیطان کے چنگل میں پھنس جاتا ہے۔اس کو آخر تک شیطان احساس بھی نہیں

ہونے دیتا۔ قیامت کے دن کے لئے بدعت کی بہت سخت وعید ہے۔

دشمن کا بدترین حملہ۔ یہ بد عملیات ہمارے ایمان، زندگی، صحت، اولاد، خاندان، کاروبار، دفتر اور معاشرے کے خلاف اسلام کے دشمنوں کا وہ خفیہ ہتھیار ہے جس سے آگاہی کے عمل کو بھی انہوں نے ہماری نظروں سے ایک گراہوا عمل بنادیا ہے۔ نتیجتاً مسلم ممالک کے میڈیا یا کسی بھی نصاب میں یہ آگاہی آج تک شامل نہیں ہو سکی۔ بلکہ آجکل کے ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ پر چلنے والے معاشرے میں ان خطرات سے آگاہی یا حفاظت کے تذکرہ کو فرسودگی، توہم پرستی اور دیوانگی قرار دیا جاتا ہے۔ قرآن اور حدیث میں ان سب سے آگاہی اور دفاع کو اللہ اور اس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چودہ صدی قبل ہماری زندگیوں کا حصّہ بنادیا تھا لیکن ہمارے دشمن نے ہمیں اپنا دفاع کرنے سے بھی کامیابی سے روکا ہوا ہے۔ میڈیا کا ان خطرات سے آگاہی پھیلانا، نصاب میں شامل کرنا اور ہر کسی کو ان خطرات سے مسنون دفاع اور علاج عام فراہم کرنا آج کل کی جدید تیز رفتار اور مادہ پرستی پر مائل رنگین دنیا کی ایک بہت اہم ضرورت ہے۔

زندگیوں پر اثرات۔اس کا نتیجہ: اچانک نمودار ہونے والے، ناقابل تشخیص یا لاعلاج امراض کے مریضوں کی قطاریں، اچانک اموات، دین سے دوری، مسجدوں میں ویرانی، زندگیوں سے برکت کا اٹھ جانا، کاروبار اور کام میں ان دیکھی مشکلات، رزق کے حصول میں مشکل، زندگی میں بے اطمینانی، بے صبری، جھوٹ، غصّہ، حسد، غیبت، دعاؤں کا قبول نہ ہونا، رشتوں میں دوریاں، رشتوں کا نہ ملنا، موبائل اور انٹرنیٹ پر وقت کا ضیاع، گھریلو جھگڑے، خودکشیاں، نفرتیں، طلاقیں، فحاشی کا سرایت کر جانا، زنا، جبری زیادتیاں، جرائم، معاشرتی اقدار کا خاتمہ

،اولاد کی نافرمانی، خراب ہوتی ہوئی صحت ،پڑھائی سے بھاگنا، نیند کا نہ آنا، یاداشت کی کمزوری، موسیقی سے محبّت، شیطانی راستوں پر چلنا، ناقابلِ فہم نفسیاتی مسائل، دین سے بھٹکے ہوئے حُفّاظِ قرآن اور بدعتیں ہیں۔ یہ سب غیر محسوس طریقہ سے مسلم و غیر مسلم ممالک کے معاشروں میں سرایت کر کے ایک کثیر دین دار اور باشعور تعداد کو اپنے تیز اور نادیدہ ریلے کے آگے بے بس کر چکی ہیں۔

معاشرتی رجحان۔ان حالات میں دو متضاد رجحان نمایاں نظر آتے ہیں۔ یا تو لوگ اللہ کی رحمت اور اسلام سے دوری کو ان خطرات کی وجہ ماننے کو تیار ہی نہیں، یا پھر جادو اور جنّات سے آگاہی کو بنیاد بنا کر اچھے علماءِ دین یا جعلی عاملوں کے پاس لوگوں کی لمبی قطاریں لگ جاتی ہیں۔ جعلی عامل اکثر پیسہ کمانے کے لئے لوگوں کو دین کی راہنمائی سے دور رکھتے ہیں جبکہ علماءِ دین لوگوں کو اسلام کی تعلیمات سے راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ مخصوص دینی تعلیمات کا علم نہ ہونے کی وجہ سے مسائل کے ستائے ہوئے لوگ دین سے ہٹ کر غلط راستوں پر چلنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

اٹل حقیقت۔ ہم نے سب دولت، جائیداد، شان و شوکت، اولاد اور دنیا کو چھوڑ کر صرف ایک لمحے میں یا تو جنّت یا پھر جہنّم کے گوشے، یعنی، اپنی قبر میں پہنچ جانا ہے۔ ہماری جنّت یا جہنّم ہمارے اعمال پر اللہ کی رحمت یا غضب سے ہو گی۔ ہمارا کام صدقِ دل سے شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پابندی کرنا ہے۔ ہم نے جو اچھا برا کام کرنا ہے اس کے لئے بس یہی وقت ہے۔ موت کے بعد اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور ہم صرف اپنی آج کی عبادت کا نتیجہ ہی دیکھ سکیں گے۔ پھر قبر یا حشر میں ہم کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ اگر ہم اللہ کے دین سے دور ہیں تو سفلی قوّتوں کا نشانہ یا پھر آلہ کار ہیں۔ اگر قریب ہیں تو ان کے خلاف دفاع اور ہتھیار ہیں۔ ان

میں کوئی بھی درمیانی صورت نہیں ہے۔جب ہم لوگ اللہ کے ذکراور اس کے نور کو اپنی زندگی میں قبول کرنے سے شیطان کے حکم پر انکار کرتے ہیں تو ہم وہ تمام دروازے کھول رہے ہوتے ہیں جن سے یہ بد اثرات ہماری زندگی کا حصّہ بن جاتے ہیں۔احادیث میں جادو، نظرِ بد، جنّات، شیطان اور دجّال سے حفاظت اور ان کا اثر زائل کرنے کے بارے میں مکمل راہنمائی ہے۔اس راہنمائی سے ہم میں سے بد قسمتی سے زیادہ تر ناواقف ہیں۔کیونکہ یا تو ان سب کا علم ایک جگہ کم ہی پایا جاتا ہے یا پھر ان خطرات کی ایک خاص زاویے کی معلومات کئی تہوں میں چھپی یا اکثر یکجا دستیاب نہیں ہے۔کیا ہم اپنی اولاد کو، محفوظ کرنے اور آنے والے خطرات سے بھرپور وقت کی تیاری کیلئے یہ حقائق اور تعلیمات پہنچا سکے ہیں؟

اصل حل۔اللہ تعالیٰ نے قرآن اور اپنے آخری نبی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعے ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کی ہے۔اس کتاب میں قرآن اور حدیث میں بیان مسنون اذکار اور عبادات تحریر کی گئی ہیں۔یہ زندگی کا حصّہ بن کر آہستہ آہستہ اللہ کی رضا سے مزید قریب اور ان تمام خطرات سے محفوظ اور دور کرتے ہوئے اللہ کا نور دل میں ڈال دیتے ہیں پانچ وقت کی نماز، اللہ توکل، والدین کی فرمانبرداری، صبر، حقوق العباد کا خیال، نظر اور زبان کی حفاظت، کلمہ حق (سچ)، رزق حلال کمانا، کھانا، کھلانا اور غیبت سے پرہیز نہ ہو تو دعائیں بھی کم قبول ہوتی ہیں اور دل بھی اللہ کے نور سے دور اور شیطان کی تاریکی سے قریب ہو جاتا ہے۔

کتاب کی ترتیب

باب اوّل۔ فرض نماز کے احکامات، اِسمِ اعظم سمیت دعائیں، صبح شام کے اذکار، دعاؤں کے قبولیت کے احکامات اور مخصوص حالات کی فرض نمازیں اور چند

اہم حاجات کی دعائیں۔

باب دوم: بدنی عبادات: حج، فرض اور نفلی روزے، نفلی نمازوں: صلوۃ التسبیح، تہجّد، تحیّۃ المسجد، اشراق، الضحٰی یا چاشت، اوّابین، اِستخارہ، استسقاء اور جنازہ۔مالی عبادات: صدقہ وزکوٰۃ کے احکامات اور سونے جاگنے کی دعائیں۔

باب سوم: توبہ، استغفار، تلاوت، مسنون اذکارِ الٰہی، دولت حاصل کرنے، اولاد کی خوشیاں دیکھنے کا وظیفہ، بدعت کیا ہے؟اور بدعت کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟

باب چہارم: شیطان، جنّات، جادو، نظرِ بد کی حقیقت و حفاظت کے مسنون طریقے

باب پنجم: آنے والے وقت میں دجّال کے خطرات کی معلومات ایک خاص زاویے سے پیش کرتے ہوئے فتنہ دجّال سے پناہ کے مسنون طریقے تحریر ہیں۔

لمحہِ فکریہ۔یہ کتاب دین پر عمل کو پیچیدہ اور مشکل بنانے کے بجائے مشکل بنی ہوئی زندگیوں کو دین کے اس آسان اور محفوظ راستے پر لانے کے لئے ترتیب دی گئی ہے جو نبی ﷺ کی سنّت ہے اور قرآن و حدیث کے ذریعے ہمارے تک پہنچا ہے۔

دعائیں اور اذکار کیسے پڑھیں؟۔اپنی انتہائی مصروف زندگی سے تھوڑا وقت نکال کر کتاب کو قسطوں میں پورا پڑھ لیں۔انسان کی تخلیق کا مقصد اور اللہ کی محبّت کا راز سمجھ لیں۔اپنے دشمن شیطان اور اس کی چالوں کو سمجھ لیں۔پھر کم اذکار سے شروع کر کے آہستہ آہستہ بڑھاتے جائیں جن کا بہت کم وقت میں بہت زیادہ ثواب ہے۔

تحقیق۔کتاب میں زیادہ تر قدسی، صحیح، حسن ؛اور چند ضعیف احادیث بھی ہیں۔

ارتکازِ موضوع کی مناسبت سے احادیث اور قرآنی آیات کے صرف متعلقہ حصّے بمع حوالہ جات تحریر کئے گئے ہیں تاکہ کوئی بھی عبادت کرتے ہوئے لوگ حدیث کی سند سے آگاہ ہوں۔پوری کوشش کی گئی ہے کہ کوئی بھی موضوع (جعلی) حدیث یا

بدعت کتاب کا حصّہ نہ ہو۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ باقی صحاحِ ستّہ کی احادیث کی صحت کا حوالہ شیخ ناصر الدین البانیؒ کی کتب سے لیا گیا ہے۔ تحقیق و ترتیب کے لئے تفاسیرِ قرآن، صحاحِ ستّہ ،سلسلہِ احادیثِ صحیحہ (شیخ ناصر الدین البانیؒ)اور احادیث کی دیگر کتابوں کے علاوہ مندرجہ ذیل قرآن و حدیث سرچ انجن اور تحقیق کی مدد لی گئی ہے:۔

mora.gov.pk(قرآن مجید کا عربی نسخہ بمطابق کوفی اعراب (سات قرأت کے طریقوں میں سے ایک))
www.quran.com(القرآن بمع اردو اور انگریزی ترجمہ)
www.quranurdu.org(القرآن بمع اردو ترجمہ)
www.sunnah.com(کتب احادیث)
www.islamicurdubooks.com(موسوعۃ القرآن والحدیث بمع اردو ترجمہ۔ شیخ زبیر علی زئی)
islamqa.info(سعودی اسناد و تحقیق احادیث)
www.theislam360.com(القرآن و کتبِ احادیث بمع اردو ترجمہ)

جزاک اللہ: شیخ اقبال سَلفی اور ڈاکٹر اسرار احمدؒ (مرحوم) کے بیانات نے کتاب کی بنیاد فراہم کی جبکہ ڈاکٹر ذاکر نائک، مولانا طارق جمیل، ڈاکٹر شاہد مسعود کے بیانات ، پروف ریڈر حضرات کی انتھک محنت، پنجاب قرآن بورڈ کی راہنمائی اور شیخ زبیر علی زئی کے موسوعۃ القرآن والحدیث سافٹ وئیر سے کتاب کی تکمیل ہوئی۔

بشکریہ۔اس کتاب کو بہتر بنانے کے لئے آپ کی قیمتی تجاویز بہت معاون ثابت ہوں گی۔ برائے مہربانی کسی بھی قسم کی تصحیح ، تحریف یا اضافہ کے لئے تجاویز مندرجہ ذیل ای میل پر ارسال کر کے اپنے لئے اور والدین کیلئے صدقہ جاریہ بنا لیں: **alraqeem@mail.ru**

کسی بھی نادانستہ غلطی کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی کے طلبگار ہیں جس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ عطا فرمائے۔آمین۔

جزاك اللهِ خَيراً كثيراً ○ طالبِ دعا: ترتیب کنندگان ٹیم

27 رمضان المبارک 1444 ہجری بتاریخ 18 اپریل 2023

بابِ اوّل

فرض نماز کے بعد کی دعائیں، صبح وشام کے

اذکار، دعاؤں کے قبولیت کے احکامات

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔(1) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے (اور آخری) رسول ہیں (2) نماز قائم کرنا(3) زکوۃ ادا کرنا(4) حج کرنا(5) رمضان کے روزے رکھنا۔(صحیح البخاری:8- صحیح حدیث

اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جسے وضو کی ضرورت ہو یہاں تک کہ وہ وضو کر لے۔(صحیح البخاری:6954۔ صحیح حدیث)

جب نماز کیلئے (اذان یا پھر اس کے بعد) اقامت ہوتی ہے تو شیطان ہوا چھوڑتا ہوا پیٹھ موڑ کر بھاگتا چلا جاتا ہے پھر اس کو آکر رغبتیں دلاتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے اور وہ کام یاد دلاتا ہے جو اس کو کبھی یاد نہ آتے۔(صحیح مسلم:1268- صحیح حدیث)

آپ ﷺ نے فرمایا احسان یہ کہ تم اللہ کی عبادت (نماز، ذکر الٰہی) اسطرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ نہ حاصل ہو تو پھر (کم از کم) یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔(صحیح البخاری:50۔ صحیح حدیث)

سب نمازوں کی حفاظت کیا کرو اور (خاص طور پر) درمیانی نماز کی، اور (نماز میں) اللہ کے لیے (عاجز غلام کی طرح) ادب سے کھڑے رہا کرو۔(البقرہ:238)

طہارت کے احکامات

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طہارت آدھے ایمان کے برابر ہے۔(صحیح مسلم 534۔ صحیح حدیث)

-اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ اور کہنیوں سمیت ہاتھ دھو لو اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھو لو، اور اگر تم ناپاک ہو تو نہالو، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرورت (رفع حاجت) سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو۔(المائدۃ:6)

-اے ایمان والو! جس وقت تم نشہ میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھ سکو کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور نہ جنابت کی حالت میں سفر کے علاوہ (نماز پڑھو) یہاں تک کہ غسل کر لو۔(النساء:43)

بیت الخلاء میں جانے کی دعا

(یہ دعا پڑھ کر پہلے بایاں قدم اندر رکھیں): (صحیح البخاری:142۔ صحیح حدیث)
(صحیح مسلم 831۔ صحیح حدیث)(سنن ترمذی:5۔ صحیح حدیث)(ابی داؤد:4۔ صحیح حدیث)(سنن نسائی:19۔ صحیح حدیث)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ○
اے اللہ! میں خبیث جنوں اور جننیوں کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

-(پہلے دایاں قدم باہر نکالیں پھر باہر نکل کر) یہ دعا پڑھیں:

غُفۡرَانَکَ○
(اے اللہ) میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔

(سنن أبي داؤد 30۔ صحیح حدیث)(ترمذی:7۔ حسن غریب حدیث)

وضو

وضو سے پہلے کی دعا

جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں جس نے بِسۡمِ اللّٰہِ نہیں کہا اس کا وضو نہیں ہوا۔(سنن ابی داؤد-101)

وضو سے بعد کی دعا

-نبی ﷺ نے وضو کیا، پھر ایک چلو پانی لے کر شرم گاہ پر چھینٹا مارا-(ابن ماجہ:461- صحیح حدیث)

-جس نے اچھی طرح وضو کیا، پھر (کلمہ شہادت) پڑھا تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔(صحیح مسلم553۔ صحیح

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ ○
اور یہ کہ یقیناً محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

-وضو کے بعد پڑھے یہ کلمات ایک ورق میں لکھ کر مہر شدہ (حفاظت گاہ) میں رکھ دیے جاتے ہیں، جسے قیامت کے دن تک نہیں توڑا جا سکتا۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:2651۔ صحیح)

سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمۡدِكَ اَشۡهَدُ اَنۡ
اے اللہ ! تو پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ،
لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُكَ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡكَ ○
تو ہی معبود برحق ہے میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو مکمل کیا کرو، ایڑیوں کو دھونے میں کوتاہی کرنے والوں کے لیے (جہنّم کی) آگ کی تباہی ہے۔(ابن ماجہ:452۔ صحیح حدیث)

تحیّۃالوضو(گناہوں کو بخشوانے والی نماز)

-حضرت علیؓ نے وضو کا پانی طلب کیا، آپؓ نے برتن سے اپنے ہاتھ پر پانی انڈیلا اور اسے تین مرتبہ دھویا، پھر جس ہتھیلی سے پانی لیتے تھے اسی سے تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر چہرہ تین بار دھویا، اور دایاں ہاتھ تین بار دھویا پھر بایاں ہاتھ تین بار اور اپنے سر کا ایک بار مسح کیا، پھر دایاں پیر تین بار دھویا، اور بایاں پیر تین بار دھویا، پھر کہنے لگے: جسے خواہش ہو کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ وضو معلوم کرے تو وہ یہی ہے۔(سنن نسائی:92- صحیح حدیث)

-حضرت عثمانؓ نے ایسے وضو کیا، آپؓ نے (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر کلی کی اور ناک صاف کی، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر بایاں ہاتھ کہنی تک دھویا تین تین مرتبہ، اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ داہنا پاؤں دھویا، پھر تین مرتبہ بایاں پاؤں دھویا، آخر میں کہا کہ جس طرح میں نے وضو کیا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ **جس نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز (تحیۃ الوضو) اس طرح پڑھی کہ اس نے دل میں کسی قسم کے خیالات و وساوس گزرنے نہیں دیئے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔**

(صحیح البخاری:1934- صحیح حدیث)

مسواک

- مسواک کا لازمی طور پر اہتمام کرو، کیونکہ یہ منہ کو پاک کرنے والا ہے اور اس میں ربّ تعالیٰ کی رضا مندی ہے۔ (سلسلہ احادیث صحیحہ: 2517۔ صحیح حدیث)

- میری امت پر مشکل نہ ہوتی تو میں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دے دیتا۔ (مسواک) منہ کو پاک رکھنے والی اور ربّ کی رضا کا سبب ہے۔ (صحیح البخاری: بابُ سِوَاکِ۔ صحیح حدیث)

- اگر میں اپنی امت کے لیے شاق نہ سمجھتا تو انہیں عشاء کو مؤخر کرنے، اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (سنن نسائی: 535۔ صحیح حدیث)

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب گھر میں آتے تو پہلے مسواک کرتے تھے۔ (صحیح مسلم: 591۔ صحیح)

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ہر شخص پر غسل، مسواک اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو، ضروری ہے۔ (صحیح البخاری: 880۔ صحیح حدیث)

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: دس باتیں انسانی فطرت ہیں (1) مونچھیں کترنا، (2) داڑھی چھوڑ دینا، (3) مسواک کرنا، (4) ناک میں پانی ڈالنا، (5) ناخن کاٹنا، (6) پوروں کا دھونا (کانوں کے اندر اور ناک اور بغل اور رانوں کا دھونا) (7) بغل کے بال اکھیڑنا، (8) زیرِ ناف کے بال مونڈنا، (9) پانی سے استنجا کرنا۔ (یا شرمگاہ پر وضو کے بعد تھوڑا سا پانی چھڑک لینا) مصعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دسویں بات بھول گیا۔ شاید کلی کرنا ہو۔ (صحیح مسلم: 604۔ صحیح حدیث)

- مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، زیر ناف بال مونڈنے، اور بغل کے بال اکھاڑنے کا ہمارے لیے وقت مقرر فرما دیا گیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ ہم انہیں چالیس (40) دن سے زیادہ نہ چھوڑے رکھیں۔ (صحیح مسلم: 599۔ صحیح حدیث)

اذان سننے کا طریقہ

-سیدنا عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ": جب مؤذن اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ○ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ○ (ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے) کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ دہرائے اور جب وہ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ○ (ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) اور اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ○ (ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ دہرائے۔ اور جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ○ (ترجمہ: نماز کی طرف آؤ) کہے تو سننے والا لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○ (ترجمہ: کوئی قوّت نہیں ہے سوائے اللہ کے) کہے۔ پھر مؤذن جب حَیَّ عَلَی الۡفَلَاحِ ○ (ترجمہ: بھلائی کی طرف آؤ) کہے تو سننے والے کو لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○ (ترجمہ: کوئی قوّت نہیں ہے سوائے اللہ کے) کہنا چاہیئے۔ اس کے بعد مؤذن جب اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ○ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ○ (ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے) اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ○ (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) کہے تو سننے والے کو بھی یہی الفاظ دھرانے چاہئیں اور جب سننے والے نے اس طرح خلوص اور دل سے یقین رکھ کر کہا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ (صحیح مسلم:850- صحیح حدیث)

-حضرت بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ کہیں اور تکبیر میں یہی کلمات ایک ایک دفعہ کہیں قَدۡ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ دو دفعہ ہی کہا جائے گا (صحیح البخاری:607- صحیح حدیث)

-(اذان کے بعد) مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ (مقام محمود) مانگو کیونکہ وسیلہ دراصل جنت میں ایک مقام ہے، جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا

اور جو کوئی میرے لیے وسیلہ (مقام محمود) طلب کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔-(صحیح مسلم:849- صحیح حدیث)

اذان سننے کے بعد پڑھنے کی دعائیں

-جو اذان سن کر یہ کلمات کہے اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ
اے اللہ، اس دعوت کامل اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار
اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا
تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت و بلند مرتبہ دے اور مقام محمود پر فائز فرما جس
مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ○
کا تو نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہے۔(صحیح بخاری614۔ صحیح حدیث)

-جو اذان سن کر یہ کلمات کہے تو ایسے شخص کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○
اور یقینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔
رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا ○
میں راضی ہوں کہ اللہ میرا پروردگار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے آخری رسول ہیں اور اسلام میرا دین ہے

(صحیح مسلم:851- صحیح حدیث)

گھر سے نکل کر مسجد جانے اور واپسی تک کی دعائیں

گھر سے نکلنے کی دعا (پہلے بایاں قدم باہر نکالیں)

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے گھر سے نکلنے پر یہ دعا پڑھے تو اسے آسمان سے (اللہ کی طرف سے فرشتے کے ذریعے) کہا جاتا ہے :اب تجھے ہدایت دے دی گئی، تیری طرف سے کفایت کر دی گئی،اور تُو بچا لیا گیا، (یہ سن کر) اسکا ذاتی شیطان (ہمزاد، قرین) اس سے جدا ہو جاتا ہے، تو اس سے دوسرا شیطان کہتا ہے: تیرے ہاتھ سے آدمی کیسے نکل گیا؟قرین جواب دیتا ہے کہ اسے ہدایت دے دی گئی،اس کی جانب سے کفایت کر دی گئی اور وہ بچا لیا گیا۔(سنن أبي داؤد:5095- صحیح حدیث)(جامع ترمذی:3426- صحیح حدیث)

بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ، لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○
میں اللہ کے نام کے ساتھ (گھر سے نکلتا ہوں)، میرا پورا پورا توکل اللہ ہی پر ہے، تمام طاقت و قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا (پہلے دایاں قدم اندر رکھیں)

-جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے گھر میں جاتے وقت اور کھاتے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے :-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تو شیطان (اپنے لشکر سے) کہتا ہے: نہ تمہارے رہنے کا ٹھکانا ہے نہ کھانا ہے۔

اور جب گھر میں جاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے:

تمہیں رہنے کا ٹھکانا تو مل گیا۔

اور جب کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے:

تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانا ہوا اور کھانا بھی ملا۔ (صحیح مسلم 5262۔ صحیح حدیث)

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ
اے اللہ! ہم تجھ سے اندر جانے اور گھر سے باہر آنے کی بہتری مانگتے ہیں
بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا
ہم اللہ کا نام لے کر اندر جاتے ہیں اور اللہ ہی کا نام لے کر باہر نکلتے ہیں
وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ○
اور اللہ ہی پر، جو ہمارا ربّ ہے، بھروسہ کرتے ہیں۔

(ابی داؤد:5096۔ ضعیف حدیث)

-جب گھروں میں داخل ہونا چاہو تو اپنے لوگوں سے سلام کیا کرو جو اللہ کی طرف سے مبارک اور عمدہ دعا ہے۔ (النور:61)

نوٹ: گھر میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ضرور پڑھیں۔

-جو شخص کچی لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے (یہاں تک کہ وہ بدبو رفع ہو جائے)۔

(صحیح البخاری:7359۔ صحیح حدیث)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا (پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں)

اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ ○
اے اللہ، میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(صحیح مسلم 1652۔ صحیح حدیث)

- نبی ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات ادا فرماتے۔ جب کوئی شخص یہ کلمات کہتا ہے تو شیطان (مایوس ہو کر) کہتا ہے آج یہ پورے دن کے لئے مجھ سے بچ گیا

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَبِوَجۡھِہِ الۡکَرِیۡمِ وَسُلۡطَانِہِ
-میں اللہ بزرگ و برتر کی پناہ چاہتا ہوں اس کے معزز چہرے اور قدیم
الۡقَدِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○
سلطنت کے ساتھ شیطان مردود سے۔

(سنن أبي داؤد: 466۔ صحیح حدیث)

مسجد سے نکلنے کی دعا (پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ ○
اے اللہ، میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

(صحیح مسلم 1652۔ صحیح حدیث)

- حضرت عبداللہ بن عمرؓ مسجد میں داخل ہونے کے لیے پہلے دایاں پاؤں رکھتے اور نکلنے کے لیے بایاں پاؤں پہلے نکالتے۔ (صحیح البخاری: باب 47)

فرض نماز کے احکامات

فرض نمازیں پڑھنا کیوں ضروری ہے؟

-اور میں نے جن اور انسان کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔(الذاریات:56)

-اسی کی طرف رجوع کیے رہو اور اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔(الروم:31)

-اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور خود بھی اس پر قائم رہ، ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، ہم تجھے روزی دیتے ہیں، اور پرہیز گاری کا انجام اچھا ہے۔(طٰہٰ:132)

-اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں نزدیک ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، پھر چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔(البقرہ:186)

-جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا، نماز قائم کی، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے۔(صحیح البخاری:7423۔ صحیح حدیث)

-اور صبر کرنے اور نماز پڑھنے سے مدد لیا کرو، اور بے شک وہ (نماز) مشکل ہے مگر (سوائے) ان پر جو عاجزی کرنے والے ہیں۔(البقرہ:45)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا، پھر پوچھا، اس کے بعد فرمایا، والدین کے ساتھ نیک معاملہ رکھنا۔ پوچھا اس کے بعد، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔(صحیح البخاری:527 صحیح حدیث)

نماز میں غفلت کا انجام

-(جنّتی جہنّم کے) گنہگاروں سے سوال کرتے ہوں گے۔ تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔(المدثر:41-43)

-پس ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔جو صرف دکھاوے کے لئے (نماز ادا) کرتے ہیں۔(الماعون:4-6)

-جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور وہ سجدہ کرنے کو بلائے جائیں گے تو وہ نہ کر سکیں گے۔(روزِ قیامت)ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذلّت چھارہی ہوگی، اور وہ پہلے (دنیامیں) سجدہ کے لیے بلائے جاتے تھے حالانکہ وہ صحیح سالم ہوتے تھے۔(القلم:42-43)

-پھر ان کی جگہ ایسے ناخلف آئے جنہوں نے نماز ضائع کی اور خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، پھر عنقریب وہ گمراہی کی سزا پائیں گے۔(مریم:59)

-اور جب تم نماز کے لیے پکارتے ہو تو وہ لوگ اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل کرتے ہیں، یہ اس لیے کہ وہ لوگ بے عقل ہیں۔(المائدہ:58)

-منافق اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہ ان کے خلاف پوشیدہ تدبیر فرمائے گا، اور جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو سست بن کر کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔(النساء:142)

-یہ نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے پھر جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں میں ہو جاتا ہے تو اٹھ کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اس میں اللہ کو یاد نہیں کرتا مگر تھوڑا۔(صحیح مسلم:1412۔ صحیح حدیث)

-بے شک بندے اور شرک اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔
(صحیح مسلم:246۔ صحیح حدیث)

فرض نماز کے اوقاتِ

-بیشک نماز اپنے مقررہ وقتوں میں مسلمانوں پر فرض ہے۔(النساء:103)

-ظہر کا وقت اس وقت تک ہوتا ہے جب سورج ڈھل جائے اور رہتا ہے جب تک کہ آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے۔اور عصر کا وقت تب تک رہتا ہے کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب تب تک رہتا ہے کہ شفق غائب نہ ہو اور وقت عشاء کا تب تک رہتا ہے کہ بیچ کی آدھی رات نہ ہو اور وقت نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک ہے، کہ آفتاب نہ نکلے۔پھر جب آفتاب نکل آئے تو نماز سے رکا رہے اس لئے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں میں نکلتا ہے۔(صحیح مسلم:1388- صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لو۔(صحیح البخاری:1117- صحیح)

نماز کے مکروہ اوقات جن میں کوئی بھی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے

-رسول اللہ ﷺ تین گھڑیوں (اوقات) میں صحابہؓ کو نماز ادا کرنے اور میّتوں کو دفن کرنے سے روکتے تھے:(1) جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔(2) جس وقت کہ ٹھیک دوپہر ہو جب تک کہ زوال نہ ہو جائے۔(3) جس وقت سورج ڈوبنے لگے جب تک کہ پورا نہ ڈوب جائے۔(صحیح مسلم:1929- صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ نے فجر (کی نماز کے بعد اشراق کے وقت تک) اور عصر کے بعد (مغرب کی اذان تک) نماز پڑھنے سے (منع فرمایا)۔(صحیح البخاری:1992- صحیح حدیث)

رکوع، سجدہ اور تشہد کی مسنون دعائیں

-اور تم کو معلوم رہے کہ مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔
(صحیح مسلم:1074۔ صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں بکثرت یہ دعا پڑھتے تھے:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ○
بہت پاک ہے وہ اللہ برکت والا، پروردگار فرشتوں کا اور روح کا۔(صحیح مسلم:1091۔ صحیح حدیث)
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ○
اے اللہ تو پاک ہے، اے ہمارے پروردگار! میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں، اے اللہ تو میرے گناہ معاف کر دے۔(صحیح البخاری:4293۔ صحیح حدیث)

اس دعا کو نماز میں تشہد میں پڑھنے کا حکم ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ
اے اللہ قبر کے عذاب سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں
فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا
اور دجّال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی کے اور موت کے فتنوں سے
وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ
تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے۔

(صحیح بخاری:832- صحیح حدیث)

پانچوں فرض نمازوں میں سلام پھیرنے کے فوراً بعد کی دعائیں اور اذکار

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ○
اللہ سب سے بڑا ہے۔(صحیح البخاری:842- صحیح حدیث)(صحیح مسلم:1316- صحیح حدیث)

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ ○ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ ○ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ ○
میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں (تین (3) مرتبہ)

(صحیح مسلم:1334- صحیح حدیث)

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡكَ السَّلَامُ
اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری طرف ہی سلامتی ہے
تَبَارَکۡتَ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ ○ (صحیح مسلم:1335- صحیح حدیث)
تو بابرکت ہے اے بزرگی اور عزت والے۔

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے معاذؓ: قسم اللہ کی میں تم سے محبت کرتا ہوں، قسم اللہ کی میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیۡ عَلٰی ذِکۡرِكَ وَشُکۡرِكَ
اے میرے ربّ! اپنا ذکر کرنے اور شکر کرنے
وَحُسۡنِ عِبَادَتِكَ ○
اور بہتر انداز میں اپنی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔(سنن أبي داود:1522- صحیح حدیث)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ قَدِيۡرٌ، لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

-اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، نہ گناہ سے بچنے کی طاقت، نہ عبادت کرنے کی قوت ہے مگر اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے ساتھ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعۡبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ النِّعۡمَةُ وَلَهُ الۡفَضۡلُ، وَلَهُ الثَّنَآءُ الۡحَسَنُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور نہیں عبادت کرتے ہم مگر اُسی کی، اُس کا ہے سب احسان اور اسی کو سب بزرگی اور ساری اچھی تعریف اسی کی ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكَافِرُوۡنَ○

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہم صرف اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافر برا منائیں۔(صحیح مسلم:1343- صحیح حدیث)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، سلطنت اسی کی ہے، تعریف اسی کی ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ قَدِيۡرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعۡطَيۡتَ،

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جو چیز آپ عطا فرمائیں اسے روکنے والا کوئی نہیں

وَلَا مُعۡطِیَ لِمَا مَنَعۡتَ، وَلَا يَنۡفَعُ ذَا الۡجَدِّ مِنۡكَ الۡجَدُّ○

اور جو چیز آپ روک لیں اسے دینے والا کوئی نہیں، اور کسی بارُتبہ شخص کو اس کا رُتبہ آپ کے مقابلے میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔(صحیح بخاری:6330،7292- صحیح حدیث)۔(صحیح مسلم:1338- صحیح حدیث)

آیَۃُ الۡکُرۡسِیۡ

-جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اسے جنت میں داخلے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکتی۔(سلسلہ احادیثِ صحیحہ: 704- صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "اے ابو المنذرؓ! اللہ کی کتاب میں سے تمہارے پاس کون سی آیت سب سے عظیم ہے۔" انہوں نے عرض کیا آیت الکرسی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے سینہ پر (شاباشی کا) ایک ہاتھ مارا اور فرمایا: "اے ابو المنذرؓ! تجھے علم مبارک ہو۔(صحیح مسلم:1885- صحیح حدیث)

-جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے لیٹنے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک نگہبان مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب صبح تک نہ آسکے گا۔(صحیح البخاری:3275- صحیح حدیث)

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○
میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں جو سننے والا اور جاننے والا ہے، شیطان مردود سے۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ
اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے،
لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ
نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے نہ نیند

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الۡاَرۡضِ ؕ
آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کا ہے
مَنۡ ذَا الَّذِيۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ
کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے
يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ ۚ
وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے
وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ
اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے،
وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ
اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے
وَلَا يَئُوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ (255)
اور اللہ کو ان کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہی سب سے برتر عظمت والا ہے۔

(البقرہ:255)

-رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد مُعَوَّذَتَيۡنِ (سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس) پڑھنے کا حکم دیا۔(سنن ابی داؤد:1523- صحیح حدیث)۔(سنن نسائي:1337- صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور انہیں بالکل قبرستان نہ بنالو۔(صحیح البخاری:432- صحیح حدیث)

قبولیتِ دعا کی شرائط، مواقع، حالات، حیلے، اسمِ اعظم اور دعائیں نہ قبول ہونے کی وجوہات

دعائیں کب قبول نہیں ہوتیں؟

-اس وقت تک دعا قبول نہیں ہوتی جب تک نبی ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے۔
(سلسلہ احادیث صحیحہ:2035- صحیح حدیث)

-نصف رات کو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ایک اعلان کرنے والا آواز لگاتا ہے: کوئی ہے پکارنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے، کیا کوئی ہے سوال کرنے والا کہ اس کو عطا کیا جائے اور کیا کوئی ہے تکلیف زدہ کہ اس کی تکلیف دور کر دی جائے۔ کوئی ایسا مسلمان نہیں ہوتا کہ وہ دعا کرے اور اللہ تعالی اس کی دعا قبول نہ کرے، سوائے **پیشہ ور بری عورت اور ٹیکس وصول کنندہ یا غاصب** کے (ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں)۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:1037- صحیح حدیث)

- ہمیشہ بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا ناطہ توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے۔" لوگوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! جلدی کے کیا معنی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول بھی ہوتی ہے یا نہیں، پھر ناامید ہو جائے اور دعا چھوڑ دے۔(صحیح مسلم:6936- صحیح حدیث)

- نبی ﷺ نے فرمایا: عنقریب کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دعا میں (معقولیت کی) **حد سے آگے** بڑھ جائیں گے۔(سنن ابن ماجہ:3864- صحیح حدیث)

- ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لمبے لمبے سفر کرتا ہے اور گرد و غبار میں بھرا ہے اور پھر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے ربّ! اے ربّ! حالانکہ کھانا اس کا **حرام** ہے اور پینا اس کا **حرام** ہے اور لباس اس کا **حرام** ہے اور غذا اس کی **حرام** ہے پھر اس کی دعا کیونکر قبول ہو۔(صحیح مسلم:2346- صحیح حدیث)

- تین قسم کے آدمی دعا تو کرتے ہیں لیکن ان کی دعا قبول نہیں ہوتی:
1-وہ شخص جس کی بیوی برے اخلاق والی ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔
2-وہ آدمی جس نے کسی سے قرضہ لینا ہو لیکن اس پر کوئی گواہ نہ بنایا ہو۔
3-وہ آدمی جس نے بیوقوف (یعنی مال کے انتظام کی صلاحیت نہ رکھنے والے چھوٹے یا ناتجربہ کار) آدمی کو مال دے دیا ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ: اپنے اموال بیوقوفوں کے حوالے نہ کرو) (النساء:5)۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:1805- صحیح حدیث)
- جس نے کسی خادم کو اس کے مالکوں کے خلاف بھڑکایا، وہ ہم (اُمّتِ محمدی ﷺ) میں سے نہیں ہے اور جس نے کسی خاوند کے حق میں اس کی بیوی کو بگاڑا، وہ ہم (اُمّتِ محمدی ﷺ) میں سے نہیں ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:324- صحیح حدیث)
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی چیز نہیں۔(سنن ابي داؤد:2177،2178۔ضعیف حدیث)(سنن ابن ماجہ:2018۔ضعیف حدیث)
- عورت بغیر کسی حقیقی وجہ اور واقعی سبب کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ جنت کی خوشبو پا سکے، جب کہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔(سنن ابن ماجہ:2054۔ضعیف حدیث)
- جو اللہ کے عہد کو پختہ کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور جس رشتۂ قرابت کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اسے توڑتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے ہیں، وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔(البقرۃ:27)
- تم اللہ سے دعا مانگو اور اس یقین کے ساتھ مانگو کہ تمہاری دعا ضرور قبول ہو گی، اور (اچھی طرح) جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پروائی اور بے توجہی سے مانگی ہوئی غفلت اور لہو ولعب میں مبتلا دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔(جامع الترمذي:3479- حسن حدیث)

دعا کی قبولیت کیلئے قرآن وحدیث میں کیا طریقے بتائے گئے ہیں؟

- بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے۔(النمل:62)

-اپنے رب کو عاجزی اور چپکے سے پکارو، اسے حد سے بڑھنے والے پسند نہیں آتے۔(الاعراف:55)

-اسے ڈر اور طمع سے پکارو، بے شک اللہ کی رحمت نیکو کاروں سے قریب ہے۔(الاعراف:56)

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو میں قریب ہی ہوں، جب بھی مجھے کوئی دعا کرنے والا پکارتا ہے اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔(البقرہ:186)

-اور جب تمہارے ربّ نے سنا دیا تھا کہ اگر تم شکر گزاری کروگے تو اور زیادہ دوں گا، اور اگر ناشکری کروگے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔(ابراھیم:7)

-اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو، اس حال میں کہ تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہو، جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور بے پرواہ دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:1536- صحیح)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین (3) لوگ ہیں جن کی دعا نامنظور نہیں ہوتی:

(1) روزہ دار، جب تک کہ روزہ نہ کھول لے، (2) امام عادل اور (3) مظلوم، اس کی دعا اللہ بدلیوں سے اوپر تک پہنچاتا ہے، اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور ربّ کہتا ہے: میری عزت (قدرت) کی قسم! میں تیری مدد کروں گا، چاہے کچھ مدت کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔(جامع الترمذي:3598- حسن حدیث)

- تین دعائیں ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، والد کی دعا (اور بددعا) اپنی اولاد کے حق میں۔

(ابن ماجہ:3862- حسن)(ابی داؤد:1536- حسن)(جامع الترمذي:3448- حسن صحیح حدیث)

-جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:1413- صحیح حدیث)

-اذان اور اقامت کے درمیان دعا نا منظور نہیں کی جاتی۔
(سنن أبي داؤد:521- صحیح)(سنن ترمذی:،3595،212- صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو، کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔(صحیح البخاری:3303- صحیح حدیث)

-اپنی صفیں درست کرو، پھر تم میں سے کوئی امامت کرے، تو جب وہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہے تو تم بھی اَللّٰهُ اَكْبَر کہو، اور وہ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ کہے تو تم آمین کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری یہ دعا قبول کرے گا-(سنن نسائی:1173- صحیح حدیث)

-(نماز میں) سجدہ کے اندر دعا میں کوشش کرو تو تمہاری دعا قبول ہو۔(صحیح مسلم:1074- صحیح)

-اس وقت قبولیت دعا کا مطالبہ کرو جب (میدان جنگ میں اسلام اور کفر کے) لشکر آپس میں ٹکرا رہے ہوں، نماز کے لیے اقامت کہی جا رہی ہو اور بارش کا نزول ہو رہا ہو۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:1469- صحیح حدیث)

-زمزم کا پانی اسی مقصد اور فائدے کے لیے ہے جس کے لیے وہ پیا جائے۔(ابن ماجہ:3062- صحیح)

-رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اس طرح دعا نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر، اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے۔ بلکہ پختگی کے ساتھ سوال کرنا چاہئیے کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر جبر کرنے والا نہیں۔(صحیح البخاری:7477- صحیح حدیث)

-جمعہ کے دن جس گھڑی (میں قبولیت دعا) کی امید کی جاتی ہے، اسے عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:2583- صحیح حدیث)

-روزہ دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں کی جاتی۔(سنن ابن ماجہ:1753-ضعیف حدیث)

-جسے اچھا لگے (اور پسند آئے) کہ مصائب و مشکلات (اور تکلیف دہ حالات) میں اللہ اس کی دعائیں قبول کرے، تو اسے کشادگی و فراخی کی حالت میں کثرت سے دعائیں مانگتے رہنا چاہیئے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:593- صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی ہی ہے جو عمر میں اضافہ کر سکتی ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:154- صحیح حدیث)

-جو کوئی اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے تو موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجھ کو بھی ملے گی۔(صحیح مسلم:6928- صحیح حدیث)

-جب تم بیمار یا میّت کے پاس جاؤ، تو اچھی بات کہو، اس لیے کہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔(صحیح مسلم:2129- صحیح حدیث)

-کوئی مردہ ایسا نہیں کہ اس پر ایک گروہ مسلمانوں کا نماز (جنازہ) پڑھے جس کی گنتی سو تک پہنچتی ہو اور پھر سب اس کی شفاعت کریں (یعنی اللہ سے اس کی مغفرت کی دعا کریں) مگر ضرور ان کی شفاعت قبول ہو گی۔(صحیح مسلم:2198- صحیح حدیث)

-جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل بھی ختم ہو جاتا ہے، سوائے تین (3) اعمال کے جن سے اسے مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچتا ہے: ایک صدقہ جاریہ، دوسرا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں، تیسرا نیک اور صالح بیٹا جو اس کے لیے دعا کرتا رہے۔(سنن نسائی:3681- صحیح حدیث)

-رسول ﷺ نے فرمایا: شہید کی شفاعت اس کے کنبے کے ستر (70) افراد کے لیے قبول کی جائے گی۔(سنن أبي داود:2522- صحیح حدیث)

-تم لوگ نہ اپنے لیے بد دعا کرو اور نہ اپنی اولاد کے لیے، نہ اپنے خادموں کے لیے اور نہ ہی اپنے اموال کے لیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گھڑی ایسی ہو جس میں دعا قبول ہوتی ہو اور اللہ تمہاری بد دعا قبول کر لے۔(سنن أبي داود:1532- صحیح حدیث)

-سیدنا جابرؓ بن عبداللہؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مسجد، یعنی مسجد فتح میں پیر، منگل اور بدھ کے روز دعا کی۔ **بدھ کے روز دو نمازوں کے درمیان آپ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہوئی۔ سیدنا جابرؓ نے فرمایا: مجھے جب بھی کوئی شدید اہم کام پیش آیا تو میں نے دعا کرنے کے لیے اسی وقت کا انتخاب کیا۔ چنانچہ میں نے اللہ تعالیٰ سے بدھ کے روز اسی وقت دو نمازوں کے درمیان جب بھی دعا کی ضرور قبولیت کے آثار میں نے دیکھے۔(ادب المفرد:704- حسن حدیث)

-اترتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب تہائی رات اوّل کی گزر جاتی ہے۔ اور فرماتا ہے: میں بادشاہ ہوں، کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں، کون ہے کہ مجھ سے مانگے کہ میں اسے دوں (اور اللہ فرماتا ہے):-

1- کون ہے کہ مجھ سے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخش دوں، غرض کہ صبح روشن ہونے تک ایسا ہی فرماتا رہتا ہے۔(صحیح مسلم:1773- صحیح حدیث)

2- کون مجھے قرض دے جو کبھی مفلس نہ ہوگا اور نہ کبھی کس پر ظلم کرے گا۔(مسلم:1776- صحیح)

3- کون ہے جو مغفرت مانگے؟ کون ہے جو توبہ کرے؟ کون ہے جو کچھ مانگے؟ کون ہے جو دعا کرے؟ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔(صحیح مسلم:1777- صحیح حدیث)

- پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدھی رات کے آخر کی دعا **(یعنی تہائی رات میں مانگی ہوئی دعا)** اور **فرض نمازوں کے اخیر میں** مانگی گئی دعا۔(سنن ترمذی:3499- حسن حدیث)

-جو بھی مسلمان **اللہ تعالیٰ** کو یاد کرتا ہوا باوضو سوتا ہے پھر رات میں (کسی بھی وقت) **چونک کر اٹھتا ہے** اور اللہ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے **ضرور دیتا ہے**۔(سنن أبي داؤد:5042- صحیح حدیث)(سنن ابن ماجہ:3881- صحیح حدیث)

-جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے پھر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی پڑھے یا (یہ کہا کہ) کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر اس نے وضو کیا (اور نماز پڑھی) تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○
ملک اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کی ذات پاک ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ○ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ○
اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی ہمت۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما۔ (صحیح البخاری:1154- صحیح حدیث)

-نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبیؑ نے کچھ چیزیں مانگیں یا فرمایا کہ ہر نبیؑ کو ایک دعا دی گئی جس چیز کی اس نے دعا مانگی پھر اسے قبول کیا گیا لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھی ہوئی ہے۔ (صحیح البخاری:6305- صحیح حدیث)

- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا کرتے تو تین بار کرتے اور جب اللہ سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ (صحیح المسلم:4649- صحیح حدیث)

اِسمِ اعظم کے بارے میں فرمانِ رسول اللہ ﷺ

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جس کے ذریعہ اگر دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے تین سورتوں میں ہے: سورۃ البقرۃ، سورۃ آل عمران اور سورۃ طٰہٰ۔

(سنن ابن ماجہ: 3856- حسن حدیث)

-رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ (آگے درج) دعا پڑھتے سنا تو فرمایا: اس شخص نے اللہ سے اس کے اس اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے جس کے ذریعہ اگر سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے، اور دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔(سنن ابن ماجہ: 3857۔ صحیح حدیث)

- اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان آیات میں ہے، سورۃ البقرۃ آیت 163 اور سورۃ آلِ عمران آیات 1 اور 2۔(سنن ابن ماجہ: 3855- حسن حدیث)(ابی داؤد: 1496- حسن حدیث)

-ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ نے فرمایا : اسم اعظم انہی اسماء حسنیٰ میں ہے جس کے ذریعہ تم نے دعا مانگی ہے۔(سنن ابن ماجہ: 3859-ضعیف حدیث)

- کہہ دو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، جس نام سے پکارو سب اسی کے عمدہ نام ہیں۔(بنی اسرائیل: 110)

نوٹ: روزانہ کی دعاؤں کی سہولت کو مدّنظر رکھتے ہوئے اوپر بیان کئے گئے اسمِ اعظم والے تمام کلمات، اگلے صفحات پر انہی احادیث کے حوالے سے تحریر کر دیئے گئے ہیں تاکہ پانچوں وقت نماز کے بعد کی ہر دعا اسمِ اعظم کے کلمات سے شروع ہو۔

پانچوں فرض نمازوں

کے بعد کی دعائیں اور اذکار

-آدمی کی باجماعت نماز اس کے گھر یا بازار کی نماز سے **پچیس** درجہ بڑھ کر ہے، اور یہ اس وجہ سے کہ تم میں سے کوئی جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد آئے اور نماز کے علاوہ کوئی اور چیز اس کے پیش نظر نہ رہی ہو تو وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند ہو گا اور ایک گناہ معاف ہو گا، یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے، پھر جب وہ مسجد میں پہنچ گیا تو نماز ہی میں رہا جب تک کہ نماز اسے روکے رہی، اور **فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں** جب تک وہ اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے، فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما، (اور یہ دعا برابر کرتے رہتے ہیں) جب تک کہ اس مجلس میں (جہاں وہ بیٹھا ہے) کسی کو تکلیف نہ دے یا وضو نہ توڑ دے۔ (صحیح مسلم:1506- صحیح حدیث)(سنن أبي داؤد:559- صحیح حدیث)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگنے سے قبل حمد و ثناء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر برائے ثوابِ کثیر

-ام المؤمنین سیدہ جویریہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح سویرے ان کے گھر سے نکلے جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی تو وہ اپنی نماز کی جگہ پر تھیں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے وقت گھر لوٹے، دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم اسی حال میں رہیں جب سے میں نے تم کو چھوڑا؟'' سیدہ جویریہؓ نے کہا: جی ہاں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولے جائیں ان کلموں کے ساتھ جو تو نے اب تک کہے ہیں البتہ وہی بھاری پڑیں گے، وہ کلمے یہ ہیں۔ (صحیح مسلم: 6913- صحیح حدیث)

تین مرتبہ پڑھیں:

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ○
اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ
عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ وَرِضَا نَفْسِهٖ ○
اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اپنی مرضی کی رضا کے برابر
وَزِنَةَ عَرْشِهٖ ○ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ○
اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

ہر دعا مانگنے سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں

-اس وقت تک دعا قبول نہیں ہوتی جب تک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

(سلسلہ احادیث صحیحہ: 2035- صحیح حدیث)

احادیث کی رو سے اسمِ اعظم والے کلمات جن سے دعا قبول ہوتی ہے

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
وَاِلٰـهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ (163)
اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(سنن ابن ماجہ: 3855- حسن حدیث)(البقرۃ:163)

الٓمّٓ ۙ (1) اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ؕ (2)
ال م۔ اللہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، سب کا تھامنے والا۔

(سنن ابن ماجہ: 3856- حسن حدیث)(آلِ عمران: 1-2)

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى (8)
اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے سب نام اچھے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ: 3856- حسن صحیح حدیث)(طٰہٰ:8)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیۡ
اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو ہی اکیلا اللہ ہے، بے نیاز ہے
لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○
جس نے نہ جنا اور نہ وہ جنا گیا، اور نہ کوئی اس کا ہم سر ہے۔

(ابن ماجہ: 3857- صحیح حدیث)

حضرت یونسؑ کی دعا جس سے اللہ تعالیٰ دعائیں قبول فرماتا ہے

- نبی ﷺ نے فرمایا: یہ ایسی دعا ہے کہ جب بھی کوئی مسلمان شخص اسے پڑھ کر دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ (87)
الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں ہو گیا۔

(جامع الترمذی:3505- صحیح حدیث)(الانبیاء:87)

-رسول اللہ ﷺ نے (حضرت عائشہؓ سے) فرمایا: تمہارے لیے اس (دعا میں پوشیدہ) اسم اعظم کے واسطہ سے دنیا کی کوئی بھی چیز طلب کرنا مناسب نہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُكَ بِاسۡمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الۡمُبَارَكِ
اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس پاکیزہ، مبارک اچھے نام کے واسطہ سے دعا کرتا ہوں جو
الۡاَحَبِّ اِلَيۡكَ الَّذِیۡ، اِذَا دُعِيۡتَ بِهٖ اَجَبۡتَ، وَاِذَا
تجھے زیادہ پسند ہے کہ جب اس کے ذریعہ تجھ سے دعا کی جاتی ہے، تو تو قبول فرماتا ہے، اور
سُئِلۡتَ بِهٖ اَعۡطَيۡتَ، وَاِذَا اسۡتُرۡحِمۡتَ بِهٖ رَحِمۡتَ، وَاِذَا
جب اس کے ذریعہ تجھ سے سوال کیا جاتا ہے تو تو عطا کرتا ہے، اور جب اس کے ذریعہ تجھ سے رحم طلب کیا جائے تو تو رحم فرماتا ہے۔
اسۡتُفۡرِجۡتَ بِهٖ فَرَّجۡتَ ○
اور جب مصیبت کو دور کرنے کی دعا کی جاتی ہے تو مصیبت اور تنگی کو دور کرتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ:3859-ضعیف حدیث)

-اسم اعظم انہی اسماء میں ہے جس کے ذریعہ تم (حضرت عائشہؓ) نے دعا مانگی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ، وَاَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ، وَاَدْعُوْكَ
اے اللہ! میں تجھ اللہ سے دعا کرتی ہوں، میں تجھ رحمٰن سے دعا کرتی ہوں، اور میں تجھ
الْبَرَّ، الرَّحِيْمَ، وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا
محسن و مہربان سے دعا کرتی ہوں اور میں تجھ سے تیرے تمام اسماء حسنیٰ سے دعا کرتی ہوں،
عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، اَنْ تَغْفِرَلِیْ، وَتَرْحَمَنِیْ ○
ان میں سے جو مجھے معلوم ہوں یا نہ معلوم ہوں، یہ کہ تو مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما۔

(سنن ابن ماجہ: 3859- ضعیف حدیث)

-ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا، (فارغ ہو کر) اس نے دعا مانگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ سے اس کے اس اسم اعظم کے حوالے سے دعا مانگی ہے کہ جب اس کے حوالے سے دعا مانگی جاتی ہے تو وہ دعا قبول فرماتا ہے اور سوال کیا جاتا ہے تو وہ دیتا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ
اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تیرے ہی لیے حمد ہے، تیرے سوا کوئی
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
معبود برحق نہیں، تو ہی احسان کرنے والا اور آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، اے
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ ○
جلال اور عطاء و بخشش والے، اے زندہ جاوید، اے آسمانوں اور زمینوں کو تھامنے والے

(سنن ابی داؤد: 1495- صحیح حدیث)

بُرے انجام سے پناہ کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ وَاَنَا اَعْلَمُ ،
اے اللہ ! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں (کسی کو) تیرا شریک ٹھہراوں جب کہ
وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ ○
میں جانتا ہوں اور میں تجھ سے ان غلطیوں کی مغفرت مانگتا ہوں جنہیں میں نہیں جانتا۔

(الأدب المفرد، راقم امام بخاری:716)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ
اے اللہ ! کسی مکان یا دیوار کے اپنے اوپر گرنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، میں اونچے مقام
وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَ اَعُوْذُبِکَ اَنْ
سے گر پڑنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں ڈوبنے، جل جانے اور بہت بوڑھا ہو جانے سے
یَتَخَبَّطَنِی الشَّیْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ
تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ موت کے وقت مجھے شیطان اچک لے۔ اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیری راہ میں پیٹھ دکھا کر بھاگتے ہوئے
فِی سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ○
مارا جاؤں اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے میری موت آئے۔

(سنن نسائی:5533- صحیح حدیث)(سنن أبي داود:1552- صحیح حدیث)

توبہ اور مغفرت کی دعائیں

رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ۫ سکتۃ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا

اے ربّ! ہمارے ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ

لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ (23)

کرے گا تو ہم ضرور خسارہ پانے والوں میں ہوں گے۔ (الاعراف: آیت 23)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِيۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ

اے ہمارے ربّ ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہمارے کام میں ہم سے زیادتی ہوئی ہے

اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ (147)

(اسے بخش دے) اور ہمارے قدم ثابت رکھ اور کافروں کی قوم پر ہمیں مدد دے۔

(آلِ عمرآن: 147)

رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ ۚۖ (109)

اے ہمارے ربّ ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(المؤمنون: 109)

شب قدر کی رات میں مانگنے کی مسنون دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيۡمٌ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنِّيۡ ○

اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے معاف کر دے۔

(جامع الترمذی: 3513- حسن صحیح حدیث)۔ (ابن ماجہ: 3850- صحیح حدیث)

سب سے بہترین انجام کی دعائیں

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِیۡنَ (126ۧ)
اے ہمارے ربّ! ہمارے اوپر صبر ڈال اور ہمیں مسلمان کر کے موت دے۔

(الاعراف:126)

شہرِ نبی ﷺ میں انجام اور شہادت کی دعا

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ،
اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا کر
وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ ○ (صحیح البخاری:1890- صحیح حدیث)
اور میری موت اپنے رسول ﷺ کے شہر میں مقدر کر دے۔

ایمانِ کامل اور جنّت میں نبی ﷺ کی معیت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ اِيمَانًا لَا يَرْتَدُّ
اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو کفر کی طرف نہ لوٹے
وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ فِي اَعْلٰى جَنَّةِ الْخُلْدِ ○
اور ایسی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہوں اور ہمیشہ کی جنت کے بلند حصے میں محمد ﷺ کی معیت کا سوال کرتا ہوں۔

(الحاکم فی المستدرک:5386- صحیح حدیث)

نمازِ فجر اور مغرب کی دعائیں اور اذکار

نمازِ فجر کی اہمیّت

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعتیں دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہیں۔(صحیح مسلم:1688- صحیح حدیث)

-آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کرو اور صبح کی نماز بھی، بے شک فجر میں قرآن پاک کی تلاوت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔(بنی اسرائیل:78)

-نبی ﷺ نے فرمایا: اور رات دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔

(صحیح بخاری:648- صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا کہ وہ صبح تک پڑا سوتا رہا اور فرض نماز کے لیے بھی نہیں اٹھا۔اس پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا ہے۔(صحیح بخاری:1144- صحیح حدیث)

-منافقوں پر عشاء اور فجر تمام نمازوں سے زیادہ بھاری ہیں۔(صحیح البخاری: باب20- صحیح حدیث)

نمازِ عشاء کی اہمیّت

-عشاء میں نبی ﷺ تاخیر پسند فرماتے تھے۔اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔(صحیح البخاری:599۔ صحیح حدیث)

-نبی کریم ﷺ نے ایک خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس (جہنّمی) کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ قرآن کا حافظ تھا مگر وہ قرآن سے غافل ہو گیا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جایا کرتا تھا۔(صحیح البخاری:1143۔ صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر سے قبل یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ فِیۡ قَلۡبِیۡ نُوۡرًا وَّفِیۡ بَصَرِیۡ نُوۡرًا وَّفِیۡ سَمۡعِیۡ
اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر اور میری نظر میں نور پیدا کر اور میرے کان میں نور پیدا
نُوۡرًا وَّعَنۡ یَّمِیۡنِیۡ نُوۡرًا وَّعَنۡ یَّسَارِیۡ نُوۡرًا وَّفَوۡقِیۡ نُوۡرًا
کر، اور میرے دائیں طرف نور پیدا کر اور میرے بائیں طرف نور پیدا کر اور میرے اوپر
وَّتَحۡتِیۡ نُوۡرًا وَّاَمَامِیۡ نُوۡرًا وَّخَلۡفِیۡ نُوۡرًا وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ نُوۡرًا
نور پیدا کر اور میرے نیچے نور پیدا کر اور میرے آگے نور پیدا کر اور میرے پیچھے نور پیدا کر
وَّعَصَبِیۡ نُوۡرًا وَّلَحۡمِیۡ نُوۡرًا وَّدَمِیۡ نُوۡرًا وَّ
اور مجھے نور بنادے میرے پٹھے نورانی اور میرا گوشت نورانی اور میرا خون نورانی
شَعۡرِیۡ نُوۡرًا وَّبَشَرِیۡ نُوۡرًا ○
اور میرے بال نورانی اور میری جلد نورانی۔

(صحیح البخاری 6316- صحیح حدیث)(صحیح مسلم:1788- صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر میں سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُكَ عِلۡمًا نَافِعًا وَرِزۡقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ○
اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ:925- صحیح حدیث)

سَیِّدُ الۡاِسۡتِغۡفَارِ (مغفرت مانگنے کے سب کلمات کا سردار)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے سَیِّدُ الۡاِسۡتِغۡفَارِ کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل سے ان کو کہہ لیا اور اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ رَبِّیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ ○ خَلَقۡتَنِیۡ
اے اللہ! تو میرا ربّ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا
وَاَنَا عَبۡدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھۡدِكَ
اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد
وَوَعۡدِكَ مَا اسۡتَطَعۡتُ ○ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ مَا
اور وعدہ پر قائم ہوں۔ ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ
صَنَعۡتُ ○ اَبُوۡءُ لَكَ بِنِعۡمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوۡءُ لَكَ بِذَنۡبِیۡ ○
مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ اور میں اپنے گناہوں کا اقرار
فَاغۡفِرۡ لِیۡ فَاِنَّہٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّاۤ اَنۡتَ ○
کرتا ہوں، میری مغفرت کردے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا۔

(صحیح البخاری:6306- صحیح حدیث)

جنّت کے حصول کے لئے رسول اللہ ﷺ کی عطا کی گئی صبح وشام کی خاص دعا

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی صبح وشام یہ دعا کہتا ہے تو:

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ○
میں راضی ہوں کہ اللہ میرا پروردگار ہے اور اسلام میرا دین ہے اور محمد ﷺ اس کے نبی ہیں

1-اس نے ایمان کا مزہ پالیا۔(صحیح مسلم:151- صحیح حدیث)

2-جنت اس کے لیے واجب ہو گئی۔

(سلسلہ احادیثِ صحیحہ:3017- صحیح حدیث)(سنن النسائی:3133- صحیح حدیث)(صحیح مسلم:4879- صحیح حدیث)

3-تو میں (محمد ﷺ) اس بات کا ضامن و کفیل ہوں کہ اس کا ہاتھ پکڑے رکھوں گا، یہاں تک کہ اسے جنّت میں داخل کر دوں گا۔(سلسلہ احادیثِ صحیحہ:334- صحیح حدیث)

اچانک آفت سے حفاظت کے لئے ذکر

- نبی ﷺ نے فرمایا: جو صبح تین مرتبہ کہے تو شام تک اس پر کوئی اچانک آفت نہیں آئے گی اور جو شام کو تین مرتبہ کہے تو صبح تک اس پر کوئی اچانک آفت نہیں آئے گی۔

تین مرتبہ پڑھیں	بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسۡمِهٖ شَيۡءٌ فِي
	اللہ کے نام سے کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان
	الۡاَرۡضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ○
	نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(سنن أبي داؤد:5088- صحیح حدیث)(جامع ترمذی:3388- حسن صحیح حدیث)

رسول اللہ ﷺ ہمیشہ یہ دعا پڑھتے تھے

- نبی ﷺ یہ دعا صبح وشام کے وقت (پڑھنا کبھی) نہیں چھوڑا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِیَةَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ○
اے اللہ ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں درگزر اور عافیت کا سوال کرتا
اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِیَةَ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَدُنۡیَایَ
ہوں۔اے اللہ ! بے شک میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل ومال میں
وَاَھۡلِیۡ وَمَالِیۡ○اَللّٰھُمَّ اسۡتُرۡ عَوۡرَاتِیۡ وَآمِنۡ رَوۡعَاتِیۡ○
معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔اے اللہ ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور
اَللّٰھُمَّ احۡفَظۡنِیۡ مِنۡ بَیۡنِ یَدَیَّ وَمِنۡ
میری گھبراہٹوں کو امن دے۔اے اللہ ! تو میری حفاظت فرما، میرے سامنے سے
خَلۡفِیۡ وَعَنۡ یَمِیۡنِیۡ وَعَنۡ شِمَالِیۡ وَمِنۡ فَوۡقِیۡ
میرے پیچھے سے میری دائیں طرف سے میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر
وَاَعُوۡذُ بِعَظَمَتِكَ اَنۡ اُغۡتَالَ مِنۡ تَحۡتِیۡ○
سے۔اور میں تیری عظمت کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ ناگہاں اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔

(ادب المفرد:1200،ابی داؤد:5074۔ صحیح حدیث)

رسول اللہ ﷺ کی حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ہدایت کی گئی دعا

- نبی ﷺ نے یہ دعا حضرت ابو بکر صدیقؓ کو صبح اور شام پڑھنے کی ہدایت کی:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ عَالِمَ الۡغَيۡبِ
اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے، کھلی ہوئی اور پوشیدہ چیزوں کے
وَالشَّهَادَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ رَبَّ كُلِّ شَيۡءٍ وَمَلِيۡكَهُ
جاننے والے، کوئی معبود برحق نہیں ہے سوائے تیرے، تو ہر چیز کا ربّ (پالنے والا) اور
اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ نَفۡسِيۡ وَمِنۡ شَرِّ الشَّيۡطٰنِ وَشِرۡكِهٖ
اس کا مالک ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے
وَاَنۡ اَقۡتَرِفَ عَلٰى نَفۡسِيۡ سُوۡٓءًا اَوۡ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسۡلِمٍ ○
شر اور اس کے جال اور پھندوں سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے آپ کے خلاف کوئی گناہ کر بیٹھوں، یا اس گناہ میں کسی مسلمان کو ملوث کر دوں۔

(جامع ترمذی:3529- صحیح حدیث)

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِي الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
اے ہمارے ربّ ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں
عَذَابَ النَّارِ (201)
دوزخ کے عذاب سے بچا۔(البقرة:201)

-(جو یہ کہتے ہیں) یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی کمائی کا حصہ ملتا ہے۔(البقرة:202)

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور شکر ادا کرنے کی دعائیں

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ○
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۙ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ اُولُوا الۡعِلۡمِ
اللہ نے اور فرشتوں نے اور علم والوں نے گواہی دی کہ اس کے سوا اور کوئی معبود
قَآئِمًۢا بِالۡقِسۡطِ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿ؕ18﴾ اِنَّ
نہیں وہی انصاف کا حاکم ہے، اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں زبردست حکمت والا
الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ ۟ وَ مَا اخۡتَلَفَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا
ہے بے شک دین اللہ کے ہاں فرمانبرداری ہی ہے، اور جنہیں کتاب دی گئی تھی
الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَہُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡیًۢا بَیۡنَہُمۡ ؕ
انہوں نے صحیح علم ہونے کے بعد آپس کی ضد کے باعث اختلاف کیا، اور جو شخص اللہ
وَ مَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ﴿19﴾
کے حکموں کا انکار کرے تو اللہ جلد ہی حساب لینے والا ہے۔ (آلِ عمران: 18-19)

قُلِ اللّٰہُمَّ مٰلِکَ الۡمُلۡکِ تُؤۡتِی الۡمُلۡکَ مَنۡ تَشَآءُ
تو کہہ اے اللہ، بادشاہی کے مالک! جسے تو چاہتا ہے سلطنت دیتا ہے اور جس سے چاہتا
وَ تَنۡزِعُ الۡمُلۡکَ مِمَّنۡ تَشَآءُ ۫ وَ تُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنۡ
ہے سلطنت چھین لیتا ہے، جسے تو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے تو چاہے ذلیل کرتا

تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (26)

ہے، سب خوبی تیرے ہاتھ میں ہے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ٘ وَ تُخْرِجُ

تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور زندہ کو مردہ

الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ٘ وَ تَرْزُقُ مَنْ

سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، اور جسے تو چاہتا ہے

تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (27)

بے حساب رزق دیتا ہے۔ (آلِ عمران: 26-27)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں یہاں تک پہنچایا اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ فرماتا

لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ (43)

بے شک ہمارے رب کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچی بات لائے تھے۔ (الاعراف: 43)

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ (180)ۚ وَ سَلٰمٌ عَلَى

آپ کا رب پاک ہے عزت کا مالک ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو۔

الْمُرْسَلِیْنَ (181)ۚ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (182)ۧ

اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔ (الصافات: 180-182)

ستر ہزار (70،000) فرشتے مغفرت مانگنے کے لئے دعا کریں گے

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یہ (تین بار تعوذ اور ایک بار یہ آیات) پڑھے تو: (1) صبح کو پڑھے تو شام تک اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت مانگنے کے لئے ستر ہزار (70،000) فرشتے مقرر کر دیتے ہیں۔(2) اور اگر وہ اس دن مر جائے تو اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے۔(3) نیز اگر کوئی شام کو پڑھے تو صبح تک اسے یہی مرتبہ عطاء کیا جائے گا۔

تین مرتبہ	اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○
میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں جو سننے والا اور جاننے والا ہے، شیطان مردود سے۔	
ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ ۚ	
وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔وہ بڑا	
ہُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ (22) ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ	
مہربان نہایت رحم والا ہے۔وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔	
اَلۡمَلِکُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُہَیۡمِنُ الۡعَزِیۡزُ	
بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے) سلامتی اور امن دینے والا نگہبان غالب	
الۡجَبَّارُ الۡمُتَکَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ (23)	
زبردست بڑائی والا۔اللہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔	

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ
وہی اللہ خالق۔ایجاد واختراع کرنے والا صورتیں بنانے والااس کے سب نام
يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
خوبصورت ہیں۔ جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (24)
اور وہ غالب حکمت والا ہے۔(الحشر:24-22)(جامع الترمذي:2922-ضعيف حديث)

تین مرتبہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ،
اے اللہ ! تو میرے جسم کو عافیت نصیب کر، اے اللہ ! تو میرے کان کو عافیت عطا کر،
اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ○
اے اللہ ! تو میری نگاہ کو عافیت سے نواز دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

تین مرتبہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ
اے اللہ ! میں کفر ومحتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ ! میں عذاب قبر
اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ○
سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

(سنن أبي داوٗد:5090-حسن حديث)

تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ پر توکل

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○
ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔(آلِ عمران:173)

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا ○
ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے ہم نے اپنے رب اللہ پر توکل کیا ہے۔

(سلسلہ احادیث صحیحہ:1079۔ صحیح حدیث)

حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
اللہ مجھ کو کافی ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (129)
اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔(التوبہ:129)

وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ (44)
اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔(المومن:44)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (127)
اے ہمارے ربّ ہم سے قبول کر، بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔
وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (128)
اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔

(البقرۃ:127-128 کے حصے)

شیطان، نظرِ بد اور دشمنوں کے شر سے اللہ کی پناہ کی دعا

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ
میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلموں کی اس کے غصّہ سے اور اس کے بندوں کے
وَمِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ○
شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور ان کے میرے پاس آنے سے۔

(سنن أبي داؤد: 3893- حسن حدیث)

-جو شخص کسی منزل میں اترے پھر یہ کہے تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اس منزل سے:-

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ○
میں اللہ عزوجل کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس کی مخلوق کے شر سے۔

(صحیح مسلم: 6880- صحیح حدیث)

لوگوں کے اپنے اوپر غالب آجانے سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم والم سے، عاجزی سے، سستی سے،
وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ
بزدلی سے، بخل، قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے۔

(صحیح بخاری: 6363، 5425، 2893، 6369- صحیح حدیث)

ماں باپ، شریکِ حیات اور اولاد کے لئے دعائیں

ماں باپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحم کی دعا

رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا (24)
اے میرے رَبّ جس طرح انہوں نے مجھے بچپن سے پالا ہے اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما۔ (بنی اسرآئیل:24)

حضرت ابراھیمؑ کی ماں باپ کی بخشش اور اولاد کے نمازی ہونے کے لئے دعا

رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ‌ۖ رَبَّنَا
اے رَبّ ! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنادے۔ اے ہمارے رب !
وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ (40) رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَىَّ وَ
اور میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رَبّ ! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور
لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ (41)
ایمان والوں کو حساب قائم ہونے کے دن بخش دے۔ (ابراہیم:40-41)

جنّت کے بلند ترین درجات میں پہنچنے کے لئے دعا

رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ
اے ہمارے رَبّ ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنا
وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا (74)
اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنادے۔ (الفرقان:74)

شیطان سے حفاظت، برائیوں کے خاتمے اور ثواب کا اعلیٰ ترین ذکر

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جو شخص فجر کے بعد (100) سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا مغرب تک اسے یہ فوائد ملیں گے:-

1-اسے دس (10) غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

2-سو (100) نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

3-سو (100) برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔

4-اس روز دن بھر یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت کرتی رہے گی۔ حتّٰی کہ شام ہو جائے اور شام کو پڑھنے پر صبح تک۔

5-کوئی شخص قیامت کے دن اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا، مگر جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ
نہیں ہے کوئی معبود، سوا اللہ تعالیٰ کے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے۔ اور
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○
تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور جو مغرب کے بعد سو (100) مرتبہ یہ دعا پڑھے گا تو فجر تک اسے یہی سب ملے گا۔

(صحیح البخاری: 3293- صحیح حدیث) (صحیح مسلم: 6842- صحیح حدیث) (جامع الترمذي: 3468- صحیح حدیث)

(سنن ابی داؤد: 5077- صحیح حدیث) (سنن ابن ماجہ: 3867- صحیح حدیث)

- جس نے صبح کے وقت دس دفعہ یہ دعا پڑھی تو صبح سے شام تک اور اگر بوقت شام (دس دفعہ) یہ ذکر کیا تو یہی ثواب ملے گا۔ (سلسلہ احادیث صحیحہ: 2563۔ صحیح حدیث)

صبح کے آغاز کی دعا

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی، شکر ہے اللہ کا، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اسی کو تعریف لائق ہے
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ خَيْرَ
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اے پروردگار! میں تجھ سے آج کے دن کی بہتری مانگتا ہوں
هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا
اور جو اس کے بعد ہے اس کی بہتری مانگتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں آج کے دن
الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ
کی برائی سے اور جو اس کے بعد ہے اس کی برائی سے۔اے پروردگار! میں تیری پناہ
الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے اے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں
عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ○
آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔(صحیح مسلم:6907- صحیح حدیث)

شام کے آغاز کی دعا

اَمۡسَيۡنَا وَاَمۡسَى الۡمُلۡكُ لِلّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی، شکر ہے اللہ کا، کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ کے
وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ
جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اسی کو تعریف لائق ہے
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ ○ اَللّٰهُمَّ اَسۡأَلُكَ خَيۡرَ
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں
هٰذِهِ اللَّيۡلَةِ وَخَيۡرَ مَا بَعۡدَهَا وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ
اور اس رات کے بعد کی اور پناہ اس رات کی برائی سے
هٰذِهِ اللَّيۡلَةِ وَشَرِّ مَا بَعۡدَهَا ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ
اور اس کے بعد کی برائی سے، اے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے کی
الۡكَسَلِ وَسُوۡءِ الۡكِبَرِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ
برائی سے، اے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں
عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الۡقَبۡرِ ○
جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔ (صحیح مسلم:6907- صحیح حدیث)

اہم حاجات کے لئے مزید دعائیں

رسول اللہ ﷺ کی مانگی گئی تمام دعاؤں کی ایک جامع دعا

-ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ مِنَ الۡخَیۡرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَآجِلِہٖ مَا
اے اللہ! میں تجھ سے جلد یا دیر سے آنے والی ساری بھلائی کی دعا مانگتا ہوں جو مجھ کو
عَلِمۡتُ مِنۡہُ وَمَا لَمۡ اَعۡلَمۡ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ
معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں جلد یا دیر سے آنے والی تمام
عَاجِلِہٖ وَآجِلِہٖ مَا عَلِمۡتُ مِنۡہُ وَمَا لَمۡ اَعۡلَمۡ ○
برائیوں سے جو مجھ کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ مِنۡ خَیۡرِ مَا سَأَلَکَ عَبۡدُکَ وَنَبِیُّکَ
اے اللہ! میں تجھ سے اس بھلائی کا طالب ہوں جو تیرے بندے اور تیرے
وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّ مَا عَاذَبِہٖ عَبۡدُکَ وَنَبِیُّکَ ○
نبی ﷺ نے طلب کی ہے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس برائی سے جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ نے پناہ چاہی ہے۔ اے اللہ!
اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ الۡجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیۡھَا مِنۡ قَوۡلٍ اَوۡ
میں تجھ سے جنت کا طالب ہوں اور اس قول و عمل کا بھی جو جنت سے قریب کر دے

عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ
،اور میں تیری پناہ چاہتاہوں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے
اَوْ عَمَلٍ وَاَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِيْ خَيْرًا
اور میں تجھ سے سوال کرتاہوں کہ ہر وہ حکم جس کا تونے میرے لیے فیصلہ کیاہے بہتر کر دے۔

(سنن ابن ماجہ:3846 صحیح حدیث)

عذابِ قبر و جہنّم سے نجات اور بخشش کی دعائیں

-جو اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت مانگتاہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے،اور جو تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتاہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ اس کو جہنم سے نجات دے۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ○	تین (3) مرتبہ
اے اللہ مجھے جہنم سے نجات دے۔	
اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِيْ فِي الْجَنَّةِ○	تین (3) مرتبہ
اے اللہ! مجھے جنت میں داخل کر دے۔	

(جامع الترمذي:2572- صحیح حدیث)(ابن ماجہ:4340- صحیح حدیث)

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ(16)
اے رب ہمارے! ہم ایمان لائے ہیں سو ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

(آلِ عمران:16)

رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ٭ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿ۖ65﴾
اے ہمارے رب ہم سے دوزخ کا عذاب دور کر دے، بے شک اس کا عذاب پوری تباہی ہے۔(فرقان:65)

رَبِّ قِنِیۡ عَذَابَكَ یَوۡمَ تَجۡمَعُ عِبَادَكَ ○
اے پروردگار بچا مجھے اپنے عذاب سے جس دن تو جمع کرے اپنے بندوں کو۔

(صحیح مسلم:1642- صحیح حدیث)

خطرناک یا متعدی بیماریوں سے حفاظت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡبَرَصِ وَالۡجُنُوۡنِ وَالۡجُذَامِ
اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص، دیوانگی، کوڑھ
وَمِنۡ سَیِّءِ الۡاَسۡقَامِ ○
اور تمام بری بیماریوں سے۔(سنن ابي داود:1554- صحیح حدیث)

حضرت ایوبؑ کی شدید بیماری کی حالت میں اللہ سے دعا جس کے بعد اللہ نے ان کو اس بیماری سے مکمل شفادی

(رَبِّ) اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿ۚ83﴾
(اے میرے رَبّ) بے شک مجھے سخت تکلیف آپہنچی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔(الانبیاء:83)

مشکل وقت اور مصیبت میں رحم اور مدد کی دعائیں

-وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (156ط)
ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔(البقرۃ:156)

یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے مہربانیاں اور رحمت ہے، اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔(سورالبقرۃ:156-157)

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ○
اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے! تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں۔

(جامع الترمذي:3524- حسن حدیث)

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ○
اللہ، اللہ ہی میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔(سنن ابی داؤد:1525- صحیح)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ○
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو بڑی عظمت والا بردبار ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو بڑے عرش کا مالک ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے۔(صحیح مسلم:6921- صحیح حدیث)

دشمنوں سے نجات کی دعا

اِنَّمَآ اَشۡكُوۡا بَثِّىۡ وَحُزۡنِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ (86)
میں تو اپنی پریشانی اور غم کا اظہار اللہ ہی کے سامنے کرتا ہوں۔(یوسف:86)

دعاِ قنوت

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (نجات کیلئے) مکمل ایک مہینہ (فجر اور مغرب کی نماز میں) رکوع کے بعد دعاِ قنوت پڑھی (اور دشمن کو بددعا دی) تھی۔(صحیح البخاري:1004،1003،1002- صحیح حدیث)

اَللّٰهُمَّ عَافِنِىۡ فِيۡمَنۡ عَافَيۡتَ، وَتَوَلَّنِىۡ فِيۡمَنۡ تَوَلَّيۡتَ
اے اللہ! مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت بخشی ہے، اور میری سرپرستی کر ان لوگوں میں جن کی تو نے سرپرستی کی ہے
وَاهۡدِنِىۡ فِيۡمَنۡ هَدَيۡتَ، وَقِنِىۡ شَرَّ مَا قَضَيۡتَ، وَبَارِكۡ لِىۡ
، اور مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے زمرے میں جن کو تو نے ہدایت دی ہے، اور مجھے اس چیز کی برائی سے بچا جو تو نے مقدر کی ہے، اور میرے لیے اس چیز میں برکت دے
فِيۡمَآ اَعۡطَيۡتَ، اِنَّكَ تَقۡضِىۡ وَلَا يُقۡضٰى عَلَيۡكَ، اِنَّهٗ لَا
جو تو نے عطا کی ہے، پس جو تو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے، اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چل سکتا،
يَذِلُّ مَنۡ وَّالَيۡتَ، سُبۡحَانَكَ رَبَّنَا تَبَارَكۡتَ وَتَعَالَيۡتَ
جسے تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا، اے ہمارے ربّ! تو پاک، بابرکت اور بلند ہے

(سنن ابن ماجہ:1178- صحیح حدیث)

۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کسی قوم سے خطرہ ہوتا تو فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُكَ فِیۡ نُحُوۡرِھِمۡ
اے اللہ! ہم تجھے ان کے بالمقابل کرتے ہیں
وَنَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شُرُوۡرِھِمۡ ○
اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔(سنن أبي داؤد:1537- صحیح حدیث)

رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ (89)
اے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔(الانبیآء:89)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ غَلَبَةِ الدَّیۡنِ
اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے نیچے دب جانے سے
وَغَلَبَةِ الۡعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الۡاَعۡدَاءِ○
اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کے مذاق اڑانے سے۔(سنن النسائی:5477- حسن حدیث)

(رَبِّیۡ) اَنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ (10)
(اے میرے رَبّ) میں تو مغلوب ہو گیا تو میری مدد کر۔(القمر:10)

اَللّٰھُمَّ اکۡفِنِیۡھِمۡ بِمَا شِئۡتَ○
الٰہی! تو جس طرح سے چاہے مجھے ان کے مقابلے میں کافی ہو جا۔

(صحیح مسلم:7511- صحیح حدیث)

شیطان اور اس کے جن وانس کے لشکر سے حفاظت کی دعائیں

-شیاطین (جنّات) پہاڑوں سے نیچے اتر کر وادیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گئے، ان میں ایک شیطان کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ تھا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے ذریعے تکلیف دینا چاہتا تھا۔ لیکن وہ مرعوب ہو گیا اور (خود بخود) پیچھے ہٹنے لگ گیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاس آئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں:

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ
میں اللہ کے ان تمام کلمات کے ذریعے پناہ لیتا ہوں جن سے آگے کوئی
بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ
نیک یا فاجر نہیں بڑھ سکتا۔ اس مخلوق کے شر سے جو پیدا کی یا اتاری
وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا
اور اس کے شر سے جو آسمانوں سے نازل ہوتی ہے، اور اس کے شر سے جو اس میں
وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا
اُوپر واپس چلی جاتی ہے، اس کے شر سے جو زمین میں ہے اور جو اس سے نکلتا ہے
وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ
دن اور رات کے فتنہ کے شر سے اور رات کو ہر آنے والے کے شر سے سوائے
اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ○
اس کے جو خیر کے ساتھ آئے، اے نہایت رحم کرنے والے۔

شیطانوں کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دے دی۔ (سلسلہ صحیحہ:2995۔ صحیح حدیث)

- آدمی پر شیطان کا اثر(وسوسہ)ہوتا ہے اور فرشتے کا بھی اثر(الہام)ہوتا ہے۔ شیطان کا اثر یہ ہے کہ انسان سے برائی کا وعدہ کرتا ہے، اور حق کو جھٹلاتا ہے۔اور فرشتے کا اثر یہ ہے کہ وہ خیر کا وعدہ کرتا ہے، اور حق کی تصدیق کرتا ہے۔تو جو شخص یہ پائے اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔اور جو دوسرا اثر پائے یعنی شیطان کا تو شیطان سے اللہ کی پناہ حاصل کرے۔(سنن ترمذی:2988-ضعیف حدیث)

رَبِّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيۡنِ (97)
اے میرے رَبّ میں شیطانی خطرات سے تیری پناہ مانگتا ہوں
وَاَعُوۡذُ بِکَ رَبِّ اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ (98)
اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس آئیں۔

(المومنون:97-98)

اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
اے اللہ ! میں تیرا فرمانبر دار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا
وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا۔اے مالک ! میں اس
بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ
بات سے تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے بھٹکا دے اور تیرے سوا کوئی
لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ ○
معبود نہیں ہے اور تو زندہ ہے جس کو موت نہیں اور جن وانس مر جائینگے۔

(صحیح مسلم:6899- صحیح حدیث)

اللہ کی پناہ میں آنے اور نفس کی اصلاح، رحمت اور نعمت کی دعائیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡعِجۡزِ وَالۡكَسَلِ، وَالۡجُبۡنِ
اے اللہ ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں بے بسی ولاچارگی اور سستی و کاہلی سے، بزدلی اور بخل
وَالۡبُخۡلِ، وَالۡهَرَمِ، وَعَذَابِ الۡقَبۡرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفۡسِیۡ
سے اور بڑھاپے اور عذاب قبر سے۔ اے اللہ ! تو میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک
تَقۡوَاهَا، وَزَكِّهَا اَنۡتَ خَيۡرُ مَنۡ زَكَّاهَا، اَنۡتَ وَلِيُّهَا وَمَوۡلَاهَا
کر دے، تو بہترین ہستی ہے جو اسے پاک کر سکتی ہے، تو ہی اس کا نگران کار اور پروردگار ہے۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ عِلۡمٍ لَّا يَنۡفَعُ، وَمِنۡ قَلۡبٍ لَّا
اے اللہ ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بے فائدہ علم سے، ایسے دل سے جو عاجزی وانکساری
يَخۡشَعُ، وَمِنۡ نَفۡسٍ لَا تَشۡبَعُ، وَمِنۡ دَعۡوَةٍ لَّا يُسۡتَجَابُ لَهَا
نہیں کرتا اور ایسے نفس سے جو سیر و سیراب نہیں ہوتا اور ایسی دعا جو قبول نہیں ہوتی۔

(سلسلہ احادیث صحیحہ: 4005۔ صحیح حدیث)

اَللّٰهُمَّ رَحۡمَتَكَ اَرۡجُوۡ، فَلَا تَكِلۡنِیۡ اِلٰی نَفۡسِیۡ طَرۡفَةَ عَيۡنٍ
اے اللہ ! میں تیری ہی رحمت چاہتا ہوں، تو مجھے ایک لمحہ بھی مجھے میرے نفس کے حوالے
وَاَصۡلِحۡ لِیۡ شَاۡنِیۡ كُلَّهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ ○
نہ کر، اور میرے تمام کام درست فرمادے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

(سنن أبي داؤد: 5090۔ حسن حدیث)

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِی رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ○

اے اللہ! تو مجھے میری سمجھ بوجھ الہام کردے، اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچالے۔

(جامع الترمذي:3483-ضعيف حديث)

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ

اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنادے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو

وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (128)

اپنا فرمانبردار بنا، اور ہمیں ہمارے حج کے طریقے بتادے اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔(البقرۃ:128)

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ

اے ہمارے ربّ ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر اور ہمیں بخش دے۔

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (8)

بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔(التحریم:8)

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا

اے ہمارے ربّ ہم پر اپنی طرف سے رحمت نازل فرما اور ہمارے اس کام کے لیے کامیابی کا سامان پیدا کردے۔(الکھف:10)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ○

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں خیریت و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔(سلسلہ صحیحہ:1138۔ صحیح)

دل کو اللہ کی راہ پر لگانے اور قائم رکھنے کی مسنون دعائیں

- نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے اس کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، اللہ جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم وثابت قدم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ○
اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جما دے۔(سنن ترمذی:3522-حسن)

يَا مُثَبِّتَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ ○
اے دلوں کے ثابت رکھنے والے! تو ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھ (ابن ماجہ:199- صحیح)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
اے ہمارے رب، ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کجی میں مت ڈال اور
لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (8)
ہمیں اپنی طرف سے خاص رحمت عطا فرما۔ بے شک تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔(آلِ عمرآن:8)

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ سے یہ دعا مانگتے وقت ہدایت مانگو، تو راہ کی ہدایت اور سیدھے راستے کا سوال کرو؛ اس وقت (دل میں) تیر کی راستی کا خیال کیا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ ○
اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور سیدھے راستے کا سوال کرتا ہوں۔(صحیح مسلم:6912- صحیح حدیث)

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ
اے رَبّ ہمارے! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہمیں نہ پکڑ، اے رَبّ ہمارے! اور ہم
عَلَيۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا
پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تونے ہم سے پہلے لوگوں پر رکھا تھا، اے رَبّ ہمارے!
وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا وقفة
اور ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہمیں طاقت نہیں، اور ہمیں معاف کردے
وَاغۡفِرۡ لَنَا وقفة وَارۡحَمۡنَا وقفة اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى
،اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا کارساز ہے، کافروں کی قوم کے
الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ (286)ع
مقابلہ میں تو ہماری مدد کر۔ (البقرہ:286)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قلب میں کشادگی کی دعا

رَبِّ اشۡرَحۡ لِىۡ صَدۡرِىۡ ۙ (25) وَيَسِّرۡ لِىۡۤ اَمۡرِىۡ ۙ (26)
اے میرے رَبّ میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر۔
وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِىۡ ۙ (27) يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِىۡ ص (28)
اور میری زبان سے گرہ کھول دے۔ کہ وہ میری بات سمجھ لیں۔ (طٰہٰ:25-28)

اقرباء، پڑوسیوں اور شریکِ حیات کے شر سے بچنے کی دعائیں

- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیلؑ مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کردیں۔

(صحیح البخاری: 6015،6014- صحیح حدیث)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ جَارِ السُّوۡءِ وَمِنۡ زَوۡجٍ تُشَیِّبُنِیۡ

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں برے پڑوسی سے اور ایسے زوج سے پناہ چاہتا ہوں

قَبۡلَ الۡمَشِیۡبِ وَمِنۡ وَلَدٍ یَکُوۡنُ عَلَیَّ رِبًّا ، وَمِنۡ مَالٍ

جو بڑھاپے سے پہلے مجھے بوڑھا کردے اور اس اولاد سے جو میری مالک بن جائے اور اس مال

یَکُوۡنُ عَلَیَّ عَذَابًا وَمِنۡ خَلِیۡلٍ مَاکِرٍ عَیۡنُہٗ تَرَانِیۡ وَقَلۡبُہٗ

سے جو میرے لئے عذاب بن جائے اور اس دھوکے باز دوست سے جس کی آنکھ مجھے دیکھے

یَرۡعَانِیۡ اِنۡ رَاٰی حَسَنَۃً دَفَنَھَا ، وَاِذَا رَاٰی سَیِّئَۃً اَذَاعَھَا

اور اس کا دل میری نگرانی کرے اگر کوئی نیکی دیکھے تو چھپالے اور اگر کوئی برائی دیکھے تو اسے پھیلا دے۔ (سلسلہ احادیث صحیحہ: 3137۔ صحیح حدیث)

رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ ھٰذِہِ الۡقَرۡیَۃِ الظَّالِمِ اَھۡلُھَا ۚ وَاجۡعَلۡ

اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں، اور ہمارے لیے اپنے

لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ وَلِیًّا ۚ وَّاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ نَصِیۡرًا ﴿75﴾

ہاں سے کوئی حمایتی کردے اور ہمارے لیے اپنے ہاں سے کوئی مددگار بنادے۔

(النساء: 75)

اقرباء، پڑوسیوں اور شریکِ حیات کیلئے خیر کی دعائیں

حضرت موسیٰؑ کی دعا جس کے بعد اللہ نے انہیں رزق اور شریکِ حیات سے نوازا

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (24)
اے میرے رَبّ تو میری طرف جو اچھی چیز اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔(القصص:24)

آل واولاد کی حفاظت کیلئے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابراہیمؑ کی خاص دعا

-رسول اللہ ﷺ اپنے نواسوں، حضرت امام حسنؓ وامام حسینؓ اور حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹوں، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ پر یہ دم کرتے تھے:

اُعِیْذُ کُمَا بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ
میں تمہارے لیے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلمات کے ذریعہ، ہر شیطان
وَھَآمَّۃٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَآمَّۃٍ ○
سے اور ہر زہریلے کیڑے (سانپ وغیرہ) سے اور ہر نظر بد والی آنکھ سے۔

(الترمذي:2060- صحیح حدیث)

اَللّٰھُمَّ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُہٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ
اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو اس کے لئے اسے
لَہٗ قُرْبَۃً اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ○
قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنادے۔(صحیح البخاری:6361- صحیح حدیث)

حالتِ سفر میں فرض نماز: نماز قصر

-جب تم سفر کے لیے نکلو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز میں سے کچھ کم کر دو اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے۔(النساء:101)

- نبی ﷺ سفر میں دو رکعت سے زیادہ (فرض) نہیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔(صحیح البخاری:1102 صحیح حدیث)

-حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں۔ میں نے نبی ﷺ کو سفر میں کبھی سُنتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔(صحیح البخاری:1101 صحیح حدیث)

-نبی کریم ﷺ نے سفر میں فجر کی سنتوں کو پڑھا ہے۔(صحیح البخاری: باب12)

-جب رسول اللہ ﷺ سفر میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ملا کر پڑھتے، اسی طرح مغرب اور عشاء کی بھی ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے۔(صحیح البخاری:1107۔ صحیح حدیث)

- نبی ﷺ (سفر میں) سر کے اشاروں سے (سنّت یا نفل نماز) پڑھ رہے تھے اس کا خیال کئے بغیر کہ سواری کا منہ کدھر ہوتا ہے لیکن فرض نمازوں میں نبی ﷺ اس طرح نہیں کرتے تھے (قبلہ رخ ہو کر فرض ادا کرتے تھے)۔(صحیح البخاری:1097 صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ (مکہ میں فتح مکہ کے موقع پر) انیس (19) دن ٹھہرے اور برابر قصر کرتے رہے۔ اس لیے انیس (19) دن کے سفر میں ہم (صحابہؓ) بھی قصر کرتے رہتے ہیں اور اس سے اگر زیادہ ہو جائے تو پوری نماز پڑھتے ہیں۔(صحیح البخاری:1080 صحیح حدیث)

-جب رسول اللہ ﷺ تین (3) میل یا تین (3) فرسخ (9 میل یا 14.5 کلو میٹر سفر پر) نکلتے۔ تو دو رکعت (نمازِ قصر) پڑھتے۔(صحیح مسلم:1583- صحیح حدیث)

حالتِ جنگ کی فرض نماز: نمازِ خوف

نمازِ خوف کن حالات میں پڑھتے ہیں؟

- پھر اگر تمہیں خوف ہو تو پیادہ یا سوار ہی (نماز پڑھ لیا کرو)، پھر جب امن پاؤ تو اللہ کو یاد کیا کرو جیسا اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔ (البقرہ:239)

- جب جنگ میں لوگ ایک دوسرے سے بِھڑ جائیں تو کھڑے کھڑے نماز پڑھ لیں اور حضرت ابن عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی روایت میں اضافہ اور کہا ہے کہ اگر کافر بہت سارے ہوں کہ مسلمانوں کو دم نہ لینے دیں تو کھڑے کھڑے اور سوار رہ کر (جیسے ممکن ہو) اشاروں سے ہی سہی مگر نماز پڑھ لیں۔ (صحیح البخاری:943- صحیح حدیث)

- (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب تم ان (مسلمانوں) میں موجود ہو اور انہیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو تو چاہیے کہ ان میں سے ایک جماعت تیرے ساتھ کھڑی ہو اور اپنے ہتھیار ساتھ لے لیں، پھر جب یہ سجدہ کریں تو تیرے پیچھے سے ہٹ جائیں اور دوسری جماعت آئے جس نے نماز نہیں پڑھی پھر وہ تیرے ساتھ نماز پڑھیں اور وہ بھی اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار ساتھ رکھیں، کافر چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے ہتھیاروں اور اسباب سے بے خبر ہو جاؤ تا کہ تم پر یک بار گی ٹوٹ پڑیں، اور اگر تم بارش کی وجہ سے تکلیف محسوس کرو یا بیمار ہو تو ہتھیار رکھ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں، اور (تب بھی) اپنا بچاؤ کا سامان ساتھ رکھو، بے شک اللہ نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (النساء:102)

اگر دشمن ہمارے اور قبلے کے درمیان ہو

-سیدنا جابرؓ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں ایک قوم سے قبیلہ بنی جہینہ کی اور وہ بہت لڑے، پھر جب ہم ظہر پڑھ چکے مشرکوں نے کہا کاش کہ ہم ان پر ایک بارگی حملہ کرتے تو ان کو کاٹ ڈالتے۔ اور حضرت جبرائیلؑ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی اور نبی ﷺ نے ہم سے ذکر کیا اور مشرکوں نے کہا کہ ان کی اور ایک نماز آتی ہے کہ وہ ان کو اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ پھر جب عصر کا وقت آیا ہم نے دو صفیں باندھ لیں (یعنی آگے پیچھے) اور مشرک قبلہ کی طرف تھے اور تکبیر اولیٰ کہی رسول اللہ ﷺ نے اور ہم سب نے اور رکوع کیا نبی ﷺ نے اور ہم سب نے (یعنی دونوں صفیں رکوع تک شریک رہیں) اور سجدہ کیا۔ نبی ﷺ نے اور پہلی صف نے۔ پھر جب نبی ﷺ اور پہلی صف کھڑی ہو گئی دوسری صف نے سجدہ کیا اور اگلی صف پیچھے اور پچھلی آگے ہو گئی۔ اور اللہ اکبر کہا رسول اللہ ﷺ نے اور ہم نے۔ اور رکوع کیا نبی ﷺ نے اور ہم سب نے بھی۔ اور سجدہ کیا نبی ﷺ کے ساتھ صف اوّل نے اور دوسری صف ویسی ہی کھڑی رہی، پھر جب دوسرے بھی سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ ﷺ نے۔ حضرت ابوالزبیرؓ نے کہا کہ سیدنا جابرؓ نے ایک بات اور بھی کہی کہ جیسے آج کل یہ تمہارے حاکم کرتے ہیں۔(صحیح مسلم:1946- صحیح حدیث)

اگر دشمن قبلے کے رخ کی طرف نہ ہو تو

-امام مسلمانوں کی ایک جماعت کو لے کر خود آگے بڑھے اور انہیں ایک رکعت نماز پڑھائے۔ اس دوران میں مسلمانوں کی دوسری جماعت ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے۔ یہ لوگ نماز میں ابھی شریک نہ ہوں، پھر جب امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھا چکے جو پہلے اس کے ساتھ تھے تو اب یہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں اور ان کی جگہ لے لیں، جنہوں نے اب تک نماز نہیں پڑھی ہے، لیکن یہ لوگ سلام نہ پھیریں۔ اب وہ لوگ آگے بڑھیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی ہے اور امام انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائے، اب امام دو رکعت پڑھ چکنے کے بعد نماز سے فارغ ہو چکا۔ پھر دونوں جماعتیں (جنہوں نے الگ الگ امام کے ساتھ ایک ایک رکعت نماز پڑھی تھی) اپنی باقی ایک ایک رکعت ادا کر لیں۔ جبکہ امام اپنی نماز سے فارغ ہو چکا ہے۔ اس طرح دونوں جماعتوں کی دو دو رکعت پوری ہو جائیں گی۔ لیکن اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہے تو ہر شخص تنہا نماز پڑھ لے، پیدل ہو یا سوار، قبلہ کی طرف رخ ہو یا نہ ہو۔ (صحیح البخاری:4535- صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں ایک گروہ نے صف باندھی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور ایک گروہ غنیم کے آگے رہا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھ کی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑھی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے رہے اور اس صف والوں نے اپنی نماز پوری کر لی۔ پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پرا باندھ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت

باقی ادا کی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب پر سلام کیا۔(صحیح مسلم:1948- صحیح حدیث)

-نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور دوسرے لوگ بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں کھڑے ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا تو لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رکوع اور سجدہ کر لیا تھا وہ کھڑے کھڑے اپنے بھائیوں کی نگرانی کرتے رہے۔ اور دوسرا گروہ آیا۔ (جو اب تک حفاظت کے لیے دشمن کے مقابلہ میں کھڑا رہا بعد میں) اس نے بھی رکوع اور سجدے کئے۔ سب لوگ نماز میں تھے لیکن لوگ ایک دوسرے کی حفاظت کر رہے تھے۔(صحیح البخاری:944- صحیح حدیث)

-حضرت عمرؓ غزوہ خندق کے دن کفار کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سورج ڈوبنے ہی کو ہے اور میں نے تو اب تک عصر کی نماز نہیں پڑھی، اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بخدا میں نے بھی ابھی تک نہیں پڑھی انہوں نے بیان کیا کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطحان کی طرف گئے (جو مدینہ میں ایک میدان تھا) اور وضو کر کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی، پھر اس کے بعد نماز مغرب پڑھی۔(صحیح البخاری:945- صحیح حدیث)

-(غزوہ خیبر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھا دی، پھر سوار ہوئے (اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر تک کا سفر طے کیا)۔(صحیح البخاری:947- صحیح حدیث)

باب دوم

مالی عبادات: صدقہ (نفلی عبادت)، زکوۃ وحج (فرض عبادات)

بدنی عبادات: (فرض اور نفلی) روزے، نفلی نمازیں: تسبیح، تہجّد، المسجد

استخارہ، اشراق، چاشت، اوّابین، کسوف، استسقاء اور جنازہ

سونے سے قبل اور نیند سے جاگنے کی دعائیں

اسلام کی روح قرآن کی ایک آیت میں:

نیکی یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر و بلکہ نیکی تو یہ ہے:-

1-لوگ ایمان لائیں:-

اللہ اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر

2-اور باوجود عزیز رکھنے کے (اپنا) مال (صدقہ و زکوۃ) دیں:-

رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو اور گردنوں (کے چھڑانے میں)

3-اور نماز پڑھے اور زکوۃ دے، اور جو اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں جب وہ عہد کرلیں اور صبر کرنے (اور ثابت قدم رہنے) والے ہیں:-

تنگدستی میں اور بیماری میں اور لڑائی کے وقت

یہی (ایمان میں) سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔(البقرۃ-177)

صدقہ (نفلی عبادت): اسے ادا کرنے کا فائدہ اور اصل حقدار

-جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں (صدقہ و زکوۃ کی مد میں) خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔ جس دن وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں داغی جائیں گی، یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا سو اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے۔(التوبہ:34 کا حصہ-35)

-ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں ایسی ہے کہ جیسے ایک دانہ جو سات بالیاں اگائے ہر بالی میں سو سو دانے، اور اللہ جس کے واسطے چاہے بڑھاتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا، علم والا ہے۔(البقرۃ:261)

-جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد نہ احسان رکھتے ہیں اور نہ ستاتے ہیں، انہی کے لیے اپنے ربّ کے ہاں ثواب ہے اور ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔(البقرۃ:262)

-اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اور اپنے دلوں کو مضبوط کر کے خرچ کرتے ہیں ایسی ہے جس طرح بلند زمین پر ایک باغ ہو اس پر زور کہ بارش برسی تو وہ باغ اپنا پھل دوگنا لایا، اور اگر اس پر بارش نہ برسی تو شبنم ہی کافی ہے۔(البقرۃ:265)

-اور اللہ ہی کی رضامندی کے لیے خرچ کرو-(البقرۃ:272)

-بے شک صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا، ان کے لیے اسے کئی گنا کر دیا جائے گا اور انہیں عمدہ بدلہ ملے گا۔(الحدید:18)

-جس نے حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی خیرات کی اور اللہ تک حلال کمائی ہی کی خیرات پہنچتی ہے، تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کر لیتا ہے اور خیرات کرنے والے کے لیے اسے اس طرح بڑھاتا رہتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ (خیرات) پہاڑ برابر ہو جاتی ہے۔(صحیح البخاری:7430-صحیح حدیث)

-اے ایمان والو! احسان جتا کر اور ایذا دے کے اپنی خیرات کو ضائع نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتا.. ایسے لوگوں کو اپنی کمائی بالکل بھی ہاتھ نہ لگے گی۔(البقرۃ:264)

- مخفی صدقہ ربّ کے غضب کو مٹا دیتا ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:1908- صحیح حدیث)

-صدقہ، صدقہ کرنے والوں کی قبروں سے حرارت کو بجھا دیتا ہے اور مومن ہی ہے جو روز قیامت اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:2408- صحیح حدیث)

-جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے (نیک) اعمال رک جاتے ہیں، مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے: ایک صدقہ جاریہ کا۔ دوسرے علم کا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔ تیسرے نیک بخت بچے کا جو دعا کرے اس کے لیے۔(صحیح مسلم:4223- صحیح حدیث)

-اگر کوئی مسلمان کسی درخت کا پودا لگاتا ہے اور اس درخت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو لگانے والے کے لیے وہ صدقہ ہوتا ہے۔(صحیح البخاری:6012- صحیح حدیث)

-اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدمؑ: تو خرچ کر تو میں تجھ کو دیئے جاؤں گا۔
(صحیح البخاری:5352- صحیح حدیث۔ حدیثِ قدسی)

-(جنّتی پرہیزگار وہ ہیں) جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصّہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔(آل عمران:134)

-(جنّتی پرہیزگار) وہ صبر کرنے والے ہیں اور سچے ہیں اور فرمانبرداری کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور پچھلی راتوں میں گناہ بخشوانے والے ہیں۔(آل عمران:17)

-انسان کی آزمائش (فتنہ) اس کے خاندان، اولاد اور پڑوسیوں میں ہوتی ہے اور نماز، صدقہ اور اچھی باتوں کے لیے لوگوں کو حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا اس فتنے کا کفارہ بن جاتی ہیں۔(صحیح البخاری:1435- صحیح حدیث)

صدقہ کے اصل حقدار کون ہیں؟

-آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں، کہہ دو جو مال بھی تم خرچ کرو وہ ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا حق ہے۔(البقرۃ:215)

-اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے انہیں (صدقہ) دو جو تمہارے بال بچے اور عزیز ہیں اور بہترین صدقہ وہ ہے جسے دے کر آدمی مالدار رہے۔(البخاری:1427- صحیح حدیث)

-اگر تم صدقہ ظاہر کر کے دو تو بھی اچھی بات ہے، اور اگر اسے چھپا کر دو اور فقیروں کو پہنچا دو تو تمہارے حق میں وہ بہتر ہے، اور اللہ تمہارے کچھ گناہ دور کر دے گا۔(البقرۃ:271)

- خیرات ان حاجت مندوں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں رکے ہوئے ہیں ملک میں چل پھر نہیں سکتے، ناواقف ان کے سوال نہ کرنے سے انہیں مال دار سمجھتا ہے، تو ان کے چہرے سے پہچان سکتا ہے، وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔(البقرۃ:273)

-حضرت سعدؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: میری ماں وصیت کئے بغیر فوت ہو گئی، اب اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں، تو کیا ان کو نفع ہو گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، (لیکن لوگوں کو پانی مہیا کرنے کی صورت میں صدقہ کرو)۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:2615- صحیح حدیث)

- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم (سیّد) لوگ صدقے (وزکوۃ) کا مال نہیں کھاتے۔(صحیح البخاری:1491)

-اگر تجھ پر صیر پہاڑ کے برابر دیناروں کا قرضہ بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کر دے گا:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ
اے اللہ! مجھے حرام مال سے بچا کر اپنے حلال (رزق) سے کفایت کر دے
وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ○
اور اپنے فضل سے مجھے دوسروں سے غنی کر دے۔

(سلسلہ احادیث صحیحہ:266- صحیح حدیث)

زکٰوۃ (فرض عبادت): اسے ادا نہ کرنے کا انجام اور ادا کرنے کا فائدہ

-جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور نماز کو قائم رکھا اور زکٰوۃ دیتے رہے تو ان کے رب کے ہاں ان کا اجر ہے اور ان پر کوئی خوف نہ ہو گا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے۔(البقرۃ:277)

-اللہ تعالیٰ نے زکٰوۃ دینا فرض قرار دیا ہے' یہ ان (مسلمانوں) کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں پر خرچ کی جائے گی۔(صحیح البخاری:1496- صحیح حدیث)

-تمہارا دوست تو اللہ ہے اور اس کا رسول ﷺ ہے اور ایمان دار لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکٰوۃ دیتے ہیں اور وہ عاجزی کرنے والے ہیں۔(المائدۃ:55)

-بے شک ایمان والے کامیاب ہو گئے۔جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔اور جو بے ہودہ باتوں سے منہ موڑنے والے ہیں۔اور جو زکٰوۃ دینے والے ہیں۔اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔(المومنون:1-4)

-زکٰوۃ **مفلسوں** اور **محتاجوں** اور اس **(زکٰوۃ کے حساب کتاب)** **کا کام کرنے والوں کا** حق ہے اور جن کی **دلجوئی** کرنی ہے اور **غلاموں** کی **گردن آزاد** کرانے میں اور **قرض داروں** کے قرض میں اور **اللہ کی راہ میں** اور **مسافر** کو۔(التوبہ:60)

-مشرکوں کے لیے ہلاکت ہے۔جو زکٰوۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں۔(فصلٰت:6 کا حصّہ اور 7)

- جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکٰوۃ نہیں ادا کی تو قیامت کے دن اس کا مال نہایت زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرلے گا۔اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے۔جیسے سانپ کے ہوتے ہیں' پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں سے اسے پکڑ لے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں۔(صحیح البخاری:1403- صحیح حدیث)

حج

-اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا اللہ کا حق ہے جو شخص اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو، اور جو انکار کرے تو پھر اللہ جہان والوں سے بے پرواہ ہے۔(آلِ عمران:97)

-اور اللہ کے لیے حج اور عمرہ پورا کرو، پس اگر روکے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو (کرو)، اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک کہ قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے، پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اسے سر میں تکلیف ہو تو روزوں سے یا صدقہ سے یا قربانی سے فدیہ دے، پھر جب تم امن میں ہو تو عمرہ سے حج تک فائدہ اٹھائے تو قربانی سے جو میسر ہو (دے)، پھر جو نہ پائے تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب تم لوٹو، یہ دس پورے ہو گئے، یہ اس کے لیے ہے جس کا گھر بار مکہ میں نہ ہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔(البقرۃ:196)

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔(صحیح البخاری:1773- صحیح حدیث)

-جس شخص نے اللہ کے لیے اس شان کے ساتھ حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ (جیسے گالم گلوچ، جھگڑا) تو وہ اس دن کی طرح واپس ہو گا جیسے وہ پیدا ہوا تھا۔
(صحیح البخاری:1521- صحیح حدیث)

اللہ کی راہ پر چلنے والوں کو روکنے کا انجام

-جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکنے لگے اور اس حرمت والی مسجد سے بھی جسے ہم نے تمام لوگوں کے لئے مساوی کر دیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے ہوں، جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔(الحج:25)

فرض اور نفلی روزے

-اے ایمان والو تم پر (رمضان کے) روزے فرض کیے گئے ہیں۔(البقرہ:183)

- نبی کریم ﷺ، اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔(صحیح البخاری:7538۔ صحیح حدیث-حدیثِ قدسی)

- گنتی کے چند روز، پھر جو کوئی تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرلے، اور ان پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا۔(البقرۃ:184)

-سال میں چھ دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا: ایام تشریق (11، 12 اور 13 ذوالحج) کے تین دن، عیدالفطر (1 شوّال) کا دن، عیدالاضحیٰ (10 ذوالحج) کا دن اور جمعہ کے دن کو خاص کر کے روزہ رکھنا۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:2398۔ صحیح حدیث)

-جو روزے رکھے رمضان کے اور اس کے ساتھ لگائے چھ روزے شوال کے تو اس کو ہمیشہ کے روزوں کا ثواب ہو گا۔(صحیح مسلم:2758۔ صحیح حدیث)

- نبی ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا اچھا کام نہیں ہے۔(صحیح البخاری:1946۔ صحیح)

-سفر ہوتا یا حضر، نبی ﷺ ایام بیض (قمری مہینے کی 13، 14 اور 15 تاریخ) کے روزے ترک نہیں کرتے تھے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:580۔ صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں اتنے روزے نہیں رکھتے جتنا شعبان میں رکھتے تھے، نبی ﷺ چند دن چھوڑ کر پورے ماہ روزے رکھتے۔(سنن نسائی:2180۔ صحیح)

-سوموار (پیر) اور جمعرات کو اعمال (اللہ کے حضور) پیش کئے جاتے ہیں، میری خواہش ہے کہ میرا عمل اس حال میں پیش کیا جائے کہ میں روزے سے ہوں۔(جامع ترمذی:747۔ صحیح حدیث)

-نبی اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے، تو پوچھا گیا: آپ ﷺ پیر اور

جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا'' : پیر اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بخش دیتا ہے سوائے دو ایسے لوگوں کے جنہوں نے ایک دوسرے سے قطع تعلق کر رکھا ہو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ و یہاں تک کہ باہم صلح کر لیں۔(ابن ماجہ:1740۔ صحیح)

- نبی ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے کہ میں امیدوار ہوں اللہ پاک سے کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور عاشورے کے روزہ سے امید رکھتا ہوں ایک سال اگلے کا کفارہ ہو جائے۔(صحیح مسلم:2746۔ صحیح حدیث)

صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ اور سابقہ گناہوں کی معافی کے لئے اس کی اہمیّت

- رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباسؓ بن عبد المطلب سے فرمایا: ''اے میرے چچا! کیا میں آپؓ کو عطا نہ کروں؟ کیا میں آپؓ کو بھلائی نہ پہنچاؤں؟ کیا میں آپؓ کو نہ دوں؟ کیا میں آپؓ کو دس (10) ایسی باتیں نہ بتاؤں جب آپؓ ان پر عمل کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ آپؓ کے اگلے پچھلے، نئے پرانے، جانے انجانے، چھوٹے بڑے، چھپے اور کھلے، سارے گناہ معاف کر دے گا، وہ دس باتیں یہ ہیں:

1. آپؓ چار (4) رکعت نماز پڑھیں، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی ایک سورۃ پڑھیں۔
2. پہلی رکعت کی قرآت کے بعد حالت قیام ہی میں پندرہ (15) مرتبہ پڑھیں:

سُبۡحٰنَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ ○
اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

3. پھر رکوع کریں تو تین (3) مرتبہ **سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ**○ کے بعد یہی کلمات حالت رکوع میں دس بار کہیں۔

4. پھر سر اٹھا کر **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ**○ کے بعد دس (10) مرتبہ یہی کلمات کہیں۔

5. پھر سجدہ میں تین (3) مرتبہ **سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى**○ کے بعد دس (10) بار یہی کلمات کہیں۔

6. پھر سجدے سے اپنا سر اٹھا کر دس (10) بار یہی کلمات کہیں۔

7. پھر دوسرے سجدے میں تین (3) مرتبہ **سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى**○ کے بعد دس (10) بار یہی کلمات کہیں۔

8. پھر دوسرے سجدے سے اپنا سر اٹھا کر (تَشَهُّد سے یا پھر قیام کے لئے اٹھ کر کھڑے ہونے سے، قبل) دس (10) بار یہی کلمات کہیں۔

9. اس طرح سے چاروں رکعتیں پڑھنی ہیں، کہ ہر رکعت میں یہ کل پچھتّر (75) تسبیحات ہوں گی۔

10. اگر پڑھ سکیں تو ہر روز ایک مرتبہ اسے پڑھیں، اور اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھ لیں، ایسا بھی نہ کر سکیں تو ہر مہینے میں ایک بار، یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک بار اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر عمر بھر میں ایک بار پڑھ لیں۔ (ابن ماجہ: 1387- صحیح حدیث)

اس نماز میں کل تین سو (300) تسبیحات ہیں۔

صلوٰۃِ استخارہ (ہر کام میں پختہ ارادہ کرنے سے قبل اللہ سے رہنمائی کیلئے)

- رسول اللہ ﷺ تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورۃ سکھلاتے۔ نبی ﷺ فرماتے کہ جب کوئی اہم معاملہ تمہارے سامنے ہو تو فرض کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىٓ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ
اے میرے اللہ ! بے شک میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کی بدولت تجھ سے طاقت مانگتا ہوں
وَ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ ○ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ
اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں کہ قدرت تو ہی رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔
اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○
علم تجھ ہی کو ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔
اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّىْ فِىْ دِيْنِىْ
اے میرے اللہ ! اگر تو جانتا ہے کہ (یہ کام جس کے لیے استخارہ کیا جارہا ہے) میرے دین
وَ مَعَاشِىْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِىْ وَ آجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِىْ وَ يَسِّرْهُ لِىْ
دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے (یا خیر ہے) تو اسے میرے
ثُمَّ بَارِكْ لِىْ فِيْهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ
لیے نصیب کر اور اس کا حصول میرے لیے آسان کر اور پھر اس میں مجھے برکت عطا کر اور اگر تو جانتا ہے کہ (یہ کام جس کے لیے استخارہ کیا جارہا ہے) میرے دین، دنیا اور میرے کام

لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ
کے انجام کے اعتبار سے برا ہے تو اسے مجھ سے ہٹادے اور مجھے بھی اس سے ہٹادے۔
عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ
پھر میرے لیے خیر مقدر فرمادے، جہاں بھی وہ ہو اور پھر
رَضِّنِیْ بِهٖ ○
مجھے اس سے راضی کردے۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ **اس کام کی جگہ** اس کام کا نام لے۔(صحیح البخاری:1162- صحیح)

تحیۃ المسجد

-نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔(صحیح البخاری:444- صحیح حدیث)(صحیح مسلم:1654- صحیح حدیث)

-جب تم میں سے کوئی آدمی آئے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو ضروری ہے (کہ پہلے) دو رکعت **مختصر** ادا کرے۔(صحیح مسلم:2024- صحیح حدیث)

نمازِ کسوف (سورج گرہن کے وقت کی نماز)

-سورج گرہن لگا تو نبی ﷺ نے ایک آدمی سے اعلان کرادیا کہ نماز ہونے والی ہے پھر نبی ﷺ نے دو رکعتیں چار (بہت لمبے) رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھیں (اور جماعت میں بلند آواز میں تلاوت کی)۔(صحیح البخاری:1066،1065- صحیح حدیث)

نمازِ اشراق (صبح سورج طلوع ہونے کے 15 منٹ بعد سے نمازِ چاشت تک)

- نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز فجر باجماعت ادا کی، اس کے بعد بیٹھ کر ذکر کرتا رہا، حتی کہ سورج طلوع ہو گیا، پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں، تو اسے مکمل، مکمل اور مکمل حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔ (سلسلہ احادیث صحیحہ: 3403- صحیح حدیث)

نمازِ ضحیٰ یا چاشت: سورج طلوع ہونے کے تقریباً دو گھنٹے بعد شروع ہو کر ظہر سے پہلے تک

- نبی ﷺ نے حضرت ابوہریرہؓ کو تین (3) چیزوں کی وصیت کی: ہر مہینہ میں تین (3) روزے اور چاشت کی دو رکعت اور رات کو بغیر وتر پڑھے نہ سونا۔ (صحیح البخاری: 1981- صحیح حدیث)

- نبی ﷺ نے فتح مکہ پر چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔ (صحیح البخاری: 6158- صحیح حدیث)

- نبی ﷺ چاشت چار رکعت پڑھا کرتے اور کبھی زیادہ بھی کرتے (صحیح مسلم: 1665- صحیح

- (یہ 2، 4، 6، 8 یا 12 رکعت چاشت کی) نماز رجوع کرنے والے بندوں کی اُس وقت ہے جب اونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہونے لگیں۔ (صحیح مسلم: 1746- صحیح حدیث)

- بہت توبہ کرنے والا فرد ہی چاشت کی نماز کی حفاظت کرتا ہے اور یہی صلاۃ الاوابین (بہت توبہ کرنے والوں کی نماز) ہے۔ (سلسلہ احادیث صحیحہ: 1994- صحیح حدیث)

- جو شخص نماز الضحیٰ (چاشت) بارہ رکعت (12) پڑھے، اللہ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل تعمیر فرمائے گا۔ (سنن ترمذی: 473-ضعیف)۔ (سنن ابن ماجہ: 1380-ضعیف حدیث)

نماز اوّابین (نمازِ مغرب کے بعد سے نمازِ عشاء سے قبل تک)

- جس نے مغرب کے بعد چھ (6) رکعتیں (دو (2) سنّت اس میں شامل ہیں) پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کی، تو ان کا ثواب بارہ (12) سال کی عبادت کے برابر ہو گا۔ (جامع الترمذی: 435-ضعیف حدیث)

سونے سے قبل اور نیند سے جاگنے کی دعائیں

سونے سے قبل کی دعائیں

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنے ازار کے کنارے سے جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی بے خبری میں کیا (نقصان دہ کیڑا، کوئی جانور یا جنّات) چیز اس پر آگئی ہے پھر یہ دعا پڑھے:

بِاسۡمِكَ رَبِّ وَضَعۡتُ جَنۡبِيۡ وَبِكَ اَرۡفَعُهٗ
میرے پالنے والے! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے ہی نام
اِنۡ اَمۡسَكۡتَ نَفۡسِيۡ فَارۡحَمۡهَا وَاِنۡ اَرۡسَلۡتَهَا
سے اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دیا (زندگی باقی رکھی)
فَاحۡفَظۡهَا بِمَا تَحۡفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيۡنَ ○
تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو صالحین کی حفاظت کرتا ہے۔

(صحیح البخاری:6320- صحیح حدیث)

بِسۡمِ اللّٰهِ وَضَعۡتُ جَنۡبِيۡ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِيۡ ذَنۡبِيۡ وَاَخۡسِئۡ
اللہ کے نام پر میں نے اپنے پہلو کو ڈال دیا (یعنی لیٹ گیا) اے اللہ میرے گناہ بخش دے
شَيۡطَانِيۡ وَفُكَّ رِهَانِيۡ وَاجۡعَلۡنِيۡ فِي النَّدِيِّ الۡاَعۡلٰى ○
میرے شیطان کو دھتکار دے، مجھے گروی سے آزاد کر دے اور مجھے اونچی مجلس میں کر دے، (یعنی ملائکہ، انبیاءؑ و صلحاء کی مجلس میں) (سنن ابی داؤد:5054 صحیح حدیث)

-دائیں پہلو پر سونے کے لئے لیٹو اور یہ کہو، اگر تم اسی رات میں مر جاؤ تو فطرت پر (یعنی اسلام پر) مرو گے اور اگر تم نے صبح کی تو صبح کی، خیر (اجر و ثواب) حاصل کر کے :(صحیح البخاری:6315،7488- صحیح حدیث)

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ
اے اللہ ! میں نے اپنی جان تیرے حوالے کر دی، میں اپنا چہرہ تیری طرف کر کے پوری
اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ
طرح متوجہ ہو گیا، میں نے اپنا معاملہ تیری سپردگی میں دے دیا، میری پیٹھ تیرے حوالے
رَغْبَةً وَرَھْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ
تجھ سے امیدیں وابستہ کر کے اور تیرا خوف دل میں بسا کر، تیرے سوا نہ میرے لیے کوئی
اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ
جائے پناہ ہے اور نہ ہی تجھ سے بچ کر تیرے سوا کوئی ٹھکانا میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری ہے، میں تیرے اس رسول ﷺ پر ایمان لایا جسے تو نے نبی ﷺ بنا کر بھیجا ہے

قرآن مجید آخری تین (3) سورتیں، تین (3) مرتبہ

-رسول اللہ ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ پہلے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر۔ یہ عمل نبی ﷺ تین (3) دفعہ کرتے تھے۔(صحیح البخاری:5017- صحیح حدیث)

سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۃ البقرۃ کی دو آخری آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لیے کافی ہو جائیں گی۔(صحیح البخاری:5009- صحیح حدیث)

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ السَّمِيۡعِ الۡعَلِيۡمِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ○
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○
اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ
ایمان لے آئے رسول ﷺ جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے اترا ہے اور مومن بھی
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓـئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ
سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آئے
لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا
ہم اللہ کے رسولوں میں ایک دوسرے سے فرق نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم نے سنا
وَاَطَعۡنَا ۚ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ (285)
اور مان لیا، اے ہمارے رب تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتۡ
اللہ کسی کو اس کی طاقت کے سوا تکلیف نہیں دیتا، نیکی کا فائدہ بھی اسی کو ہو گا

وَعَلَيۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ
اور برائی کی زد بھی اسی پر پڑے گی اے رب ہمارے! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو
اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى
ہمیں نہ پکڑ، اے رب ہمارے! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر
الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
رکھا تھا، اے رب ہمارے! اور ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہمیں طاقت نہیں
وَاعۡفُ عَنَّا ٟ وَاغۡفِرۡ لَنَا ٟ وَارۡحَمۡنَا ٟ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا
،اور ہمیں معاف کر دے، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا کارساز ہے
فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ (286ۧ)
کافروں کی قوم کے مقابلہ میں تو ہماری مدد کر۔ (سورہ البقرہ آیات: 285-286)

-بستر پر سونے کے لیے لیٹتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہو جائے گا اور شیطان صبح تک قریب نہ آسکے گا۔ (صحیح البخاری: 3275- صحیح حدیث)

-نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو عادتیں ایسی ہیں جو کوئی مسلم بندہ پابندی سے انہیں (برابر) کرتا رہے گا تو وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا، یہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے لوگ تھوڑے ہیں (1) ہر نماز کے بعد دس دس بار اور (2) سونے کے وقت یہ کہنا:

33 بار	33 بار	34 بار
سُبۡحٰنَ اللّٰهِ ○	اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ○	اَللّٰهُ اَكۡبَرُ ○
اللہ پاک ہے۔	تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں	اللہ سب سے بڑا ہے

تو وہ زبان پر سو کلمات ہوں گے، مگر میزان (ترازو) میں ایک ہزار شمار ہوں گے، تو تم میں سے کون دن و رات میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہے، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول ﷺ! ہم یہ دونوں تسبیحیں کیوں کر نہیں کر سکتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے، اور وہ نماز میں ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: فلاں بات یاد کرو، فلاں بات یاد کرو اور اسی طرح اس کے سونے کے وقت اس کے پاس آتا ہے، اور اسے (یہ کلمات کہے بغیر ہی) سلا دیتا ہے"۔(سنن ابی داؤد:5065- صحیح)(سنن نسائی:1349- صحیح)

-سیدنا علیؓ نے کہا: میں نے اس (اوپر دیئے گئے) وظیفہ کو کبھی نہیں چھوڑا، لوگوں نے کہا: جنگ صفین کی رات میں بھی (جو بڑی پریشانی کی رات تھی)؟ انہوں نے کہا: صفین کی رات میں بھی میں نے یہ وظیفہ ترک نہیں کیا۔(صحیح مسلم:6917- صحیح حدیث)

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا ○
اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوں اور اسی کے ساتھ مروں گا.

(صحیح البخاری:6314,6325- صحیح حدیث)

نیند سے جاگنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ
تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا اس کے بعد کہ ہمیں موت (نیند) دے دی تھی اور تیری ہی طرف جانا ہے۔

(صحیح البخاری:6314,6325- صحیح حدیث)

نمازِ تہجّد کے بارے مکمل معلومات (قبل، درمیان اور بعد کے اعمال)

نمازِ تہجّد کیا ہے اور اس کا کیا فائدہ ہے؟

- کسی وقت رات میں تہجد پڑھا کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے زائد چیز ہے۔(بنی اسرائیل:79)

-اور کچھ حصہ رات میں بھی اس کو سجدہ کیجیے اور رات میں دیر تک اس کی تسبیح کیجیے۔(الانسان:26)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار بلند برکت والا ہے، ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں۔(صحیح البخاری:1145- صحیح حدیث)

- فرض نمازوں کے سوا آدمی کی بہترین نفل نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔
(صحیح البخاری:6113- صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ رضی اللہ عنہ! فلاں کی طرح نہ ہو جانا وہ رات میں عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔(صحیح البخاری:1152- صحیح حدیث)

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے اپنا منہ مسواک سے خوب صاف کرتے۔(صحیح البخاری:1136- صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تہجّد میں) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ خواہ رمضان کا مہینہ ہوتا یا کوئی اور۔ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار رکعت پڑھتے۔ ان کی خوبی اور لمبائی کا کیا پوچھنا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار رکعت اور پڑھتے ان کی خوبی اور لمبائی کا کیا پوچھنا۔ پھر تین رکعتیں (وتر) پڑھتے۔(صحیح البخاری:1147- صحیح حدیث)

-اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ داؤدؑ کی نماز کا طریقہ تھا،آپؑ آدھی رات تک سوتے اور ایک تہائی حصے میں عبادت کیا کرتے تھے' پھر بقیہ چھٹے حصے میں بھی سوتے تھے۔(صحیح البخاری:3420- صحیح حدیث)

-اے لوگو! اتنا عمل کرو جتنے کی تم میں طاقت ہو،اس لیے کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا، تم عمل سے تھک جاؤ گے۔اور اللہ کو بہت محبوب عمل وہ ہے جس کو ہمیشہ جاری رکھوا گرچہ تھوڑا ہو۔(صحیح مسلم:1827- صحیح حدیث)

-رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ دل و دماغ کو قابو کرنے کے لئے پھونک دیتا ہے کہ سو جا ابھی رات بہت باقی ہے پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کی یاد کرنے لگا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔پھر اگر (نفل) نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔اس طرح صبح کے وقت آدمی چاق و چوبند خوش مزاج رہتا ہے۔ورنہ سست اور بد باطن رہتا ہے۔(البخاری:1142- صحیح)

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ایمان صرف اسے عطا کرتا ہے، جس کو پسند فرماتا ہے جو شخص مال خرچ کرنے سے بخل کرے، دشمن کے ساتھ لڑنے سے ڈر جائے اور رات میں (عبادت کی) تکلیف و مشقت اٹھانے سے گھبرائے تو وہ کثرت سے یہ کلمات کہے:

سُبْحَنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ○
اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:2714- صحیح حدیث)

نمازِ تہجّد کا مسنون طریقہ

تہجّد سے قبل

- نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رات کے تیسرے حصّے میں تہجّد سے قبل (آسمان کی طرف دیکھ کر) سورۃ آلِ عمران کی آخری گیارہ (11) آیات کی تلاوت فرمائی۔ پھر وضو اور مسواک کر کے نماز تہجّد پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ (صحیح البخاری:7452- صحیح حدیث اور صحیح البخاری:4570- صحیح حدیث کا ماخذ)

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ
بے شک آسمان اور زمین کے بنانے اور رات اور دن کے آنے جانے میں البتہ عقلمندوں کے
لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۚ (190) الَّذِیۡنَ یَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا
لیے نشانیاں ہیں۔ وہ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے یاد کرتے ہیں
وَّعَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ وَیَتَفَكَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ
اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں (کہتے ہیں) اے ہمارے رب
رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (191)
تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا تو سب عیبوں سے پاک ہے سو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔
رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَیۡتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ
اے رب ہمارے! جسے تو نے دوزخ میں داخل کیا سو تو نے اسے رسوا کیا، اور ظالموں کا کوئی
اَنۡصَارٍ (192) رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیۡ لِلۡاِیۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا
مددگار نہیں ہو گا۔ اے رب ہمارے! ہم نے ایک پکارنے والے سے سنا جو ایمان لانے کو پکارتا تھا

بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا

کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لائے، اے رب ہمارے! اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے

سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ۚ(193) رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰى

ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔ اے رب ہمارے! اور ہمیں

رُسُلِكَ وَلَا تُخۡزِنَا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ (194)

دے جو تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر،

فَاسۡتَجَابَ لَهُمۡ رَبُّهُمۡ اَنِّىۡ لَاۤ اُضِيۡعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنۡكُمۡ

بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ پھر ان کے رب نے ان کی دعا قبول کی کہ میں تم میں سے کسی

مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى ۚ بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا

کام کرنے والے کا کام ضائع نہیں کرتا خواہ مرد ہو یا عورت، تم آپس میں ایک دوسرے کے جز ہو، پھر

وَاُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَاُوۡذُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِىۡ وَقٰتَلُوۡا وَقُتِلُوۡا

جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور

لَاُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ

مارے گئے البتہ میں ان سے ان کی برائیاں دور کروں گا اور انہیں باغوں میں داخل کروں گا

تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ (195)

جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہ اللہ کے ہاں سے بدلہ ہے، اور اللہ ہی کے یہاں اچھا بدلہ ہے۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِى الۡبِلَادِؕ (196) مَتَاعٌ قَلِيۡلٌ قف

تجھ کو ان کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا دھوکہ نہ دے۔ یہ تھوڑا سا فائدہ ہے

ثُمَّ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ (197) لٰـكِنِ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا

پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے

رَبَّهُمۡ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا

ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کے ہاں مہمانی ہے

نُزُلًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ؕ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ لِّلۡاَبۡرَارِ (198) وَاِنَّ مِنۡ اَهۡلِ

اور جو اللہ کے ہاں ہے وہ نیک بندوں کے لیے بدرجہا بہتر ہے۔ اور اہل کتاب میں بعض ایسے بھی ہیں

الۡكِتٰبِ لَمَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِمۡ

جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جو چیز تمہاری طرف نازل کی گئی اور جو ان کی طرف نازل کی گئی اللہ کے

خٰشِعِيۡنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشۡتَرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ

سامنے عاجزی کرنے والے ہیں اللہ کی آیتوں پر تھوڑا مول نہیں لیتے، یہی ہیں جن کے لیے ان کے

اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ (199) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ

رب کے ہاں مزدوری ہے، بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان والو! صبر

اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ع

کرو اور مقابلہ کے وقت مضبوط رہو اور لگے (ڈٹے) رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

(آلِ عمران: 190-200)

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے تو آسمان وزمین کا مالک ہے، حمد تیرے لیے ہی ہے تو

لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ

آسمان وزمین کا قائم کرنے والا ہے اور ان سب کا جو اس میں ہیں۔ تیرے ہی لیے حمد ہے تو

لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ

آسمان وزمین کا نور ہے۔ تیرا قول حق ہے

وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ

اور تیرا وعدہ سچ ہے اور تیری ملاقات سچ اور جنت سچ اور دوزخ سچ ہے

وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰھُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ،

اور قیامت سچ ہے۔اے اللہ! میں نے تیرے ہی سامنے سر جھکا دیا، میں تجھ ہی پر ایمان

وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ،

لایا، میں نے تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا۔ میں نے تیری ہی

وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ،

مدد کے ساتھ مقابلہ کیا اور میں تجھی سے انصاف کا طلب گار ہوں تو میری مغفرت کر، ان تمام گناہوں سے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں مجھ سے صادر ہوں

وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ، اَنْتَ اِلٰهِيْ لَآ اِلٰهَ لِيْ غَيْرُكَ ○

جو میں نے چھپا رکھے ہیں اور جن کا میں نے اظہار کیا ہے، تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ (صحیح البخاری: 7385- صحیح حدیث)

تہجد کے شروع میں

- نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کے شروع میں یہ پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ
اے اللہ! جبرائیلؑ و میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کے رب!
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ اَنْتَ
آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب اور ظاہر کے جاننے والے! تو ہی
تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اھْدِنِیْ لِمَا
اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا، جن چیزوں میں اختلاف کیا گیا ہے
اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ
،ان میں اپنی مرضی سے حق کی طرف میری رہنمائی کر، بیشک تو جسے چاہتا ہے
اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○
اسے سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔(صحیح مسلم:1811- صحیح حدیث)

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تہجّد میں تکبیر تحریمہ کے بعد یہ دعائیں پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، ہم تیری حمد و ثنا بیان کرتے ہیں، تیرا نام بابرکت
وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ ط
اور تیری ذات بلند و بالا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ○	تین(3)مرتبہ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے	
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ○	تین(3)مرتبہ
اللہ سب سے بڑا ہے، بزرگی والا	

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ
میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں جو سب سننے والا اور جاننے والا ہے،
الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ ○
شیطان مردود سے، اس کے وسوسوں سے، اس کی پھونک سے اور اس کے جادو سے۔

اس کے بعد قرآن کی تلاوت کرتے۔(سنن ابی داود: 775- صحیح حدیث)

تہجّد کے بعد کی دعا

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ
اور کہہ اے میرے پروردگار مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی
صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا (80) وَقُلْ
طرح نکال اور میرے لئے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر فرمادے۔ اور کہہ دو
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (81)
کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے ہی والا تھا۔(سورۃ بنی اسرائیل: آیت 80-81)

نمازِ جنازہ (میّت دفن کرنے سے قبل جنازہ یا بعد کی غائبانہ نمازِ جنازہ)

جنازہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا
اے اللہ! ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں کو اور ہمارے حاضر لوگوں اور ہمارے غائب لوگوں کو
وَصَغِیۡرِنَا وَکَبِیۡرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنۡثٰنَا ○
اور ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو بخش دے۔
اَللّٰھُمَّ مَنۡ اَحۡیَیۡتَہٗ مِنَّا فَاَحۡیِہٖ عَلَی الۡاِسۡلَامِ
اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ
وَمَنۡ تَوَفَّیۡتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الۡاِیۡمَانِ ○
اور جس کو وفات دے، تو ایمان پر وفات دے۔
اَللّٰھُمَّ لَا تَحۡرِمۡنَا اَجۡرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعۡدَہٗ ○
اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر، اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔ (ابن ماجہ:1498- صحیح حدیث)

-آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں۔ (صحیح البخاری:1334- صحیح)

-جس نے جنازے کی نماز پڑھی اس کے لیے ایک قیراط ہے اگر وہ اس کی تدفین تک موجود رہا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں ایک قیراط احد پہاڑ کی مثل ہے۔ (صحیح مسلم:2196- صحیح حدیث)

-اور ان (منافقوں) میں سے جو مر جائے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھ اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو، بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مر گئے۔ (التوبہ:84)

مرحومین (آباواجداد، والدین، احباب) کی مغفرت کے لئے دعا

-ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو، اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ادب سے بات کرو۔ (الاسراء:23)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ
یااللہ ! بخش اس کو اور رحم کر اور عذاب سے بچا اس کو، اور معاف کر اس کو، اور اپنی
نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ
عنایت سے میزبانی کر اس کی، اس کا گھر (قبر) کشادہ کر، اور اس کو پانی اور برف اور
وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ
اور اولوں سے دھو دے، اور اس کو گناہوں سے صاف کر دے، جیسے سفید کپڑا
الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ
میل سے صاف ہو جاتا ہے اور اس کو اس گھر کے بدلے اس سے بہتر گھر دے
اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ
اور اس کے لوگوں سے بہتر لوگ دے اور اس کی زوج سے بہتر زوج دے
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ ○
اور جنت میں لے جا اور عذاب قبر سے بچا اور آگ کے عذاب سے۔

(صحیح مسلم:2232- صحیح حدیث)

نمازِ استسقاء (اللہ تعالیٰ سے بارش شروع کرنے کی دعا)

- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو (کھلی جگہ پر نمازِ استسقاء) دو رکعت پڑھائی، جن میں بلند آواز سے قرأت کی اور اپنی چادر (دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں) پلٹی پھر قبلہ رخ ہو کر بارش کے لیے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ (سنن ابي داود: 1161- صحیح حدیث)

- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استسقاء میں اس طرح دعا کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتے اور ان کی پشت اوپر رکھتے اور ہتھیلی زمین کی طرف (انہیں اپنے سر سے اوپر نہیں ہونے دیتے تھے) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

(سنن ابي داود: 1171،1168- صحیح حدیث)

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا
اے اللہ! ہمیں سیر اب فرما، ایسی بارش سے جو ہماری فریاد رسی کرنے والی ہو، اچھے انجام والی ہو
مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ ○
سبزہ اگانے والی ہو نفع بخش ہو، مضرت رساں نہ ہو، جلد آنے والی ہو، تاخیر سے نہ آنے والی ہو

(سنن ابي داود: 1169- صحیح حدیث)

اللہ تعالیٰ سے نقصان پہنچانے والی بارش یا طوفان کو روکنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا ○ اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ
اے اللہ! اب ہمارے ارد گرد بارش برسا اور ہم سے روک دے۔ اے اللہ! ٹیلوں اور
وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ○
پہاڑوں اور پہاڑیوں اور وادیوں اور باغوں کو سیر اب کر۔ (صحیح البخاری: 1013- صحیح حدیث)

باب سوم

توبہ، استغفار، تلاوت اور ذکر الٰہی کے آداب

مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کرلی اور ظاہر کر دیا پس یہی لوگ ہیں کہ میں ان کی توبہ قبول کرتا ہوں، اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہوں۔(البقرۃ:160)

اور اللہ تک سیدھی راہ پہنچتی ہے اور بعض ان میں ٹیڑھی بھی ہیں، اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو سیدھی راہ بھی دکھا دیتا۔(النحل:9)

اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان روحوں کو بھی جن کی موت ان کے سونے کے وقت نہیں آئی، پھر ان روحوں کو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم فرما چکا ہے اور باقی روحوں کو ایک میعاد معین تک (واپس سوئے ہوئے جسموں میں) بھیج دیتا ہے، بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور کرتے ہیں۔(الزمر:42)

توبہ واستغفار کیا ہے؟ کیوں کریں؟ کیا یہ قبول بھی ہوتی ہے؟

توبہ (اپنے گناہوں کا احساس کر کے اللہ تعالیٰ سے آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد)

توبہ کب نہیں قبول ہوتی؟

- بے شک جو لوگ ایمان لانے کے بعد منکر ہو گئے پھر انکار میں بڑھتے گئے ان کی توبہ ہر گز قبول نہیں کی جائے گی، اور وہی گمراہ ہیں۔(آلِ عمران:90)

- تو اس (قیامت کے) دن ظالموں کو ان کا عذر کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ ان سے توبہ قبول کی جائے گی۔(الروم:57)

- بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تا کہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تا کہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو (یعنی دجّال کی آمد کا وقت آجائے)۔(صحیح مسلم:6989- صحیح حدیث)

- اللہ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک کہ (موت کے وقت) اس کے گلے سے خر خر کی آواز نہ آنے لگے۔(سنن ترمذي:3537۔حسن حديث)

- اللہ پر توبہ قبول کرنے کا حق انہیں لوگوں کے لیے ہے جو جہالت کی وجہ سے برا کام کرتے ہیں پھر جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں ان لوگوں کو اللہ معاف کر دیتا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا دانا ہے- اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہے جو برے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت (یعنی گلے سے خر خر کی آواز آنے لگے) آجاتا ہے تو اس وقت کہتا ہے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں، اور اسی طرح ان لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں ہے جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں، ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔(النساء:17-18)

- جس نے شراب پی اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کرے گا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا، اگر اس نے دوبارہ شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کرے گا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا، اگر اس نے پھر شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کرے گا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا، اگر اس نے چوتھی بار بھی شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں کرے گا، اور اس کو (جہنمیوں کے پیپ) نہر خبال سے پلائے گا۔(سنن ترمذي:1862۔ حسن صحیح حدیث)

- ظلم کی تین قسمیں ہیں: (1) اللہ تعالیٰ جس ظلم کو کسی صورت نہیں چھوڑے گا وہ شرک ہے جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا۔ (2) ایک ظلم کو بخش دے گا وہ اللہ اور بندے کے مابین کیا ہوا ظلم ہے۔ (3) ایک ظلم معاف نہیں کیا جائے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر کیا ہوا ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر صورت میں بعض (مظلوموں) کو بعض (ظالموں) سے قصاص دلوائے گا۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:1927۔ صحیح حدیث)

- بیشک اللہ تعالیٰ اس بندے کی توبہ قبول نہیں کرتا جو اسلام کے بعد پھر کفر کر جاتا ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:2545- صحیح حدیث)

توبہ کیوں اور کیسے قبول ہوتی ہے؟

- اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک تحریر لکھی کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے، چنانچہ یہ اس کے پاس عرش کے اوپر لکھا ہوا ہے۔(البخاری:7554- صحیح حدیث)

- اس نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کر لیا ہے۔(الانعام:12)

-تو اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے اور اس سے استغفار کریں بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔(النصر:3)

-اور بے شک میں بڑا بخشنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے پھر ہدایت پر قائم رہے۔(طٰہٰ:82)

- کہہ دو اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہ بخش دے گا بے شک وہ بخشنے والا رحم والا ہے۔(الزمر:53)

-اے مؤمنو! سب کے سب اللہ کیلئے توبہ کرو، تاکہ تم فلاح پا سکو۔(النور:31)

-پھر (حضرت) آدمؑ نے اپنے ربّ سے چند کلمات حاصل کیے پھر (اللہ تعالیٰ نے) اس کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔(البقرۃ:37)

-بے شک اللہ مسلسل توبہ کرتے رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور بہت پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(البقرۃ:222)

-اور اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے جبکہ شہوانیت کے رسیاہ، یہ چاہتے ہیں کہ تم راہِ راست سے دور ہٹ جاؤ۔(النساء:27)

-اے ایمان والو! اللہ کے حضور سچی توبہ کرو یقینی بات ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے اور تمھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے دریا بہہ رہے ہیں۔(التحریم:8)

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا" بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون ناحق کئے تھے پھر وہ نادم ہو کر مسئلہ پوچھنے نکلا۔ وہ ایک درویش کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا اس گناہ سے توبہ قبول ہونے کی کوئی صورت ہے؟ درویش نے جواب دیا کہ نہیں۔ یہ

سن کر اس نے اس درویش کو بھی قتل کر دیا (اور سو خون پورے کر دیئے) پھر وہ (دوسروں سے) پوچھنے لگا۔ آخر اس کو ایک درویش نے بتایا کہ فلاں بستی میں چلا جا (وہ آدھے راستے بھی نہیں پہنچا تھا کہ) اس کی موت واقع ہو گئی۔ مرتے مرتے اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا۔ آخر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوںؑ میں باہم جھگڑا ہوا۔ (کہ کون اسے لے جائے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نصرہ نامی بستی کو (جہاں وہ توبہ کے لیے جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے وہ نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوںؑ سے فرمایا کہ اب دونوں کا فاصلہ دیکھو اور (جب ناپا تو) اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کے لیے جا رہا تھا) ایک بالشت نعش سے نزدیک پایا اس لیے وہ بخش دیا گیا۔ (صحیح البخاری: 3470۔ صحیح حدیث)

-اللہ کے آگے کیوں توبہ نہیں کرتے اور اس سے گناہ نہیں بخشواتے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (المائدۃ: 74)

صلوۃ توبہ (گناہوں سے توبہ کرنے کا مسنون طریقہ)

-جو آدمی وضو کرے اور اچھا وضو کرے، پھر دو یا چار رکعتیں پڑھے اور ان میں اچھے انداز میں ذکر و اذکار اور خشوع و خضوع کرے، پھر بخشش طلب کرے تو اس کو بخش دیا جائے گا (توبہ قبول کر لی جائے گی)۔ (سلسلہ احادیث صحیحہ: 3398- صحیح حدیث)

-(ایسے مؤمن جو) توبہ کرنے والے، عبادت گزار، حمد کرنے والے، روزہ دار، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک کام کا حکم دینے والے برے کام سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں، **ایسے مؤمنوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشخبری دے دیجئے۔** (التوبہ: 112)

استغفار (کیئے گئے گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرنا)

-اپنے اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگیے۔(محمد:19)

-اور وہ لوگ جب کوئی کھلا گناہ کر بیٹھیں یا اپنے حق میں ظلم کریں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں سے بخشش مانگتے ہیں، اور سوائے اللہ کے اور کون گناہ بخشنے والا ہے، اور اپنے کیئے پر وہ اڑتے نہیں اور وہ جانتے ہیں۔(آلِ عمران:135)

-اور جو کوئی برا فعل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔(النساء:110)

اللہ تعالیٰ کا استغفار کرنے والے کے لئے وعدہ: گناہوں کی بخشش، بارشوں اور مال و اولاد سے مدد اور جائیداد کے حصول کیلئے وظیفہ

-پس میں نے کہا اپنے ربّ سے استغفار مانگو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ آسمان سے تم پر (موسلا دھار) مینہ برسائے گا۔ اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنادے گا۔(نوح:10-12)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم میں دن میں ستر (70) مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔

70 سے زیادہ مرتبہ	اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ○
	میں اللہ سے (اپنے گناہوں کی) بخشش مانگتا ہوں (جو میرا ربّ ہے) اور اسی کی طرف توبہ کے لئے رجوع کرتا ہوں۔

(صحیح البخاری:6307- صحیح حدیث)

-جو یہ استغفار کرے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ وہ میدان جنگ سے ہی بھاگا ہوا ہو:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ
میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں کہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ○
جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے وہ ہمیشہ زندہ اور تا ابد قائم و دائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی طرف توبہ کے لئے رجوع کرتا ہوں۔

(جامع ترمذی:3577- صحیح حدیث)(سنن ابی داؤد:1517- صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ مجلس میں سو دفعہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ	100 مرتبہ
اے میرے رب! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول کر	
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ○	
تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔	

(سنن ابی داؤد:1516- صحیح حدیث)(ابن ماجہ:3814- صحیح حدیث)(جامع ترمذی:3434- صحیح حدیث)

-مومن اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں برابر کشادہ رہتا ہے (اسے ہر وقت مغفرت کی امید رہتی ہے) جب تک ناحق خون نہ کرے، جہاں ناحق خون کیا تو مغفرت کا دروازہ تنگ ہو جاتا ہے۔(صحیح البخاری:6862- صحیح حدیث)

ذکرِ الٰہی

اللہ کے نام کی تسبیح اور ذکرِ الٰہی سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

- پھر (قسم ہے) ذکرِ الٰہی کی تلاوت کرنے والوں کی۔(الصافات:3)
- پس مجھے (اللہ کو) یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو۔(البقرہ:152)
- اپنے رب کے نام کی تسبیح کر جو بڑا عظمت والا ہے۔(الحاقہ:52)(الواقعہ:74)(الاعلیٰ:1)
- اللہ کے نام کا ذکر کیا کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔(المزمل:8)
- **اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔**(العنکبوت:45)
- اور تم اس زندہ خدا پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی تسبیح اور حمد کرتے رہو، اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے۔(الفرقان:58)
- تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے اور اس سے معافی مانگیے، بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔(النصر:3)
- جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔(الرعد:28)
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل ہو، اور تمہارے مالک کو سب سے زیادہ محبوب ہو، اور تمہارے درجات کو بلند کرتا ہو، اور تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے اور دشمن سے ایسی جنگ کرنے سے کہ تم ان کی گردنیں مارو، اور وہ تمہاری گردنیں ماریں بہتر ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! وہ کون سا عمل ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ کا ذکر ہے۔ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے والا انسان کا کوئی عمل ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر نہیں ہے۔(سنن ابن ماجہ:3790- صحیح حدیث)

-بہترین مال یہ ہے کہ آدمی کے پاس اللہ کو یاد کرنے والی زبان ہو، شکر گزار دل ہو، اور اس کی بیوی ایسی مومنہ عورت ہو جو اس کے ایمان کو پختہ تر بنانے میں مددگار ہو۔(سنن ترمذی 3094- صحیح)

- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: اسے جہنم سے نکال لو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا ایک مقام پر بھی مجھ سے ڈرا۔(سنن ترمذی:2594-حسن)

-اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں، اس وقت تک جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہے۔(صحیح البخاری: کتاب التوحید باب 43 صحیح حدیث)

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات (7) آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے نیچے سایہ دے گا جبکہ اس کے عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا: (1) عادل حاکم۔(2) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت کرتا ہوا جوان ہوا۔(3) ایسا شخص جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔

(4) وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے۔(5) وہ آدمی جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں۔(6) وہ شخص جسے کسی بلند مرتبہ اور خوبصورت عورت نے اپنی طرف بلایا اور اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

(7) وہ شخص جس نے اتنا پوشیدہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں نے کتنا اور کیا صدقہ کیا ہے۔(صحیح البخاری:6806- صحیح حدیث)

-اللہ تعالیٰ کے چند فرشتے راستوں میں (اللہ کا) ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے رہتے ہیں اور جب ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے مل جاتے ہیں تو وہ (اپنے ساتھی فرشتوں کو) پکارتے ہیں کہ ادھر آؤ تمہارا مقصود حاصل ہو گیا (یعنی اللہ کا ذکر کرنے والے مل گئے)۔" پھر فرمایا: "یہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے ڈھانک لیتے ہیں (اور) آسمان دنیا تک (تہ بہ تہ پہنچ جاتے ہیں) اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ واقف

ہوتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے ؟ یہ کہتے ہیں کہ (اے اللہ !) تیری تسبیح و تکبیر اور حمد و ثنا کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (اے فرشتو !) کیا انھوں نے مجھ کو دیکھا ہے ؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں واللہ ! انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھ کو دیکھتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو نہایت شدت سے آپ کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس کرتے۔'' (نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے) فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کرتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انھوں نے جنت کو دیکھا ہے ؟ (جو اس کی طلب کرتے ہیں) فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دیکھتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو بہت شدت سے اس کی خواہش کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں ؟ فرشتے کہتے ہیں کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انھوں نے دوزخ کو دیکھا ہے ؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس کو دیکھتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر اس کو دیکھتے تو اس سے بھاگتے اور بہت ہی خوف کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (اے فرشتو !) میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو میں نے معاف کر دیا۔ پھر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان ذکر کرنے والے لوگوں میں ایک آدمی ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا بلکہ کسی ضرورت سے وہاں چلا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا ہم نشیں بھی محروم نہیں رہتا۔ (صحیح البخاری: 6408- صحیح حدیث)

- جو لوگ مجلس میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے ہیں، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، اور (اللہ کی) رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، اور سکینت ان پر نازل ہونے لگتی ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں سے ان کا ذکر کرتا ہے۔ (ابن ماجہ: 3791- صحیح حدیث)

کائنات میں اور کون کون اللہ کا ذکر کرتا ہے؟

- تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں۔ (الاحزاب:21)

-رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:406- صحیح حدیث)

-آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ کی تسبیح کرتی ہیں۔(الصف:1)(الحشر:1)(التغابن:1)(الجمعہ:1)

-سب چیزیں اسی کی تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں۔(الحشر:24)

-اور جو اس کے ہاں (فرشتے) ہیں اس کی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں۔ رات اور دن تسبیح کرتے ہیں سستی نہیں کرتے۔(الانبیاء:19-20)

-جو (قیامت سے قبل چار اور روزِ حشر آٹھ فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں۔(المومن:7)

-اور آپ ﷺ فرشتوں کو حلقہ باندھے ہوئے عرش کے گرد دیکھیں گے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھ رہے ہیں۔(الزمر:75)

-ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔(بنی اسرائیل:44)

-کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کے رہنے والے اور پرند جو پر پھیلائے اڑتے ہیں سب اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں، ہر ایک نے اپنی نماز اور تسبیح سمجھ رکھی ہے۔(النور:41)

-وہ (پہاڑ) شام اور صبح کو (اللہ کی) تسبیح کرتے تھے۔(ص:18)

-جب بھی سورج چڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ہر ایک مخلوق اس کی تسبیح بیان کرتی ہے، لیکن شیطان اور اولاد آدمؑ میں سے اعتی (بدترین انسان) نہیں کرتے۔

(سلسلہ احادیث صحیحہ:2224- صحیح حدیث)

اللہ کا ذکر کب کر سکتے ہیں؟

- بہت کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو۔ اور اس کی صبح وشام پاکی بیان کرو۔ (الاحزاب: 41-42)

- نبی ﷺ نے فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہیئے۔ (ابن ماجہ: 3793- صحیح حدیث)

- پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہونے کی حالت میں یاد کرو، پھر جب تمہیں اطمینان ہو جائے تو پوری نماز پڑھو۔ (النساء: 103)

- پھر اللہ کی تسبیح کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو۔ اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے اور پچھلے پہر (عشا) بھی اور جب دوپہر (ظہر) ہو۔ (الروم: 18)

- اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے یاد کرتا رہ صبح اور شام **بلند آواز کی بجائے ہلکی آواز سے**، اور غافلوں سے نہ ہو۔ (الاعراف: 205)

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک تم اپنے مصلے پر جہاں تم نے نماز پڑھی تھی، بیٹھے رہو اور ہوا خارج نہ کرو تو ملائکہ تمہارے لیئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں (ترجمہ: اے اللہ! اس کی مغفرت کیجیئے، اے اللہ! اس پر رحم کیجیئے) (صحیح البخاری: 445- صحیح حدیث)

- اور (آپ ﷺ) اپنے رب کا نام صبح اور شام یاد کیا کیجیئے اور کچھ حصہ رات میں بھی اس کو سجدہ کیجیے اور رات میں دیر تک اس کی تسبیح کیجیے۔ (الانسان: 25-26)

- اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے جب آپ ﷺ اٹھا کریں اور (کچھ حصہ رات میں بھی) اس کی تسبیح کیا کیجیے اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی۔ (الطور: 48-49)

- جو شخص اپنا وظیفہ (ورد) یا اس کا کچھ حصہ چھوڑ کر سو جائے، اور اسے فجر وظہر کے درمیان پڑھ لے، تو اس کو ایسا لکھا جائے گا گویا اس نے رات میں پڑھا۔ (سنن ابن ماجہ: 1343- صحیح حدیث)

- یہ وہ لوگ ہیں جو صبر کرتے اور سچ بولتے اور عبادت میں لگے رہتے اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں۔ (آل عمران: 17)

-پس صبر کر اس پر جو کہتے ہیں اور سورج کے نکلنے (نمازِ فجر کے بعد)اور ڈوبنے سے پہلے (نمازِ عصر کے بعد) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کر، اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور دن کے اول اور آخر میں تسبیح کرتا کہ تجھے خوشی حاصل ہو۔(طٰہٰ:130)

-اللہ عزوجل بندوں کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصہ میں ہوتا ہے، اگر تم اس وقت اللہ عزوجل کو یاد کرنے والوں میں ہو سکتے ہو تو ہو جاؤ، کیونکہ فجر میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور سورج نکلنے تک رہتے ہیں۔(سنن نسائی:573- صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یکے بعد دیگرے تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے آتے رہتے ہیں اور یہ عصر اور فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں، (رات اور دن میں فرشتوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں) پھر وہ اوپر چڑھتے ہیں، جنہوں نے رات تمہارے ساتھ گزاری ہوتی ہے۔ پھر اللہ تمہارے بارے میں ان سے پوچھتا ہے حالانکہ اسے تمہاری خوب خبر ہے، پوچھتا ہے کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔(صحیح البخاری:7429،555- صحیح حدیث)

-جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو ذکر الٰہی کی طرف لپکو۔(الجمعہ:9)

-نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند پر ایک نظر ڈالی پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو اب دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی زحمت بھی نہیں ہو گی، پس اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے والی نماز (فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز (عصر) سے تمہیں کوئی چیز روک نہ سکے تو ایسا ضرور کرو۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ :- پس ان باتوں پر صبر کر جو وہ کہتے ہیں اور اپنے رب کی پاکیزگی بیان کر تعریف کے ساتھ، دن نکلنے سے پہلے اور دن چھپنے سے پہلے۔(ق:39)۔(صحیح البخاری:554۔ صحیح حدیث)

کیا ذکرِ الٰہی نہ کریں؟ کیا ذکرِ الٰہی نہ کرنے کا کوئی نقصان ہے؟

-اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں، اور جو کوئی ایسا کرے گا سو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (المنافقون:9)

-سو جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے لیے بڑی خرابی ہے، یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ (الزمر:22)

-جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دل نفرت کرتے ہیں، اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو فوراً خوش ہو جاتے ہیں۔ (الزمر:45)

-ان پر شیطان نے غلبہ پا لیا ہے پس اس نے انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے، یہی شیطان کا گروہ ہے، خبردار بے شک شیطان کا گروہ ہی نقصان اٹھانے والا ہے۔ (المجادلہ:19)

-جو لوگ بھی بغیر اللہ کو یاد کئے کسی مجلس سے اٹھ کھڑے ہوتے ہوں تو وہ ایسی مجلس سے اٹھے ہوتے ہیں جو بدبو میں، مرے ہوئے گدھے کی لاش کی طرح ہوتی ہے، اور وہ مجلس ان کے لیے (قیامت کے روز) باعث حسرت ہو گی۔ (أبي داؤد:4855- صحیح حدیث)

-اور جو میرے ذکر سے منہ پھیرے گا تو اس کی زندگی بھی تنگ ہو گی اور اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ (طٰہٰ:124)

جنّات اور شیطان حملے کے لئے انتظار کرتے ہیں غصّے کی حالت کا یا جب ذکرِ الٰہی نہ ہو

- حضرت مکحول شامیؒ نے فرمایا: حائضہ عورت کو نماز کے اوقات میں وضو کا حکم دیا جائے، پھر قبلہ رو ہو کر وہ اللہ کو یاد (ذکرِ الٰہی) کرے۔ (سنن دارمی:1011۔ صحیح حدیث)

- نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی بعض ازواجؓ نے اعتکاف کیا، حالانکہ وہ حائضہ تھیں۔ (صحیح البخاری:309۔ صحیح حدیث)

بدعت (دین میں نئی ایجادات) کا انجام کیا ہے؟ کونسا ذکر کرنا منع ہے؟

- نبی ﷺ نے فرمایا: دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (سلسلہ احادیث صحیحہ: 2735- صحیح حدیث)

- جس نے ہمارے دین میں از خود کوئی ایسی چیز نکالی جو اس میں نہیں تھی تو وہ رد (دھتکار دی جاتی) ہے۔ (صحیح البخاری: 2697- صحیح حدیث)

- جس نے گمراہی کی کوئی نئی بدعت نکالی جس سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ راضی و خوش نہیں، تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہو گا، اس کے گناہوں میں سے کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔ (سنن ابن ماجہ: 209- صحیح حدیث) (جامع ترمذی: 2677- ضعیف حدیث)

- تمام مخلوقات میں سب سے پہلے جسے کپڑا پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیمؑ ہوں گے اور میری امت کے بہت سے (عبادت گذار) لوگ لائے جائیں گے جن کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے (اور جہنّمی قرار دیئے جائیں گے)۔ میں اس پر کہوں گا: اے میرے ربّ! یہ تو میرے ساتھی ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ ﷺ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کے بعد کیا کیا نئی بدعات نکالی تھیں۔ (صحیح البخاری: 6526- صحیح)

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے کچھ ساتھی حوض کوثر پر میرے سامنے لائے جائیں گے اور میں انہیں پہچان لوں گا لیکن پھر وہ میرے سامنے سے ہٹا دیئے جائیں گے، میں اس پر کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں، لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ ﷺ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کے بعد (دین میں) کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ اس پر میں کہوں گا کہ دور ہو وہ شخص جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔ (صحیح البخاری: 7050: 6582: 6584- صحیح حدیث)

رسول اللہ ﷺ کے ہدایت کیے ہوئے اور قرآنی وظائف اذکار و تسبیحات

درود ابراھیمی ؒ کی فضیلت اور اہمیّت

- بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی ان ﷺ پر خوب درود اور سلام بھیجو۔(الاحزاب:56)

- جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا۔(صحیح مسلم:912- صحیح حدیث)

- مجھ پر جب بھی کوئی سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھے لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔(سنن ابي داؤد:2041- حسن حدیث)

- وہ آدمی جنت کا راستہ بھٹک گیا جس کے سامنے میرا تذکرہ کیا گیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:2337- صحیح حدیث)

- ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں: جب دو تہائی رات گزر جاتی تو رسول اللہ ﷺ اٹھتے اور فرماتے: لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو، کھڑ کھڑانے والی آگئی ہے اور اس کے ساتھ ایک دوسری آلگی ہے، موت اپنی فوج لے کر آگئی ہے۔ موت اپنی فوج لے کر آ گئی ہے''، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ ﷺ پر بہت صلاۃ پڑھا کرتا ہوں سو اپنے وظیفے میں آپ پر درود پڑھنے کے لیے کتنا وقت مقرر کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو''، میں نے عرض کیا چوتھائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے''، میں نے عرض کیا: آدھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے، میں نے عرض کیا دو تہائی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے،

میں نے عرض کیا: وظیفے میں پوری رات آپ پر درود پڑھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب یہ درود تمہارے سب غموں کے لیے کافی ہو گا اور اس سے تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے“۔(سنن ابی ترمذی:2457- حسن حدیث)

-جمعہ کا دن تمہارے بہترین دنوں میں سے ہے، لہٰذا اس دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لیے کہ تمہارے درود مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ (یعنی جسدِ مبارک) قبر میں بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرامؑ کے جسم حرام کر دیئے ہیں۔(ابی داؤد:1531- صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ کا ہدایت کیا گیا، درودِ ابراہیمی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی
اے اللہ! رحمتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور انؑ کی آل پر جس طرح تو نے رحمتیں
اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ○
نازل کیں حضرت ابراہیمؑ پر اور انؑ کی آل پر بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے
اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی
اے اللہ! تو برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور انؑ کی آل پر جس طرح تو نے برکتیں
اِبۡرَاھِیۡمَ ،وَعَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ○
نازل کیں حضرت ابراہیمؑ پر اور انؑ کی آل پر بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے

(صحیح البخاری:3370۔ صحیح حدیث)

کلمہ

-سب سے بہتر ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔(سنن ترمذي:3383۔ حسن غریب)

-قریب المرگ بیماروں کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سکھاؤ۔(صحیح مسلم:2123- صحیح حدیث)

-اللہ نے دوزخ کی آگ کو اس شخص پر حرام کر دیا ہے جس نے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کر لیا ہو اور اس سے اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہو۔(صحیح البخاری:5401۔ صحیح حدیث)

-جو بندہ حق کے ساتھ یہ دو (گواہیاں) لے کر آئے گا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے بچائے گا۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:3221۔ صحیح حدیث)

حسبِ توفیق	اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔
	وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ
	اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

تسبیح

-جو شخص دن میں سو (100) بار سُبۡحٰنَ اللّٰہِ کہے تو اس کی ہزار (1000) نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار (1000) گناہ مٹائیں جائیں گے۔(صحیح مسلم:6852- صحیح حدیث)

-مندرجہ ذیل تسبیح کرنا:

100 بار	100 بار	100 بار
سُبۡحٰنَ اللّٰہِ ○	اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ○	اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ○
اللہ پاک ہے۔	تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں	اللہ سب سے بڑا ہے

1-ان سو(100) گھوڑوں سے بہتر ہے جو جہاد فی سبیل اللہ میں زین ولگام کس کر دیئے جائیں، اور سو(100) جانور قربان کرنے، اور سو(100) غلام آزاد کرنے سے بہتر ہیں۔(سنن ابن ماجہ3810- حسن حدیث)

2-ترازو کو بھر دیتا ہے اور بھر دیں گے آسمانوں اور زمین کے بیچ کی جگہ کو۔(صحیح مسلم:534- صحیح)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کچھ چیزیں نماز کے بعد پڑھنے کی ایسی ہیں کہ ان کا کہنے والا محروم ونامراد نہیں رہتا، ہر نماز کے بعد پڑھیں:

33 بار	33 بار	34 بار
سُبْحٰنَ اللّٰهِ ○	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ○	اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○
اللہ پاک ہے۔	تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں	اللہ سب سے بڑا ہے

(صحیح مسلم:1349- صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی نماز کے بعد پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر (یعنی بے حد) ہوں ہر نماز کے بعد پڑھیں:

33 بار	33 بار	33 بار
سُبْحٰنَ اللّٰهِ ○	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ○	اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○
اللہ پاک ہے۔	تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں	اللہ سب سے بڑا ہے

ایک بار	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
	نہیں ہے کوئی معبود، سوا اللہ تعالیٰ کے، اس کا کوئی شریک نہیں
	لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○
	ملک اسی کا ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(صحیح مسلم:1352- صحیح حدیث)

-نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں بوجھل اور باوزن ہوں گے۔جو ان کو پڑھے تو:

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ ○ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ○	حسبِ توفیق
پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی تعریفوں سمیت پاک ہے اللہ عظمت والا۔	

(صحیح مسلم:6846- صحیح حدیث)(صحیح البخاری:7563- صحیح حدیث)

1-اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔(مسلم:6842- صحیح)

2-قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لے کر نہ آئے گا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔(صحیح مسلم:6843- صحیح حدیث)

3-صبح اور شام کو،اس کے برابر مخلوق میں کسی کا درجہ نہیں ہو سکتا۔(أبي داؤد:5091- صحیح)

-اس کا زیادہ سے زیادہ ورد کیا کرو، کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے:

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○	حسبِ توفیق
نہیں ہے کوئی طاقت (گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی) مگر صرف اللہ ہی کی طرف سے۔	

(سلسلہ احادیث صحیحہ:2916۔ صحیح حدیث)(صحیح البخاری:6384- صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا ورد کرنے کا معمول بنالو:

یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ○	حسبِ توفیق
اے عظمت و اکرام والے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:1536۔ صحیح حدیث)	

قرآن مجید کی تلاوت اور سورتوں کے فضائل

-اور یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔(الشعراء:192)

-سو جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لے لو۔(النحل:98)

-اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔(المزمل:4)

-شعر و سخن کی طرح اس (قرآن) کا جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔(صحیح البخاری: باب الترتیل)

-نماز کو قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن (پڑھنا) بھی، یقیناً فجر کے وقت کے قرآن کی تلاوت میں (فرشتوں کا) مجمع ہوتا ہے۔(بنی اسرائیل:78)

-تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔(صحیح البخاری:5027۔ صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں قرآن مجید دوسرے سے سننا محبوب رکھتا ہوں۔(صحیح البخاری:5049۔ صحیح حدیث)

-وہی ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کتاب اتاری اُس میں بعض آیتیں محکم (معنی واضح) ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری مشابہ (معنی معلوم یا معین نہیں) ہیں، سو جن لوگوں کے دل ٹیڑھے ہیں وہ گمراہی پھیلانے کی غرض سے اور مطلب معلوم کرنے کی غرض سے مُتشابہات کے پیچھے لگتے ہیں، حالانکہ ان کا مطلب سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا اور مضبوط علم والے کہتے ہیں ہمارا ان چیزوں پر ایمان ہے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہی ہیں، اور نصیحت وہی لوگ مانتے ہیں جو عقلمند ہیں۔(آلِ عمران:7)

-قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو، نہ اس میں غلو اور تشدد کرو، نہ اس کے معاملے میں سخت بنو، نہ اس کو کھانے کا ذریعہ بناؤ اور نہ اس کے ذریعے مال کثیر جمع کرو۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:3057)

-قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو، قبل اس کے کہ ایسے لوگ (پیدا ہوں جو) اس کی تعلیم حاصل کریں گے لیکن اس کے ذریعے دنیا کا سوال کریں گے۔ تین قسم کے افراد قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے ہیں: وہ آدمی جو اس کے ذریعے فخر کرتا ہے، وہ آدمی جو اس کے ذریعے کھاتا ہے اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی تلاوت کرتا ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:258۔ صحیح حدیث)

-عبداللہؓ بن عمرو سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ہر مہینے میں قرآن کا ایک ختم کیا کرو میں نے عرض کیا مجھ کو تو زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا سات راتوں میں ختم کیا کرو اس سے زیادہ مت پڑھ۔(صحیح البخاری:5054۔ صحیح حدیث)

-جو خوش آوازی سے قرآن نہیں پڑھتا وہ ہم مسلمانوں کے طریقے پر نہیں ہے۔
(صحیح البخاری:7527۔ صحیح حدیث)

-اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اس لئے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ البقرۃ پڑھی جاتی ہے۔(صحیح مسلم:1824۔ صحیح حدیث)

-قرآن مجید پڑھا کرو بلاشبہ یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے حق میں سفارشی بن کر آئے گا۔ دو خوبصورت سورتیں بقرۃ اور آل عمران پڑھا کرو، کیونکہ یہ قیامت کے روز اس طرح آئیں گی، گویا کہ وہ دو بدلیاں یا دو سایہ دار چیزیں یا پر پھیلائے پرندوں کے دو غول ہیں، وہ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ سورۃ البقرہ پڑھا کرو، کیونکہ اس کو سیکھنا باعث برکت اور اس کو ترک کرنا باعث حسرت ہے اور باطل پرست اس پر غالب نہیں آسکتے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:3992)

-قرآن کی ایک سورۃ جو تیس آیتوں والی ہے اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہو جائے اور وہ سورۃ الملک ہے۔(سنن ابي داؤد:1400۔ حسن)

- سورۃ الملک عذاب قبر کو روکنے والی ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:1140۔ صحیح حدیث)

- جس نے سورۃ الکھف کی تلاوت کی، جس طرح کہ وہ نازل ہوئی، تو یہ پڑھنے والے کے لیے روز قیامت اس کی اقامت گاہ سے مکہ تک نور کا سبب بنے گی۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:2651۔ صحیح)

- سورہ کافرون، قرآن مجید کے ایک چوتھائی حصے کے برابر ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:586)

- جو شخص سورۃ الاخلاص آخر تک دس مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کرے گا۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:589۔ صحیح حدیث)

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورۃ (اخلاص) قرآن مجید کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔(صحیح البخاری:5013۔ صحیح حدیث)

- تم اپنے مردوں (فوت شدہ) پر سورۃ یٰسٓ پڑھو۔(سنن ابی داؤد:3121۔ضعیف حدیث)

- جب آدمی سجدہ کی آیت پڑھتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف چلا جاتا ہے اور کہتا ہے خرابی ہو اس کی یا میری، آدمی کو سجدہ کا حکم ہوا اور اس نے سجدہ کیا، اب اس کو جنت ملے گی اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا، میں نے انکار کیا یا نافرمانی کی میرے لئے جہنم ہے۔(صحیح مسلم:244۔ صحیح حدیث)

سجدۃ تلاوت ۩ میں پڑھنے کی دعا

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ
میرے چہرہ نے سجدہ کیا اس ذات کے لیے جس نے اسے پیدا کیا، اور اس کے
سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ○
کان اور اس کی آنکھیں اپنی قوت و طاقت سے بنائیں۔

(سنن ابی داؤد:1414: صحیح حدیث)(جامع ترمذی:3425: صحیح حدیث)(سنن نسائی:1130: صحیح حدیث)

باب چہارم

شیاطین، جِنّات، نفس، نظرِ بد، جادو کی حقیقت

ان کا توڑ، حفاظت اور علاج کے طریقے

نوٹ: شیطان اور جنّات سے پناہ کی روزانہ کی مسنون دعائیں پچھلے صفحات میں تحریر دعاؤں میں شامل کی جا چکی ہیں تا کہ روزانہ پڑھی جا سکیں۔ مزید احادیث اس باب کا حصّہ ہیں۔

شیطان تمھیں تنگدستی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم کرتا ہے، اور اللہ تمھیں اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے، اور اللہ بہت کشائش کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔(البقرۃ:268)

جس دن (اللہ تعالیٰ) ان سب کو جمع کرے گا، (فرمائے گا) اے جنوں کی جماعت! تم نے آدمیوں میں سے بہت سے اپنے تابع کر لیے تھے، اور آدمیوں میں سے جو جنوں کے دوست تھے کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ! ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے سے کام نکالا اور ہم اپنی اس میعاد کو آ پہنچے جو تو نے ہمارے واسطے مقرر کی تھی، فرمائے گا کہ **تم سب کا ٹھکانا آگ ہے** اس میں ہمیشہ رہو گے مگر یہ کہ جسے **اللہ بچائے**، بے شک تیرا رب حکمت والا جاننے والا ہے۔(الانعام:128)

خلاصہ: جادو، شیاطین اور جنّات سے ہمیشہ بچنے کے لئے کیا کریں؟

- باوضو ہوں یا بے وضو و غسل، دل میں صبح شام کی دعائیں اور اذکار ضرور کریں۔
- جنّات کی پسندیدہ: ماں باپ کی نافرمانی، سود، غیبت اور حرام مال سے فوراً جان چھڑائیں۔
- ہر نماز کے بعد ایک بار اور فجر مغرب کے بعد تین تین بار آخری تین سورتیں پڑھیں۔
- قرآن مجید کی تلاوت سے قبل اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ضرور پڑھیں۔
- پانچ وقت نماز ہر حالت میں ادا کریں، جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں۔
- شام کی اذان سے قبل بچوں کو گھر میں بند کر لیں اور عشاء تک باہر نہ نکلنے دیں۔
- ہر کام سے قبل، خاص طور پر نہانے یا کپڑے اتارنے سے قبل بسم اللہ ضرور پڑھیں۔
- ہر وقت باوضو رہیں خاص طور پر سوتے وقت وضو کی حالت میں سوئیں۔
- رات کو سوتے وقت آیت الکرسی اور سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کو پڑھیں۔
- رات کو سوتے وقت کتاب میں دی گئی باقی مسنون دعائیں پڑھ کر دم کر کے سوئیں۔
- سورۃ البقرہ کی تلاوت کرنے یا باقاعدگی سے سننے کو اپنا معمول بنالیں۔
- گھر سے نکلتے اور داخل ہوتے وقت دعا پڑھیں اور داخل ہو کر گھر کو سلام کریں۔
- باتھ روم (ٹوائلٹ، لیٹرین) میں داخل ہونے کی دعا ضرور پڑھیں۔
- نئی سواری لینے پر نیا خادم رکھتے ہوئے یا شادی کے وقت اسکی پیشانی پکڑ کر دعا پڑھیں۔
- شریکِ حیات کی صحبت کے وقت دعا پڑھنے سے ساری عمر کے لئے اولاد محفوظ رہے گی۔
- بیری کے پتّوں کو پانی میں ابال کر، یا بارش کے پانی سے مہینے میں ایک بار غسل کریں۔
- کتاب میں دیئے گئے طریقہ کے مطابق نظرِ بد والا پانی کسی سے بھی لے کر غسل کریں۔
- اپنے بچوں کیلئے روزانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسوں اور حضرت ابراھیمؑ والی دعا مانگیں۔
- جادو کو چیک کرنے کے لئے سات عجوہ کھجوریں کھائیں، فوراً فرق معلوم ہو جائے گا۔
- جادو، جنوں سے کام لینا، تعویز دھاگے اسلام میں حرام ہیں اور شیطانی راستہ ہیں۔

شیطان کیا ہے؟ کیسے وار کرتا ہے؟ اور اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

شیطان کیا ہے؟

-بے شک شیطان تو تمہارا دشمن ہے، تم بھی اسے دشمن سمجھو، وہ تو اپنی جماعت کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں۔(الفاطر:6)

-اے اولادِ آدمؑ! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے باہر کرا دیا ایسی حالت میں کہ ان کا لباس بھی اتروا دیا تاکہ وہ ان کو ان کی شرم گاہیں دکھائے۔ وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو۔ ہم نے شیطانوں کو ان ہی لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔(الاعراف:27)

-اس (شیطان) پر اللہ کی لعنت ہے، اور (شیطان نے) کہا کہ اے اللہ میں تیرے بندوں میں سے حصہ مقرر لوں گا۔(النساء:118)

-(شیطان نے کہا) اے میرے ربّ! جیسا تو نے مجھے گمراہ کیا ہے یقیناً ضرور ضرور میں زمین میں انہیں ان کے گناہوں کو مرغوب کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا۔ سوائے تیرے ان بندوں کے جو ان میں (تیرے ساتھ) مخلص ہوں گے۔(الحجر:39-40)

-اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں کہا: مجھے میری عزت اور میرے جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش طلب کرتے رہیں گے، میں ان کو معاف کرتا رہوں گا۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:104۔ صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے آدمؑ کا پتلہ تیار کیا تو اسے یوں ہی پڑا ہوا چھوڑ دیا۔ شیطان ابلیس اس کے ارد گرد گھوم کر اسے دیکھنے لگ گیا، جب اس نے دیکھا کہ یہ تو اندر سے خالی (یعنی کھوکھلا) ہے تو کہا: میں اس کے مقابلے میں کامیاب ہو جاؤں گا، کیونکہ یہ ایسی مخلوق ہے جو اپنے آپ پر قابو نہیں پا سکے گی۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:2158۔ صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان (ہمزاد، قرین) اس کا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے۔لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بھی شیطان ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے اس پر میری مدد کی ہے تو میں سلامت رہتا ہوں اور نہیں بتلاتا مجھ کو کوئی بات سوائے نیکی کے۔(صحیح مسلم:7108- صحیح حدیث)

-اس کا ہم نشین (ہمزاد، قرین، ساتھی شیطان) کہے گا اے ہمارے ربّ! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود ہی بڑی گمراہی میں پڑا ہوا تھا۔(ق:27)

-شیاطین اپنی گمراہی کا شکار صرف اسی کو بنا سکتے ہیں جس پر اللہ نے جہنم واجب کر دی ہے۔(سنن ابی داؤد:4614۔حسن حدیث)

- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک شاعر آیا جو شعر پڑھ رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس شیطان کو پکڑو اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے (بجائے اس کے) کہ شعر سے بھرے۔(صحیح مسلم:5895۔ صحیح حدیث)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ایسی عورتوں کے گھروں میں داخل نہ ہو، جن کے شوہر گھروں پر نہ ہوں، اس لیے کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے اندر ایسے ہی دوڑتا ہے جیسے خون جسم میں دوڑتا ہے۔(جامع ترمذی:1172: صحیح حدیث)

-ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہو گیا (جس سے) وہ پاک ہی نہیں رہ پاتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کا معاملہ ذکر کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ حیض کا خون نہیں ہے، بلکہ وہ رحم میں (شیطان کی) ایک ٹھوکر ہے تو وہ اپنے حیض کی مقدار کو جس میں اسے حیض آتا تھا یاد رکھے، پھر اسی کے بقدر نماز چھوڑ دے، پھر اس کے بعد جو دیکھے تو ہر نماز کے وقت غسل کرے''۔(سنن نسائی:210: صحیح حدیث)

- ہم نے نیچے کے آسمان کو ستاروں سے سجایا ہے۔اور ہر سرکش شیطان سے حفاظت کی۔وہ عالم بالا کی باتیں نہیں سن سکتے اور ان پر ہر طرف سے (انگارے) پھینکے جاتے ہیں بھگانے کے لیے، اور ان پر ہمیشہ کا عذاب ہے۔ مگر جو کوئی اچک لے جائے تو اس کے پیچھے دہکتا ہوا انگارہ پڑتا ہے۔(الصافات:6-10)

- نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے یہی سورت جنوں والی رات کو ان پر تلاوت کی تھی، وہ تمہاری بہ نسبت اچھا جواب دینے والے تھے، وہ اس طرح کہ جب میں یہ والی آیت پڑھتا: تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔(الرّحمٰن:18) تو وہ جن جواب میں کہتے: اے ہمارے رَبّ! ہم تیری کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلا سکتے اور تیرے لیے ہی تعریف ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:2150۔ صحیح حدیث)

- خیر (بھلائی) انسان کی فطری عادت ہے،اور شر (برائی) شیطان کی خصومت ہے، اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔(ابن ماجہ:221-حسن حدیث)

- نبی ﷺ نے اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا کہ آدمی کے جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں اور فرمایا: یہ تو شیطان کی بیٹھک ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:3110۔ صحیح)

-(مرد کا) بالوں کا جوڑا شیطان کی بیٹھک ہے۔(سنن ابی داؤد:646۔حسن حدیث)

-رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کبوتر کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: (ایک) شیطان (دوسرے) شیطان کے پیچھا کر رہا ہے۔(ابن ماجہ:3767-حسن صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کتوں کے قتل سے اور فرمایا: ”مار ڈالو ایک سیاہ کتے کو جس کی آنکھ پر دو سفید ٹیکے ہوں وہ شیطان ہوتا ہے۔(صحیح مسلم:4020- صحیح حدیث)

- گھنٹا شیطان کا باجہ ہے۔(صحیح مسلم:5548۔ صحیح حدیث)

-بیشک شیطان ایک جوتا پہن کر چلتا ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:384۔ صحیح حدیث)

شیطان کیسے وار کرتا ہے؟

-(شیطان) ان سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے، اور ان سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے۔(النساء:120)

- جسے ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں پھر وہ ان سے نکل گیا پھر اس کے پیچھے شیطان لگا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔(الاعراف:175)

-اسی (شیطان) نے تو نصیحت کے آنے کے بعد مجھے بہکا دیا، اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہی ہے۔(الفرقان:29)

- جنہوں نے شیطان کی بندگی کی، وہی لوگ درجے میں بد تر ہیں اور راہ راست سے بھی بہت دور ہیں۔(المائدۃ:60)

-ان پر شیطان نے غلبہ پالیا ہے پس اس نے انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے، یہی شیطان کا گروہ ہے، خبردار بے شک شیطان کا گروہ ہی نقصان اٹھانے والا ہے۔(المجادلہ:19)

-اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔(المائدۃ:90)

-عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں جاتی ہے، پھر جب کوئی کسی عورت کو دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ اپنی بیوی کی صحبت میں آئے، اس عمل سے اس کے دل کا خیال جاتا رہے گا۔(صحیح مسلم:3407- صحیح حدیث)

-جو ایمان والے ہیں وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں سو تم شیطان کے ساتھیوں (جن و انس) سے لڑو، بے شک شیطان کا فریب کمزور ہے۔(النساء:76)

-جوشیاطین کے تابع ہیں وہ انہیں گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں پھر وہ باز نہیں آتے۔(الاعراف202)

-اور بعضے لوگ وہ ہیں جو اللہ کے معاملے میں بے سمجھی سے جھگڑتے ہیں اور ہر شیطان سرکش کے کہنے پر چلتے ہیں۔(الحج:3)

-تاکہ شیطان کی آمیزش کو ان لوگوں کے لیے آزمائش بنادے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں، اور بے شک ظالم بڑی ضد میں پڑے ہوئے ہیں۔(الحج:53)

-رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو صحابہؓ نے نبی ﷺ کو کہتے سنا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ○(ترجمہ: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تجھ سے) پھر نبی ﷺ نے تین (3) بار فرمایا: اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ○ میں تجھ پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں۔اور نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ پھیلایا گویا نبی ﷺ کوئی چیز پکڑنا چاہ رہے ہیں، جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو نماز میں ایک ایسی بات کہتے ہوئے سنا جسے ہم نے اس سے پہلے آپ ﷺ کو کبھی کہتے ہوئے نہیں سنا، اور آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنا ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تاکہ اسے میرے چہرے پر ڈال دے، تو میں نے تین تین (3) بار یہ کہا، پھر بھی وہ پیچھے نہیں ہٹا، تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑ لوں، اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی سلیمانؑ کی دعا نہ ہوتی (اے میرے رب! مجھے ایسا ملک عطا کر ناجو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو۔(ص:35))، تو وہ صبح کو اس (ستون) سے بندھا ہوا ہوتا، اور اس سے اہل مدینہ کے بچے کھیلتے۔(سنن نسائی:1216- صحیح حدیث)

-اور (میں شیطان) انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور ضرور انہیں امیدیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں حکم کروں گا کہ جانوروں کے کان چیریں اور ضرور انہیں حکم دوں گا کہ

اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بدلیں، اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے گا وہ صریح نقصان میں جا پڑا۔(النساء:119)

-ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو عالم میں فساد کرنے بھیجتا ہے۔ سواس سے مرتبہ میں زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے۔ کوئی شیطان ان میں سے آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا (یعنی فلاں سے چوری کرائی، فلاں کو شراب پلوائی) تو شیطان کہتا ہے: تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر کوئی آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ جدائی کرادی اس میں اور اس کی بیوی میں تو شیطان (خوش ہو کر) اس کو اپنے پاس کر لیتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہے اور اس کو سینے سے لگا لیتا ہے۔(صحیح مسلم:7106- صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو شراب پیے ہوئے تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے مارو، ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم میں بعض وہ تھے جنہوں نے اسے ہاتھ سے مارا بعض نے جوتے سے مارا اور بعض نے اپنے کپڑے سے مارا۔ جب مار چکے تو کسی نے کہا کہ اللہ تجھے رسوا کرے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کے جملے نہ کہو، اس کے معاملہ میں شیطان کی مدد نہ کرو۔(صحیح البخاری:6777۔ صحیح حدیث)

شیطان اور اس کے لشکرِ جن وانس کا آخری انجام

اور جب فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا بے شک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا پھر میں نے وعدہ خلافی کی اور میرا تم پر اس کے سوا کوئی زور نہ تھا کہ میں نے تمہیں بلایا پھر تم نے میری بات کو مان لیا پھر مجھے الزام نہ دو اور اپنے آپ کو الزام دو نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں اور نہ تم میرے فریاد رس ہو میں خود تمہارے اس فعل سے بیزار ہوں کہ تم اس سے پہلے مجھے شریک بناتے تھے بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔(ابراھیم:22)

شیطان سے کیسے بچیں؟

گھر اور خاندان کا شیطان سے بچاؤ

نئے شادی شدہ جوڑے کی ساری عمر شیطان (اور اس کے جنّات) سے حفاظت

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی بیوی، خادم یا جانور حاصل کرے، تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے (اس دعا سے اللہ اس کے ساتھ آنے والی تمام بری اشیاء دور کر دیتا ہے)۔ (سنن ابن ماجہ:1918- حسن حدیث)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُكَ مِنۡ خَيۡرِهَا وَخَيۡرِ مَا جُبِلَتۡ
اے اللہ ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کی خلقت اور طبیعت کی بھلائی مانگتا
عَلَيۡهِ، وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جُبِلَتۡ عَلَيۡهِ ○
ہوں، اور اس کے شر اور اس کی خلقت اور طبیعت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

پیدائش سے قبل ہونے والی اولاد کی شیطان (اور اس کے جنّات) سے حفاظت

-اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے تو اگر اسی صحبت میں انھیں کوئی اولاد نصیب ہوئی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا:

بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبۡنَا الشَّيۡطٰنَ
اللہ کے نام سے، اے اللہ ! اے اللہ ! شیطان کو مجھ سے دور رکھ
وَجَنِّبِ الشَّيۡطٰنَ مَا رَزَقۡتَنَا ○
اور شیطان کو اس چیز سے بھی دور رکھ جو (اولاد) ہمیں تو عطا کرے۔

(صحیح البخاری:141- صحیح حدیث)

بچے کی پیدائش کے بعد شیطان سے حفاظت کیلئے ماؤں کے پڑھنے کی دعا

- نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے پیدا ہوتے ہی چھوتا ہے، جس سے وہ بچہ چلاتا ہے، سوائے حضرت مریمؑ اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰؑ) کے پھر حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت (آل عمران:36) پڑھ لو:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○
اِنِّىْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (36)
(اے اللہ) میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے بچا کر تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

یہ مریمؑ (کی پیدائش پر ان) کی والدہ نے کہا تھا، اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو شیطان کے ہاتھ لگانے سے بچالیا۔ (صحیح البخاری:4548۔ صحیح حدیث)

- جب بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو کچوکا لگاتا ہے۔ اگر وہاں اللہ کا نام (اذان) لیا گیا تو وہ بھاگ جاتا ہے ورنہ بچے کے دل پر جم جاتا ہے۔ (صحیح البخاری: باب: سورۃ الناس کی تفسیر)

- جب شام ہو تو اپنے بچوں کو روک لو (گھر سے باہر نہ نکلنے دو) کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں پھر جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو، دروازے بند کر لو، اس وقت اللہ کا نام لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا، اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ باندھ دو۔ اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ کسی چیز کو چوڑائی میں رکھ کر ہی ڈھک سکو اور اپنے چراغ (یعنی شعلے سونے سے پہلے) بجھا دیا کرو۔ (صحیح بخاری 5623۔ صحیح)

- کوئی شخص اپنے کسی دینی بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا ممکن ہے شیطان اسے اس کے ہاتھ سے چھڑوا دے اور پھر وہ کسی مسلمان کو مار کر اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گر پڑے۔ (صحیح البخاری:7072 صحیح حدیث)

-ایک بچھونا آدمی کے لئے چاہیے اور ایک بچھونا اس کی بیوی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کا ہو گا۔(صحیح مسلم:5452۔ صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا، بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو جو جن ہوتے ہیں دفعتاً مار ڈالنے سے منع فرمایا۔(صحیح بخاری:3298۔ صحیح حدیث)

-آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان گھروں میں بڑی عمر والے سانپ ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک ان کو تنبیہ کرو (یہاں سے چلے جاؤ نہیں تو تم کو مار دیا جائے گا) اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر۔ نہیں تو اس کو مار ڈالو وہ کافر (جن) ہے۔(صحیح مسلم:5840۔ صحیح حدیث)

-فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس کے اندر (جاندار کی) تصویر (یا مجسمے) یا کتّا ہو۔
(صحیح البخاری:4002۔ صحیح حدیث)

-ایک چوہیا آئی اور چراغ کی بتی کو پکڑ کر کھینچتی ہوئی لائی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس چٹائی پر ڈال دیا جس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اور درہم کے برابر جگہ جلا دی، (یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو، کیونکہ شیطان چوہیا جیسی چیزوں کو ایسی باتیں سجھاتا ہے تو وہ تم کو جلا دیتی ہے۔(سنن ابی داؤد 5247۔ صحیح حدیث)

-جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ قیامت کے روز اُس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جس کو شیطان نے چھو کر مجنون بنا دیا ہو۔(البقرۃ:275)

-اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے، حق ہے کہ اس کا جواب (یَرْحَمُكَ اللّٰہُ سے) دے۔ لیکن جماہی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اس لیے جہاں تک ہو سکے اسے روکے کیونکہ جب وہ منہ کھول کر ہاہا کہتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔(صحیح البخاری:6223۔ صحیح حدیث)

-جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان اندر گھس جاتا ہے۔(صحیح مسلم:7494۔ صحیح حدیث)

-ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا، کہ نبی ﷺ کی سواری پھسل گئی، اس نے کہا: شیطان مرے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یوں نہ کہو کہ ''شیطان مرے'' اس لیے کہ جب تم ایسا کہو گے تو وہ پھول کر گھر کے برابر ہو جائے گا، اور کہے گا: میرے زور و قوت کا اس نے اعتراف کر لیا، بلکہ یوں کہو: **بِسۡمِ اللّٰہِ** ○(ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے) اس لیے کہ جب تم یہ کہو گے تو وہ پچک کر اتنا چھوٹا ہو جائے گا جیسے مکھی۔(سنن ابی داؤد:4982۔ صحیح)

-جنّات کی آنکھوں اور بنی آدمؑ (انسانوں) کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص غسلخانہ (ٹوائلٹ) میں داخل ہو تو **بِسۡمِ اللّٰہِ** کہے۔(ابن ماجہ 297۔ صحیح)(ترمذی:606۔ صحیح)

-اور تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس سے تمہیں پاک کر دے اور شیطان کی نجاست تم سے دور کر دے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم جما دے۔(الانفال:11)

-بے شک جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں جب انہیں کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں پھر اچانک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔(الاعراف:201)

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اس لئے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں **سورۃ البقرۃ** پڑھی جاتی ہے۔(صحیح مسلم:1824۔ صحیح حدیث)

-اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے دو ہزار (2000) سال پہلے ایک کتاب لکھی، اس کتاب کی دو آیتیں نازل کیں اور انہی دونوں آیتوں پر **سورۃ البقرۃ** کو ختم کیا، جس گھر میں یہ دونوں آیتیں (مسلسل) تین (3) راتیں پڑھی جائیں گی ممکن نہیں ہے کہ شیطان اس گھر کے قریب آسکے۔(جامع ترمذی 2882۔ صحیح حدیث)

درد سے آرام اور شفا کے لئے دم

- جھاڑ پھونک (منتر) گنڈا (تعویز) اور تولہ (محبّت پیدا کرنے کا جادوئی عمل) شرک ہیں۔ یہودی کے آنکھ کے درد کے دم سے آرام، (اصل میں) شیطان کا کام ہے۔ تو جب یہودی دم کر دیتا تھا تو شیطان اپنے ہاتھ سے آنکھ چھوتا تھا اس سے درد رک جاتا تھا، تیرے لیے تو بس ویسا ہی کہنا کافی ہے جیسا رسول اللہ ﷺ کہتے تھے (آپ ﷺ بیمار کے جسم پر دایاں ہاتھ پھیرتے پھر فرماتے تھے):

اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ
تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے رب! شفاء دے، تو ہی شفاء دینے والا ہے
لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا ○
شفاء وہی ہے جو تیری طرف سے ہو ایسی شفاء کہ بیماری ذرا بھی باقی نہ رہ جائے۔ (سنن ابی داؤد 3883، صحیح البخاری: 5750۔ صحیح حدیث)

- حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکوہ کیا جب سے وہ مسلمان ہوئے ان کے بدن میں ایک درد پیدا ہو گیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو اور یوں کہو:

تین مرتبہ	بِسْمِ اللّٰہِ ○
سات مرتبہ	اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ○
	میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی، اس چیز کی برائی سے جس کو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔ (صحیح مسلم: 5737۔ صحیح حدیث)

شیطان جب شرک (ناقابلِ معافی گناہِ کبیرہ) کے خیالات ڈالے تو فوری علاج

-تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور تمہارے دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی، فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ اور آخر میں بات یہاں تک پہنچاتا ہے کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب کسی شخص کو (شیطان) ایسا وسوسہ ڈالے تو اللہ سے پناہ مانگنی چاہیے اور شیطانی خیال کو جھٹک دے۔(صحیح بخاری:3276۔ صحیح حدیث)

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ
میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں جو سب سننے والا اور جاننے والا ہے،
الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ مِنۡ ھَمۡزِہٖ وَنَفۡخِہٖ وَنَفۡثِہٖ ○
شیطان مردود سے، اس کے وسوسوں سے، اس کی پھونک سے اور اس کے جادو سے۔

لٰکِنَّا۠ ھُوَ اللّٰہُ رَبِّیۡ وَلَاۤ اُشۡرِکُ بِرَبِّیۡۤ اَحَدًا (38)
لیکن میرا تو اللہ ہی رب ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروں گا۔

(الکہف:38)

ھُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالۡبَاطِنُ ۚ
وہی سب سے پہلا اور سب سے آخری اور ظاہر اور پوشیدہ ہے
وَھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ (3)
اور وہی ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

(الحدید: آیت 3)

-نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً شرک چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ طریقے سے داخل ہو جاتا ہے۔ کیا میں تیری راہنمائی ایسے کلمات کی طرف نہ کروں کہ جب تم وہ کہہ لو تو چھوٹا بڑا تمام شرک تجھ سے ختم ہو جائے۔ (الأدب المفرد امام بخاری: 716)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ اَنۡ اُشۡرِکَ بِکَ وَاَنَا اَعۡلَمُ
اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں (کسی کو) تیرا شریک ٹھہراؤں جب کہ
وَاَسۡتَغۡفِرُکَ لِمَا لَا اَعۡلَمُ ○
میں جانتا ہوں اور میں تجھ سے ان غلطیوں کی مغفرت مانگتا ہوں جنہیں میں نہیں جانتا۔

غصّہ کا علاج

-اور اگر تجھے کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آئے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کر۔ (الاعراف: 200)

-اگر کوئی شخص اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ (شیطان) جاتا رہے گا۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ ○
میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان سے۔ (صحیح بخاری: 3282۔ صحیح حدیث)

-جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو چاہیئے کہ بیٹھ جائے، اب اگر اس کا غصہ رفع ہو جائے (تو بہتر ہے) ورنہ پھر لیٹ جائے۔ (سنن ابی داؤد 4782۔ صحیح حدیث)

-غصہ شیطان کے سبب ہوتا ہے، اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے، اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے، لہٰذا تم میں سے کسی کو جب غصہ آئے تو وضو کر لے۔ (سنن ابی داؤد: 4784 ضعیف)

کھانے کے دوران شیطان (اور اس کے جنّات) سے حفاظت

-جب تم میں سے کوئی کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو داہنے ہاتھ سے پیئے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔(مسلم:5265۔ صحیح)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے۔(مسلم:5274۔ صحیح حدیث)

-جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جائے نجس نہ ہو) تو اس کو اٹھا لے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اس کو صاف کرے اور کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔(صحیح مسلم:5301۔ صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی، یہاں تک کہ اس کا کھانا صرف ایک لقمہ رہ گیا تھا جب اس نے لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا:

بِسۡمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ○
اس کی ابتداء اور انتہاء اللہ کے نام سے۔

یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا: شیطان اس کے ساتھ برابر کھاتا رہا جب اس نے اللہ کا نام لیا تو جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اس نے قے کر دی۔(سنن ابی داؤد 3768۔ ضعیف حدیث)

تلاوت کے وقت شیطان سے حفاظت

-اور قرآن کو شیطان لے کر نہیں نازل ہوئے۔ اور نہ یہ ان کا کام ہے اور نہ وہ اسے کر سکتے ہیں۔ وہ تو سننے کی جگہ سے بھی دور کر دیے گئے ہیں۔(الشعراء:210-212)

-سو جب تو قرآن پڑھنے لگے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لے۔(النحل:98)

نیند کی حالت میں شیطان سے اور برا خواب دیکھ کر اس کے شر سے حفاظت

نیند کی حالت میں شیطان سے حفاظت

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جماہی لے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے (اس لیے کہ شیطان (منہ سے) اندر گھس جاتا ہے۔(صحیح مسلم:7491۔ صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعی مجھے (ہی) دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس (46) حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔(صحیح البخاری:6994۔ صحیح حدیث)

-خواب تین (3) طرح کا ہوتا ہے: ایک اللہ کی طرف سے خوشخبری، دوسرے خیالی باتیں، تیسرے شیطان کا ڈرانا، پس جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا لگے تو اگر چاہے تو لوگوں سے بیان کر دے، اور اگر کوئی برا خواب دیکھے تو اس کو کسی سے بیان نہ کرے، اور کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔(سنن ابن ماجہ:3906- صحیح حدیث)

-اور جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے کہ شیطان خواب میں اس سے کھیلتا ہے۔(صحیح مسلم:5923۔ صحیح حدیث)

-جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین مرتبہ ناک جھاڑے، کیونکہ شیطان رات بھر اس کی ناک کے بانسے میں بیٹھا رہتا ہے۔(صحیح البخاری:3295۔ صحیح حدیث)

برا خواب نقصان پہنچاتا ہے؛ اسے دیکھ کر اس کے نقصان سے حفاظت کا طریقہ

-اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے سو جب کوئی تم میں سے اچھا خواب دیکھے تو اس کا ذکر صرف اسی سے کرے جو اسے عزیز ہو اور جب برا خواب دیکھے تو **بائیں طرف تین بار تھتکارے** اور شیطان کے اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے

بیان نہ کرے تواس کو (اس خواب سے ہر گز کوئی) نقصان نہ ہو گا:

تین مرتبہ	اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شَرِّ الشَّیۡطٰنِ وَ شَرِّھَا ○
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان کے شر سے اور اس کی برائی سے۔	

(صحیح البخاری:3292،- صحیح حدیث)(صحیح مسلم:5897،5903- صحیح حدیث)

- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صبح کو فرمایا کہ رات (خواب میں) میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو میں ان کے ساتھ چل دیا۔ پھر ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لیے کھڑا تھا اور اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا تو اس کا سر اس سے پھٹ جاتا' پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا' لیکن وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھالاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ کھڑا شخص پھر اسی طرح پتھر اس پر مارتا اور وہی صورتیں پیش آتیں جو پہلے پیش آئیں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے پوچھا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں؟ فرمایا کہ مجھ سے انہوں نے کہا کہ آگے بڑھو' آگے بڑھو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لیے کھڑا تھا اور یہ اس کے چہرہ کے ایک طرف آتا اور اس کے ایک جبڑے کو گدی تک چیرتا اور اس کی ناک کو گدی تک چیرتا اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیرتا پھر وہ دوسری جانب جاتا ادھر بھی اسی طرح چیرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا۔ وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی پہلی صحیح حالت میں لوٹ آتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ (اس طرح برابر ہو رہا ہے) فرمایا کہ میں نے کہا سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ آگے چلو' (ابھی کچھ نہ پوچھو) چنانچہ ہم آگے چلے پھر ہم ایک تنور جیسی چیز پر آئے۔ راوی

نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ کہا کرتے تھے کہ اس میں شور و آواز تھی۔ کہا کہ پھر ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے اندر کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں اور ان کے نیچے سے آگ کی لپٹ آتی تھی جب آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیتی تو وہ چلانے لگتے۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا میں نے ان سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چلو آگے چلو۔ فرمایا کہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے۔ میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ نے کہا کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک دوسرا شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے اور یہ تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو یہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے کا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا وہ پھر تیرنے لگتا اور پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی اس کے پاس آتا تو اپنا منہ پھیلا دیتا اور یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ فرمایا کہ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ چلو آگے چلو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک نہایت بد صورت آدمی کے پاس پہنچے جتنے بد صورت تم نے دیکھے ہوں گے ان میں سب سے زیادہ بد صورت۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑتا تھا (نبی ﷺ نے) فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا چلو آگے چلو۔ ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے باغ میں پہنچے جو ہرا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے۔ اس باغ کے درمیان میں بہت لمبا ایک شخص تھا، اتنا لمبا تھا کہ میرے لیے اس کا سر دیکھنا دشوار تھا کہ وہ آسمان سے باتیں کرتا تھا اور اس شخص کے چاروں طرف سے بہت سے بچے تھے کہ اتنے کبھی نہیں دیکھے تھے (نبی ﷺ نے) فرمایا کہ میں نے پوچھا یہ کون ہے یہ بچے کون ہیں؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلو آگے چلو فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے، میں نے اتنا بڑا اور

خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان دونوں نے کہا کہ اس پر چڑھیۓ ہم اس پر چڑھے تو ایک ایسا شہر دکھائی دیا جو اس طرح بنا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی۔ ہم شہر کے دروازے پر آئے تو ہم نے اسے کھلوایا۔ وہ ہمارے لیے کھولا گیا اور ہم اس میں داخل ہوئے۔ ہم نے اس میں ایسے لوگوں سے ملاقات کی جن کے جسم کا نصف حصہ تو نہایت خوبصورت تھا اور دوسرا نصف نہایت بدصورت۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا کہ دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں کود جاؤ۔ ایک نہر سامنے بہہ رہی تھی اس کا پانی انتہائی سفید تھا وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے اور پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کا پہلا عیب جا چکا تھا اور اب وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے (نبی ﷺ نے) فرمایا کہ ان دونوں نے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ ﷺ کی منزل ہے۔ (نبی ﷺ نے) فرمایا کہ میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادل کی طرح ایک محل اوپر نظر آیا فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ ﷺ کی منزل ہے۔ فرمایا کہ میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ مجھے اس میں داخل ہونے دو۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت تو آپ ﷺ نہیں جا سکتے لیکن ہاں آپ ﷺ اس میں ضرور جائیں گے۔ فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ آج رات میں نے عجیب و غریب چیزیں دیکھی ہیں۔ یہ چیزیں کیا تھیں جو میں نے دیکھی ہیں۔ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا ہم آپ ﷺ کو بتائیں گے۔ پہلا شخص جس کے پاس آپ ﷺ گئے تھے اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا تھا اور پھر اسے چھوڑ دیتا اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا اور وہ شخص جس کے پاس آپ ﷺ گئے اور جس کا جبڑا گدی تک اور ناک گدی تک اور آنکھ گدی تک چیری جا رہی تھی۔ یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا اور جھوٹی خبر تراشتا، جو دنیا میں پھیل جاتی اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور میں آپ ﷺ نے دیکھے وہ زناکار مرد اور عورتیں تھیں وہ

شخص جس کے پاس آپ ﷺ اس حال میں گئے کہ وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر دیا جاتا تھا وہ سود کھانے والا ہے اور وہ شخص جو بد صورت ہے اور جہنم کی آگ بھڑکا رہا ہے اور اس کے چاروں طرف چل پھر رہا ہے وہ جہنم کا داروغہ مالک نامی ہے اور وہ لمبا شخص جو باغ میں نظر آیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور جو بچے ان کے چاروں طرف ہیں تو وہ بچے ہیں جو (بچپن ہی میں) فطرت پر مر گئے ہیں۔ بیان کیا کہ اس پر بعض مسلمانوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا مشرکین کے بچے بھی ان میں داخل ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہاں مشرکین کے بچے بھی (ان بچوں میں داخل ہیں) اب رہے وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بد صورت تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ برے عمل بھی کیئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کو بخش دیا۔ (صحیح البخاری:7047- صحیح حدیث)

نماز میں شیطان سے حفاظت کا طریقہ

-اذان کی آواز سنتے ہی شیطان تیزی سے بھاگتا ہے تاکہ اذان کے کلمات نہ سن سکے اور اذان ختم ہو جاتی ہے تو شیطان پھر لوٹ آتا ہے اور لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور تکبیر اقامت کے وقت پھر چل دیتا ہے تاکہ اقامت کی آواز سنائی نہ دے۔ اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر لوٹ کر لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ (صحیح مسلم:856- صحیح حدیث)

-وضو میں وسوسہ ڈالنے کے کام کے لیے ایک شیطان ہے جس کو ولہان کہا جاتا ہے، لہٰذا تم پانی کے وسوسوں سے بچو۔ (سنن ابن ماجہ:421-ضعیف حدیث)

-ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے، سو جب تم ان پر سوار ہونے لگو تو اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو۔ (سلسلہ احادیث صحیحہ:2271- صحیح حدیث)

-تم اونٹ کے بیٹھنے کی جگہوں میں نماز نہ پڑھو اس لیے کہ وہ شیطانوں میں سے ہیں۔ بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھو، اس لیے کہ یہ باعث برکت ہے۔ (ابی داؤد:493- صحیح)

-شیطان آدمی کے پاس آتا ہے اور (وسوسہ ڈالنے کے لیے) اس کی دُبُر (یعنی پاخانہ کی جگہ) کے پاس پھونک مارتا ہے، (ایسی صورت میں) آدمی اس وقت تک (وضو کرنے کے لیے) نہ جائے جب تک ہوا کی آواز نہ سن لے یا اس کی بو نہ پا لے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:3026- صحیح حدیث)

-نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شیطان کی ایک اچک ہے جو وہ تم میں سے کسی کی نماز سے کچھ اچک لیتا ہے۔(صحیح البخاری:3291- صحیح حدیث)

-تم لوگ صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہو، اور ایک صف دوسری صف سے نزدیک رکھو، اور گردنوں کو بھی ایک دوسرے کے مقابل میں رکھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں شیطان کو دیکھتا ہوں وہ صفوں کے بیچ میں سے گھس آتا ہے، گویا وہ بکری کا بچہ ہے۔(سنن ابی داؤد:667- صحیح حدیث)

-بیشک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے، یا فرمایا کہ سورج کے ساتھ وہ اس کی دونوں سینگیں نکلتی ہیں، جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے، پھر جب سورج آسمان کے بیچ میں آتا ہے تو وہ اس سے مل جاتا ہے، پھر جب سورج ڈھل جاتا ہے تو شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے، پھر جب ڈوبنے کے قریب ہوتا ہے تو وہ اس سے مل جاتا ہے، پھر جب ڈوب جاتا ہے تو وہ اس سے جدا ہو جاتا ہے، لہٰذا تم ان تین (3) اوقات میں نماز نہ پڑھو۔(سنن ابن ماجہ:1253- صحیح حدیث)

-جب تم میں سے کوئی شخص سترے کی آڑ میں نماز پڑھے تو چاہیئے کہ اس کے نزدیک رہے، تاکہ شیطان اس کی نماز توڑ نہ سکے۔(سنن ابی داؤد:695- صحیح حدیث)

-اگر تم میں سے نماز پڑھنے میں کسی شخص کے سامنے سے کوئی گزرے تو اسے گزرنے سے روکے، اگر وہ نہ رکے تو پھر روکے اور اگر اب بھی نہ رکے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے۔(صحیح بخاری 3274- صحیح حدیث)

-سیدنا عثمانؓ نے کہا شیطان میری نماز میں حائل ہو گیا اور مجھ کو قرآن بھلا دیتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو (نماز کے اندر ہی) اللہ کی پناہ مانگ اس سے اور بائیں طرف تین (3) بار تھتھکار۔ آپؓ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔(صحیح مسلم:5738- صحیح حدیث)

-(نماز میں جب امام بھول جائے، تو اس کو یاد دلانے کے لیے) سُبۡحٰنَ اللّٰہِ کہنا مردوں کے لیے ہے، اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔(سنن ابن ماجہ:1034- صحیح حدیث)

-شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز کی حالت میں آتا ہے، اور انسان اور اس کے دل کے درمیان داخل ہو کر وسوسے ڈالتا ہے، یہاں تک کہ آدمی نہیں جان پاتا کہ اس نے زیادہ پڑھی یا کم پڑھی، جب ایسا ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے، پھر سلام پھیرے۔(سنن ابن ماجہ:1216- حسن حدیث)

-دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جسے یقین نہ ہو کہ اس نے اپنی نماز میں کمی یا زیادہ کر دی ہے اسے چاہئے کہ صحیح بات تک پہنچنے کے لیے ذہن پر زور ڈالے اور جو باقی رہ گیا ہو اسے پورا کرے پھر دو سجدے (سہو کے) کر لے۔(صحیح البخاری:6671۔ صحیح حدیث)

آنے والے وقت میں زمین پر شیطان کے اثرات

-نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: (اے اللہ) ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرما۔ اس پر لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد کے لیے بھی برکت کی دعا کیجئے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر وہی کہا: اے اللہ! ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرما۔ پھر لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہیں سے طلوع ہو گا۔(صحیح البخاری:1037۔ صحیح حدیث)

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان تو ادھر ہے اور نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا اور بے رحمی اور سخت دلی اونٹ کی دم کے پیچھے پیچھے چلانے والوں میں ہے، جدھر سے شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں (یعنی مشرق) قبیلہ ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں۔(صحیح البخاری:4387- صحیح حدیث)

- شیطان ناامید ہو گیا ہے اس بات سے کہ اس کو نمازی لوگ عرب کے جزیرہ میں پوجیں (جیسے جاہلیت کے زمانے میں پوجتے تھے)۔ لیکن شیطان ان کو بھڑکا دے گا (آپس میں لڑا دے گا)۔(صحیح مسلم:7103- صحیح حدیث)

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لپیٹ لیا میرے لیے زمین کو (یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اس کا مشرق اور مغرب دیکھا اور میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سرخ اور سفید اور میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ ان کا جتھا ٹوٹ جائے اور ان کی جڑ کٹ جائے (یعنی نیست اور نابود ہو جائیں)۔ میرے پروردگار نے فرمایا: اے محمد ﷺ! میں جب کوئی حکم دیتا ہوں پھر وہ نہیں پلٹتا اور میں نے تیری یہ دعائیں قبول کیں۔ میں تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا، نہ ان پر کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو ایسا غالب کروں گا جو ان کی جڑ کاٹ دے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں (مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے مگر ان کو بالکل تباہ نہ کر سکیں گے) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔(صحیح مسلم:7258- صحیح حدیث)

شیطان اور انسانوں کا آپس میں کیا واسطہ ہے؟

-ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔
(صحیح مسلم:7109۔ صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جن اور انس کے شیاطین کے شر سے (اللہ کی) پناہ مانگو:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ شَیٰطِیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ○
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جن اور انس کے شیاطین کے شر سے۔

پاس موجود ایک صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''ہاں''۔(سنن النسائی:5509-ضعیف حدیث)

-(رب کی پناہ میں آیا) اس شیطان کے شر سے جو وسوسہ ڈال کر چھپ جاتا ہے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔(الناس:4-6)

-اور جب (فسادی) ایمانداروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف مذاق کرتے ہیں۔(البقرۃ:14)

-جس رات میں جنوں نے قرآن مجید سنا تھا اس کی خبر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک ببول (کیکر) کے درخت نے دی تھی۔(صحیح بخاری:3859- صحیح حدیث)

انسان کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے کس کو مقرر کیا ہے؟

-ہر شخص کی حفاظت کے لیے کچھ فرشتے ہیں اس کے آگے اور پیچھے اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔(الرعد:11)

-(اللہ) اپنے بندوں میں جس پر چاہے اپنے حکم سے فرشتوں کو بھید دے کر اتارتا ہے۔(النحل:2)

شیاطین کب جکڑے جاتے ہیں؟

-نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ چند صحابہؓ کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف گئے۔ان دنوں شیاطین کو آسمان کی خبریں لینے سے روک دیا گیا تھا اور ان پر انگارے(ٹوٹے ہوئے تارے) پھینکے جانے لگے تھے۔تو وہ شیاطین اپنی قوم کے پاس آئے اور پوچھا کہ بات کیا ہوئی۔انہوں نے کہا کہ ہمیں آسمان کی خبریں لینے سے روک دیا گیا ہے اور (جب ہم آسمان کی طرف جاتے ہیں تو) ہم پر ٹوٹے ہوئے تارے پھینکے جاتے ہیں۔شیاطین نے کہا کہ آسمان کی خبریں لینے سے روکنے کی کوئی نئی وجہ ہوئی ہے۔اس لیے تم مشرق و مغرب میں ہر طرف پھیل جاؤ اور اس سبب کو معلوم کرو جو تمہیں آسمان کی خبریں لینے سے روکنے کا سبب ہوا ہے۔وجہ معلوم کرنے کے لیے نکلے ہوئے شیاطین تہامہ کی طرف گئے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے مقام نخلہ میں اپنے اصحابؓ کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے۔جب قرآن مجید انہوں نے سنا تو غور سے اس کی طرف کان لگا دیئے۔پھر کہا،اللہ کی قسم! یہی ہے جو آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث بنا ہے۔پھر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا قوم کے لوگو! ہم نے حیرت انگیز قرآن سنا جو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔اس لیے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آیت نازل ہوئی(سورۃ الجن:آیت 1)اور جنوں کی گفتگو وحی کی گئی۔(صحیح بخاری:773- صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔(صحیح بخاری:3277،1899- صحیح حدیث)

جنّات کیا ہیں؟ کیسے وار کرتے ہیں؟ اور ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

جنّات کیا ہیں؟

- ہم نے اس (انسان) سے پہلے جنّات کو آگ کے شعلے سے بنایا تھا۔ (الحجر:27)

- فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور سیدنا آدمؑ اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے۔ (صحیح مسلم:7495۔ صحیح حدیث)

- جو وہ (حضرت سلیمانؑ) چاہتے، ان کے لیے (جنّات) بناتے تھے قلعے اور تصویریں اور حوض جیسے لگن اور جمی رہنے والی دیگیں۔ (سبا:13)

- پھر جب ہم نے اس (سلیمانؑ) پر موت کا حکم کیا تو انہیں اس کی موت کا پتہ نہ دیا مگر گھن کے کیڑے نے جو اس کے عصا کو کھا رہا تھا، پھر جب گر پڑا تو جنوں کو معلوم ہو گیا کہ اگر وہ غیب کو جانتے ہوتے تو اس ذلّت کے عذاب میں نہ پڑے رہتے۔ (سبا:14)

- (حضرت) سلیمانؑ کے پاس ان کے لشکر، جن اور انسان اور پرندے جمع کیے جاتے پھر ان کی جماعتیں بنائی جاتیں۔ (النمل:17)

- کہہ دو کہ مجھے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس بات کی وحی آئی ہے کہ کچھ جن (میری قرآن کی تلاوت) سن گئے ہیں، پھر انہوں (جنّات) نے (اپنی قوم سے) جا کر کہہ دیا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔ (الجن:1)

- ہم میں سے بعض بے وقوف ہیں جو اللہ پر جھوٹی باتیں بنایا کرتے تھے۔ (الجن:4)

- کچھ انسان، جنوں کے مردوں سے پناہ لیا کرتے تھے سو انہوں نے ان کی سرکشی اور بڑھا دی۔ (الجن:6)

- اور کچھ تو ہم (جنّات) میں سے نیک ہیں اور کچھ اور طرح کے، ہم (جنّات) بھی مختلف طریقوں پر تھے۔ (الجن:11)

-اور کچھ تو ہم (جنّات) میں سے فرمانبر دار ہیں اور کچھ نافرمان۔(الجن:14)

-نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے یہی سورت جنوں والی رات (لیلۃ الجن) کو ان پر تلاوت کی تھی، وہ تمہاری (صحابہؓ) بہ نسبت اچھا جواب دینے والے تھے، وہ اس طرح کہ جب میں یہ والی آیت پڑھتا: تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔(الرّحمٰن:18) تو وہ جن جواب میں کہتے: اے ہمارے ربّ! ہم تیری کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلا سکتے اور تیرے لیے ہی تعریف ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:2150۔ صحیح حدیث)

-ہمارا مالک، اللہ جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں تک تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے پھر جو لوگ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے قریب ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا حکم دیا تمہارے مالک نے، وہ بیان کرتے ہیں۔اسی طرح آسمان والے ایک دوسرے سے بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والوں تک آتی ہے ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں اور اپنے دوست کاہنوں کو آکر سناتے ہیں۔ فرشتے جب ان جنوں کو دیکھتے ہیں تو ان کو (دم دار) تاروں سے مارتے ہیں، پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر کاہن اتنی ہی کہیں تو سچ ہے لیکن وہ جھوٹ ملاتے ہیں اس میں اور زیادہ کرتے ہیں۔(صحیح مسلم۔5819۔ صحیح حدیث)

شیطان اور جنّات کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

-اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدمؑ کو سجدہ کرو تو سوائے **ابلیس** کے سب نے سجدہ کیا، وہ جنوں میں سے تھا سو اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی، پھر کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو کارساز بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں، بے انصافوں کو برا بدل ملا۔(الکھف:50)

نوٹ: ابلیس کے آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے والے واقعہ کا ذکر قرآن مجید میں ان سات (7) مقامات پر ہے:

(البقرۃ:34) (الاعراف:11) (الحجر:30-31) (الاسراء:61) (الکھف:50) (طٰہٰ:116) (ص:73-74)

جن وانس میں کیا مشترک ہے

-اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! اگر تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ، تم بغیر **سلطان** (زور) کے نہ نکل سکو گے۔(الرحمٰن:33)

-اور تیرے رب کی یہ بات پوری ہو کر رہے گی کہ البتہ دوزخ کو اکٹھے جنوں اور آدمیوں سے بھر دوں گا۔(ھود:119)

-اور اسی طرح ہم نے ہر نبیؑ کے لیے شر پسند آدمیوں اور جنوں کو دشمن بنایا جو کہ ایک دوسرے کو طمع کی باتیں فریب دینے کے لیے سکھاتے ہیں، اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے، پس تو چھوڑ دے انہیں اور جو جھوٹ وہ بناتے ہیں۔(الانعام:112)

-انس و جن کے علاوہ سبھی جاندار جمعہ کے دن قیامت برپا ہونے کے ڈر سے صبح سے سورج نکلنے تک کان لگائے رہتے ہیں۔(سنن ابی داؤد:1046- صحیح حدیث)

-اس دن اپنے گناہ کی بابت نہ کسی انسان اور نہ کسی جن سے پوچھا جائے گا۔(الرحمٰن:39)

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ النجم میں سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں نے اور تمام مشرکوں اور جنات وانسانوں نے بھی سجدہ کیا۔(صحیح البخاری:4862۔ صحیح حدیث)

-جب تم اپنی بکریوں میں یا جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز کے ساتھ دو کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں تک بھی پہنچے گی اور اسے جن وانس اور دوسری جو چیزیں بھی سنیں گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی۔(صحیح البخاری:7548۔ صحیح حدیث)

-ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم میں مغربون دیکھے گئے ہیں؟ میں نے پوچھا: مغربون کون ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جن میں جنوں کی شرکت ہو۔(سنن ابی داؤد:5107-ضعیف حدیث)

-اے جن وانس ہم تمہارے (حساب کتاب کے) لیے جلد ہی فارغ ہو جائیں گے۔(الرحمٰن:31)

جنّات کے انسانوں پر حقوق

-لیلۃ الجن کے بارے نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے جنوں کی طرف سے ایک بلانے والا آیا۔ میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا۔" پھر ہم کو اپنے ساتھ لے گئے اور ان کے نشان اور ان کے انگاروں کے نشان بتلائے، جنوں نے نبی ﷺ سے توشہ چاہا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اس جانور کی ہر ہڈی جو اللہ کے نام پر کاٹا جائے تمہاری خوراک ہے۔ تمہارے ہاتھ میں پڑتے ہی وہ گوشت سے پُر ہو جائے گی اور ہر ایک اونٹ کی مینگنی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہڈی اور مینگنی (گوبر، اور کوئلے) سے استنجامت کرو کیونکہ وہ تمہارے بھائی جنوں اور ان کے جانوروں کی خوراک ہے۔" (صحیح مسلم: 1007۔ صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی (کسی زمینی) سوراخ میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہا جاتا تھا کہ وہ جنوں کی جائے سکونت ہے۔ (ابی داؤد: 29-ضعیف) (سنن نسائی: 34-ضعیف)

-نماز میں (بھی) دونوں کالوں (یعنی) سانپ اور بچھو کو (اگر دیکھو تو) قتل کر ڈالو۔
(ابن ماجہ: 1245۔ صحیح حدیث) (جامع ترمذی: 390۔ صحیح حدیث) (سنن ابی داؤد 921۔ صحیح حدیث) (سنن نسائی: 1203۔ صحیح)

مصیبتوں اور مشکلات کا فائدہ

-اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے بیماری کی تکالیف اور دیگر مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (صحیح البخاری: 5645۔ صحیح حدیث)

-مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج و ملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ (صحیح البخاری: 5642،5641۔ صحیح حدیث)

شیطان کے بعد انسان کا سب سے بڑا دشمن: انسان کا اپنا نفس

نفس کی برائی کیا ہے؟

-بے شک نفس تو برائی سکھاتا ہے مگر جس پر میرا رب مہربانی کرے۔(یوسف:53)

-جو اللہ کی حدوں سے بڑھا تو اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔(الطلاق:1)

-اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا اور لیکن وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے۔(النحل:33)

-کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنا خدا اپنی خواہشات نفسانی کو بنا رکھا ہے۔(الفرقان:43)

-بعض اہلِ کتاب دل سے چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم کو گمراہ کر دیں، اور (وہ) گمراہ نہیں کرتے مگر اپنے نفسوں کو اور نہیں سمجھتے۔(آل عمران:69)

-اور (انسان کے) نفس میں حرص تو ہوتی ہی ہے۔(النساء:128)

-اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے زنا کا کوئی نہ کوئی حصہ لکھ دیا ہے جس سے اسے لامحالہ گزرنا ہے، پس آنکھ کا زنا (نامحرم کو) دیکھنا ہے، زبان کا زنا غیر محرم سے گفتگو کرنا ہے، دل کا زنا خواہش اور شہوت ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی ہے۔(صحیح البخاری:6612۔ صحیح حدیث)

نفس کی برائی سے کیوں بچیں؟

-نفس کی خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دے گی۔(ص:26)

-جو اپنے نفس کے لالچ سے بچا یا جائے پس وہی لوگ کامیاب ہیں۔(الحشر:9)

-اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرنا افضل جہاد ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر اپنے نفس اور خواہش کا مقابلہ کرنا افضل ہجرت ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:1491۔ صحیح حدیث)

-اور لیکن جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اس نے اپنے نفس کو بری خواہش سے روکا۔ سو بے شک اس کا ٹھکانا بہشت ہی ہے۔(النازعات:40-41)

-پس اپنے نفس کی پاکی کے دعوے نہ کرو، وہی (اللہ) بہتر جانتا ہے کہ واقعی متّقی کون ہے۔(النجم:32)

-(ارشاد ہوگا) اے نفسِ مُطمئنہ (مطمئن نفس)۔اپنے رب کی طرف لوٹ چل، تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔(الفجر:27-28)

نفس کی برائی سے کیسے بچیں؟

-ایمان والوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کو بھی محفوظ رکھیں، یہ ان کے لیے بہت پاکیزہ ہے، بے شک اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔(النور:30)

-جو بھی شادی کی استطاعت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ خواہش نفسانی کو توڑ دے گا۔(صحیح البخاری:5065۔ صحیح)

-جان لو کہ تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے اور بیوی بچوں کا بھی۔اس لیے کبھی روزہ بھی رکھو اور کبھی بلا روزے کے بھی رہو، عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔(صحیح البخاری:1153۔ صحیح)

-بے شک رات کا اٹھنا نفس کو خوب زیر کرتا ہے اور بات بھی صحیح نکلتی ہے۔(المزمل:6)

-جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیری گئی ہے نفس کی خواہشوں سے۔(صحیح مسلم:7130- صحیح حدیث)

-اور جو کوئی برا فعل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشوائے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔(النساء:110)

-اللہ کو معلوم ہے تم اپنے نفسوں سے خیانت کرتے تھے پس تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف کر دیا۔(البقرۃ:187)

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے: میرا نفس (جی) کاہل اور سست ہو گیا۔(صحیح مسلم:5880- صحیح حدیث)

جادو کیا ہے؟ اس سے حفاظت اور اس کا توڑ

-ایک یہودی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر اعتماد کرتے تھے، اس نے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کرنے کے لیے) گرہیں لگائیں اور اس عمل کو ایک انصاری کے کنویں میں رکھ دیا۔ اس وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دن (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مطابق چھ مہینے) بیمار رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیمارداری کرنے کے لیے دو فرشتے آئے، ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کے پاس اور دوسرا ٹانگوں کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا: کیا تجھے علم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے والے فلاں (یہودی) نے (گیارہ) گرہیں لگائیں اور فلاں انصاری کے کنویں میں اپنا عمل رکھ دیا، اگر وہ گرہیں لانے کے لیے کسی آدمی کو وہاں بھیجا جائے تو وہ کنویں کے پانی کو زرد پائے گا۔ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) لے کر تشریف لائے اور کہا: فلاں یہودی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا ہے اور جادو کا عمل فلاں کنویں میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی (ایک روایت کے مطابق سیدنا علی رضی اللہ عنہ) کو بھیجا، انہوں کے دیکھا کہ پانی زرد ہو چکا تھا، وہ گرہیں لے کر واپس آ گئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ایک ایک آیت پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گرہ کھولی، پھر ایک ایک آیت پڑھ کر (گیارہ) گرہیں کھولتے گئے، جونہی گرہ کھلتی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر محسوس کرتے تھے، بالآخر صحت یاب ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے کھڑے ہوئے، گویا کہ (رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے) اور رسیاں کھول کر آزاد کر دیا ہو۔ وہی (یہودی جادوگر) اس وقوعہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتا تھا، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سامنے کسی چیز کا ذکر نہیں کیا اور نہ اسے کبھی ڈانٹ ڈپٹ کی، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ (سلسلہ احادیث صحیحہ: 589۔ صحیح حدیث)

- جس نے جادو کو خریدا اس کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں، اور وہ چیز بہت بری ہے جس کے بدلہ میں انہوں نے اپنے آپ کو بیچا، کاش وہ جانتے۔(البقرۃ:102)

-بیشک جھاڑ پھونک، تعویذات اور حُب کے اعمال سب شرک ہیں۔(سلسلہ صحیحہ:2972۔ صحیح)

-رقیہ میں اگر شرک کا مضمون نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔(صحیح مسلم:5732۔ صحیح)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سات (7) گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں بچتے رہو: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' لڑائی (جہاد) میں سے بھاگ جانا' پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔(صحیح البخاری:2766۔ صحیح حدیث)

- جس نے علم نجوم کا کوئی حصہ اخذ کیا تو اس نے اتنا ہی جادو اخذ کیا، وہ جتنا اضافہ کرے گا اتنا ہی اضافہ ہو گا۔(سنن ابی داؤد:3905- حسن حدیث)(ابن ماجہ:3726- حسن حدیث)

-شراب پر ہمیشگی کرنے والا، جادو پر ایمان لانے والا اور قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:678۔ صحیح حدیث)

- جس نے برا شگون (پیتل کے کڑے) لیا یا اس کے لئے برا شگون لیا گیا یا جس نے پیشن گوئی کی یا اس کے لئے پیشن گوئی کی گئی یا جس نے جادو کیا یا جس کے لئے جادو کیا گیا وہ ہم (امّتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں سے نہیں ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:2195۔ صحیح حدیث)

نئے چاند (ہلال) کے شر (اس سے کئے جانے والے جادو) سے بچنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیۡنَا بِالۡیُمۡنِ وَالۡاِیۡمَانِ وَالسَّلَامَۃِ
اے اللہ ! تو اسے ہم پر طلوع کر امن، ایمان، سلامتی
وَالۡاِسۡلَامِ ○ رَبِّیۡ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ○
اور اسلام کے ساتھ۔(اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔(سلسلہ صحیحہ:1816۔ صحیح)

جادو کا مسنون علاج

-سورۃ البقرۃ پڑھو کہ اس کا پڑھنا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور جادو گر لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔(صحیح مسلم:1874- صحیح حدیث)

- جو شخص صبح کے وقت (مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی) سات(7) عجوہ کھجوریں کھا لے اسے اس دن (رات تک) نہ تو زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ ہی جادو۔
(صحیح البخاری:5779،5445،5768- صحیح حدیث)(صحیح مسلم:5339،5338- صحیح حدیث)

- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورۃ الاخلاص اور معوذتین (سورۃ الفلق، سورۃ النّاس) صبح و شام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ (سورتیں) تمہیں ہر شر سے بچائیں گی اور محفوظ رکھیں گی۔(سنن ترمذی:3575- حسن حدیث)(ابی داؤد:5082- حسن حدیث)(سنن نسائی:5430- حسن حدیث)

حضرت جبرائیلؑ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کے توڑ کا دم

-حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تم پر وہ دم نہ کروں جو میرے پاس حضرت جبرائیلؑ لے کر آئے؟، میں نے عرض کیا: ضرور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین (3) بار یہ پڑھا :-

بِسۡمِ اللّٰهِ اَرۡقِيۡكَ وَاللّٰهُ يَشۡفِيۡكَ مِنۡ كُلِّ دَاءٍ فِيۡكَ مِنۡ
اللہ کے نام سے میں تم پر دم کرتا ہوں، اللہ ہی تمہیں شفاء دے گا، تمہارے ہر مرض سے،
شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الۡعُقَدِ، وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○
گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے، اور حاسد کے حسد سے جب وہ حسد کرے۔

(سنن ابن ماجہ:3524-ضعیف حدیث)

نظرِ بد کیا ہے؟ اس سے حفاظت اور اس کا علاج

جنّات کی نظرِ بد یا انسانوں میں سے حاسد دوستوں اور دشمنوں کی نظرِ بد

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: نظرِ بد لگنا ایک حقیقت ہے۔(صحیح البخاری:5740- صحیح حدیث)

-بیشک نظرِ بد آدمی کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے دیوانا کر دیتی ہے، حتیٰ کہ (بسا اوقات ایسے ہوتا ہے کہ) وہ اونچی جگہ پر چڑھتا ہے اور پھر وہاں سے گر پڑتا ہے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:889- صحیح حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (پہلے) جنوں کی نظرِ بد سے، پھر آدمیوں کی نظرِ بد سے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگتے تھے، پھر جب معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو پڑھنا شروع کیا، اور باقی تمام چیزیں چھوڑ دیں۔(سنن ابن ماجہ:3511-ضعیف حدیث)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اجازت دیا ہوا نظرِ بد کا بہترین اور مکمل علاج

-حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بن حنیف کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے والد) کے پاس ہوا، سہل رضی اللہ عنہ اس وقت نہا رہے تھے، حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آج کے جیسا پہلے نہیں دیکھا، اور نہ پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی کا بدن ایسا دیکھا، حضرت سہل رضی اللہ عنہ یہ سن کر تھوڑی ہی دیر میں چکرا کر گر پڑے، تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، اور عرض کیا گیا کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی خبر لیجئیے جو چکرا کر گر پڑے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا: "تم لوگوں کا گمان کس پر ہے"؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ پر، نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "کس بنیاد پر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے"، جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی کسی ایسی چیز کو دیکھے جو اس کے دل کو بھا جائے تو اسے اس کے لیے برکت کی دعا کرنی چاہیئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانی منگوایا، اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وضو کریں، تو انہوں نے اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک،

اور اپنے دونوں گھٹنے اور تہبند کے اندر کا حصہ دھویا، اور نبی ﷺ نے انہیں حضرت سہلؓ (کی کمر) پر وہی پانی ڈالنے کا حکم دیا۔ حضرت سفیانؓ کہتے ہیں کہ حضرت معمرؓ کی روایت میں جو انہوں نے حضرت زہریؒ سے روایت کی ہے اس طرح ہے: "نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ برتن کو ان کے پیچھے سے ان پر انڈیل دیں"۔ (سنن ابن ماجہ:3509- صحیح حدیث)

جس کو نظرِ بد لگ جائے اس کو غسل کرنے کا حکم

-اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نظر بد لگانے والے کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ وضو کرے پھر جسے نظر لگی ہوتی اس پانی سے غسل کرتا۔ (سنن أبي داود:3880- صحیح حدیث)

- نبی ﷺ نے فرمایا: نظر کا لگ جانا سچ ہے (یعنی نظر میں تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور جو کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں)۔ جب تم سے کہا جائے غسل کرنے کو تو غسل کرو۔

(صحیح مسلم:5702- صحیح حدیث)

جس نے نظر اتارنے کے لئے غسل کا پانی دینا ہے اس کے لئے حکم

- نبی ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت (پہل) کر سکتی تو اس پر نظر بد ضرور سبقت (پہل) کرتی، اور جب لوگ تم سے غسل کرائیں تو تم غسل کر لو۔

(جامع الترمذي:2062- صحیح حدیث)

نوٹ: اگر نظر لگانے والے کا نہ پتہ ہو یا غسل کے لئے اس سے پانی لینا مشکل ہو تو کوئی بھی پابندِ شریعت، پانچ وقت کا نمازی مرد یا عورت، نظرِ بد اُتارنے کے لئے اوپر بتائے گئے طریقہ سے کسی بھی مرد یا عورت کو غسل کا پانی دے سکتا ہے۔ اس غسل کے فوراً بعد مسنون غسل کریں۔

نظر بد سے لگنے والی جلد کی بیماری کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کردہ دم

-ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اس کو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے:

بِسۡمِ اللّٰهِ تُرۡبَةُ اَرۡضِنَا بِرِيۡقَةِ بَعۡضِنَا لِيُشۡفٰى بِهٖ
اللہ کے نام سے، ہمارے ملک کی مٹی، ہم میں سے کسی کی تھوک کے ساتھ،
سَقِيۡمُنَا بِاِذۡنِ رَبِّنَا ○
اس سے شفا پائے گا ہمارا بیمار، اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔

(صحیح البخاری:5745- صحیح حدیث)(صحیح مسلم:5719- صحیح حدیث)

اولاد کی نظرِ بد سے حفاظت کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت ابراہیمؑ کی خاص دعا

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت حسنؓ و حسینؓ کے لیے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے بزرگ دادا (حضرت ابراہیمؑ) بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کے لیے مانگا کرتے تھے:

اُعِيۡذُ كُمَا بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ
میں تمہارے لیے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلمات کے ذریعہ، ہر شیطان
وَهَآمَّةٍ وَمِنۡ كُلِّ عَيۡنٍ لَآمَّةٍ ○
اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔

(صحیح البخاری:3371- صحیح حدیث)

جس کو نظر لگ جائے اس کو دم کرنے کا حکم

- نظر بد لگ جانے پر معوذتین سے دم کر لیا جائے۔(صحیح البخاری:5738- صحیح حدیث)

- نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر (نظر بد لگنے کی وجہ سے) کالے دھبے پڑ گئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس پر دم کرا دو کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے۔(صحیح البخاری:5739- صحیح حدیث)

-ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں نظر بد لگ جانے پر دم کرنے کا حکم دیا۔(سنن ابن ماجہ:3512- صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ نے بچھو کے ڈنک، نظر بد اور پسلی میں نکلنے والے دانے کے سلسلے میں، جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔(جامع الترمذي:2056- صحیح حدیث)

- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'': نظر بد لگنے یا ڈنک لگنے کے سوا کسی صورت میں دم کرنا درست نہیں ہے۔(سنن ابن ماجہ:3513- صحیح حدیث)

- حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے عرض کیا: حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے لڑکوں کو بہت جلد نظر بد لگ جاتی ہے، کیا میں ان کے لیے دم کراؤں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس لیے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کر سکتی تو اس پر نظر بد ضرور سبقت کرتی۔(جامع الترمذي:2059- صحیح حدیث)

رقیہ کروانے کا فیصلہ کرنا

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں کسی نبی علیہ السلام کے ساتھ پوری امت گزری، کسی نبی علیہ السلام کے ساتھ چند آدمی گزرے، کسی نبی علیہ السلام کے ساتھ دس آدمی گزرے، کسی نبی علیہ السلام کے ساتھ پانچ آدمی گزرے اور کوئی نبی علیہ السلام تنہا گزرا پھر میں نے دیکھا تو انسانوں کی ایک بہت بڑی جماعت دور سے نظر آئی۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے

پوچھا کیا یہ میری امت ہے ؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ افق کی طرف دیکھو۔ میں نے دیکھا تو ایک بہت زبردست جماعت دکھائی دی۔ فرمایا کہ یہ ہے آپ ﷺ کی امت اور یہ جو آگے آگے ستر ہزار کی تعداد ہے ان لوگوں سے حساب نہ لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہو گا۔ میں نے پوچھا: ایسا کیوں ہو گا؟ انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے۔ رقیہ نہیں کرواتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے، اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ سے عکاشہ بن محصن ؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! انہیں بھی ان میں سے کر دے۔ اس کے بعد ایک اور صحابی ؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ ؓ اس میں تم سے آگے بڑھ گئے (صحیح البخاری:6541- صحیح حدیث)(صحیح المسلم:527- صحیح حدیث)

-وہ آدمی (اللہ پر) توکل سے بری ہو گیا جس نے اپنے بدن پر داغ لگایا یا رقیہ کرنے کو کہا۔
(سلسلہ احادیث صحیحہ:244۔ صحیح حدیث)

نظر بد کے خاتمے کے لئے دیگر علاج: رقیہ شرعیہ یا منزل

-رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو ایسے دم کیا (جیسے اگلے صفحات پر دیا گیا ہے)، تو اعرابی شفایاب ہو کر کھڑا ہو گیا، اور ایسا لگ رہا تھا کہ اسے کوئی تکلیف نہیں ہے۔

(ابن ماجہ:3549ضعیف حدیث)

سورۃ الفاتحہ کی فضیلت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: نماز میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی تقسیم ہو چکی ہے۔اور میرا بندہ جو سوال کرتا ہے وہ پورا کیا جاتا ہے۔

جب بندہ کہتا ہے	اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَۙ‏ (2)
اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی۔	
جب بندہ کہتا ہے	الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِۙ‏ (3)
تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری توصیف کی۔	
جب بندہ کہتا ہے	مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِؕ‏ (4)
اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور یوں بھی کہتا ہے کہ میرے بندے نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دیے ہیں۔	
جب بندہ کہتا ہے	اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُؕ‏ (5)
اللہ عزوجل فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کا درمیانی معاملہ ہے میرا بندہ جو سوال کرے گا وہ اس کو ملے گا۔	
جب بندہ کہتا ہے	
اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَۙ‏ (6) صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ‏ (7)	
اللہ عزوجل فرماتا ہے: یہ سب میرے اس بندے کیلئے ہے اور یہ جو کچھ طلب کرے گا وہ اسے دیا جائے گا۔(صحیح مسلم:878- صحیح حدیث)	

رقیہ شرعیہ یا منزل

سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ (آیات 1 تا 7)

تین (3) مرتبہ	اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ مِنۡ ھَمۡزِہٖ وَنَفۡخِہٖ وَنَفۡثِہٖ ○

میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں جو سننے والا اور جاننے والا ہے، شیطان مردود سے، اس کے وسوسوں سے، اس کی پھونک سے اور اس کے جادو وغیرہ سے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (1)

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (2) الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (3) مٰلِكِ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم

یَوۡمِ الدِّیۡنِ (4) اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ (5) اِھۡدِنَا

والا۔ جزا کے دن کا مالک۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ (6) صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ

ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا

عَلَیۡھِمۡ ۵ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ (7)

نہ کہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ وہ جو گمراہ ہوئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
الٓمّٓ ﴿1﴾ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿2﴾
ال م۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی بھی شک نہیں، پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے
الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
جو بن دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے
رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ﴿3﴾ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ
اس میں خرچ کرتے ہیں۔ اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو اتارا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ﴿4﴾
اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے اتارا گیا، اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔
وَاتَّبَعُوۡا مَا تَتۡلُوا الشَّيٰطِيۡنُ عَلٰى مُلۡكِ سُلَيۡمٰنَ ۚ
اور انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جو شیطان سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت کے وقت پڑھتے تھے،
وَمَا كَفَرَ سُلَيۡمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ كَفَرُوۡا يُعَلِّمُوۡنَ
اور سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا تھا لیکن شیطانوں نے ہی کفر کیا لوگوں کو جادو سکھاتے تھے،
النَّاسَ السِّحۡرَ ۗ وَمَآ اُنۡزِلَ عَلَى الۡمَلَكَيۡنِ بِبَابِلَ هَارُوۡتَ
اور اس (چیز) کی بھی جو شہر بابل میں ہاروت وماروت دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا،

وَمَارُوۡتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوۡلَاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٌ

اور وہ کسی کو نہ سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے ہم تو صرف آزمائش کے لیے ہیں، تو

فَلَا تَكۡفُرۡ ؕ فَيَتَعَلَّمُوۡنَ مِنۡهُمَا مَا يُفَرِّقُوۡنَ بِهٖ بَيۡنَ الۡمَرۡءِ

کافر نہ بن، پس ان سے وہ بات سیکھتے تھے جس سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈالیں،

وَزَوۡجِهٖ ؕ وَمَا هُمۡ بِضَآرِّيۡنَ بِهٖ مِنۡ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ

حالانکہ وہ اس سے کسی کو اللہ کے حکم کے سوا کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے،

وَيَتَعَلَّمُوۡنَ مَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنۡفَعُهُمۡ ؕ وَلَقَدۡ عَلِمُوۡا لَمَنِ

اور سیکھتے تھے وہ جو ان کو نقصان دیتی تھی اور نہ کہ نفع، اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جس

اشۡتَرٰٮهُ مَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ قف ؕ وَلَبِئۡسَ مَا شَرَوۡا

نے جادو کو خریدا اس کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں، اور وہ چیز بہت بری ہے جس

بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ ؕ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ (102)

کے بدلہ میں انہوں نے اپنے آپ کو بیچا، کاش وہ جانتے۔

وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ (163ع)

تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے سب کا تھامنے والا، نہ اس کو اونگھ دبا

نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا

سکتی ہے نہ نیند، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کا ہے، ایسا کون

الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ

ہے جو اس کی اجازت کے سوا اس کے ہاں سفارش کر سکے، تمام حاضر اور غائب

وَمَا خَلۡفَهُمۡ ۚ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا

حالات کو جانتا ہے، اور سب اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر

شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا يَـــُٔوۡدُهٗ

سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے، اس کی کرسی سب آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے، اور اللہ کو

حِفۡظُهُمَا ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ (255)

ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی، اور وہی سب سے برتر عظمت والا ہے۔

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِىۡۤ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے، اور اگر تم اپنے دل کی بات ظاہر

اَنۡفُسِكُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ يُحَاسِبۡكُمۡ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَـغۡفِرُ لِمَنۡ

کرو گے یا چھپاؤ گے اللہ تم سے اس کا حساب لے گا، پھر جس کو چاہے بخشے گا اور

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ (284)

جسے چاہے عذاب کرے گا، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مِنۡ رَّبِّہٖ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ
ایمان لے آئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے اترا ہے اور مومن
کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ ۟ قف
بھی سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان
لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِہٖ ۟ قف وَ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا ٭
لے آئے ہم اللہ کے رسولوں میں ایک دوسرے سے فرق نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم نے
غُفۡرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ (285)
سنا اور مان لیا، اے ہمارے رب تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا
لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ
ہے۔ اللہ کسی کو اس کی طاقت کے سوا تکلیف نہیں دیتا، نیکی کا فائدہ بھی اسی کو ہو گا
وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ
اور برائی کی زد بھی اسی پر پڑے گی اے رب ہمارے! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو
اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی
ہمیں نہ پکڑ، اے رب ہمارے! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں
الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ
پر رکھا تھا، اے رب ہمارے! اور ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہمیں طاقت نہیں

وَاعۡفُ عَنَّا ۟ وَاغۡفِرۡ لَنَا ۟ وَارۡحَمۡنَا ۟ اَنۡتَ مَوۡلٰنَا
،اور ہمیں معاف کردے،اور ہمیں بخش دے،اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا کارساز ہے
فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ (286)
،کافروں کی قوم کے مقابلہ میں تو ہماری مدد کر۔

سورۃ آلِ عمران (آیت 18)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالۡمَلٰۤٮِٕكَةُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ
اللہ نے اور فرشتوں نے اور علم والوں نے گواہی دی کہ اس کے سوااور کوئی معبود نہیں
قَآٮِٕمًا ۢ بِالۡقِسۡطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ؕ(18)
وہی انصاف کا حاکم ہے،اس کے سوااور کوئی معبود نہیں زبردست حکمت والا ہے۔

سورۃ الاعراف (آیت 54)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ
بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا
اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ ۖ يُغۡشِى الَّيۡلَ النَّهَارَ
پھر عرش پر قرار پکڑا، رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا
يَطۡلُبُهٗ حَثِيۡثًا ۙ وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ وَالنُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۢ ۢ
ہوا آتا ہے،اور سورج اور چاند اور ستارے اپنے حکم کے تابعدار بنا کر پیدا کیے، اسی

بِاَمۡرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ (54)
کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم فرمانا، اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

سورۃ المومنون (آیت 117)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
وَمَنۡ يَّدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا
اور جس نے اللہ کے ساتھ اور معبود کو پکارا، جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں، تو اس کا
حِسَابُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ (117)
حساب اسی کے رب کے ہاں ہو گا، بے شک کافر نجات نہیں پائیں گے۔

سورۃ جن (آیۃ 3)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ (3)
اور ہمارے رب کی شان بلند ہے نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ بیٹا۔

سورۃ الصّٰفّٰت (آیات 1 تا 10)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ (1) فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ (2) فَالتّٰلِيٰتِ
صف باندھ کر کھڑے ہونے والوں کی قسم ہے۔ پھر جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی۔ پھر
ذِكۡرًا ۙ (3) اِنَّ اِلٰهَكُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ (4) رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ
ذکر الٰہی کے تلاوت کرنے والوں کی۔ البتہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ آسمانوں اور

وَمَا بَیۡنَہُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ (5) اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا
زمین اوراس کے اندر کی سب چیزوں کااور مشرقوں کارب ہے۔ ہم نے نیچے کے
بِزِیۡنَۃِۣ الۡکَوَاکِبِ (6) وَحِفۡظًا مِّنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ
آسمان کوستاروں سے سجایاہے۔اوراسے ہرایک سرکش شیطان سے محفوظ رکھا
مَّارِدٍ (7) لَا یَسَّمَّعُوۡنَ اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی وَیُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ
ہے۔وہ عالم بالا کی باتیں نہیں سن سکتے اوران پر ہر طرف سے (انگارے) پھینکے
کُلِّ جَانِبٍ (8) دُحُوۡرًا وَّلَہُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ (9) اِلَّا
جاتے ہیں۔ بھگانے کے لیے،اوران پر ہمیشہ کاعذاب ہے۔ مگر جو کوئی اچک لے
مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَۃَ فَاَتۡبَعَہٗ شِہَابٌ ثَاقِبٌ (10)
جائے تواس کے پیچھے دہکتاہواانگارہ پڑتاہے۔

سورۃ الحشر (آیات 22تا24)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّہَادَۃِ ۚ
وہی اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، سب چھپی اور کھلی باتوں کا جاننے والا ہے،
ہُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ (22) ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ
وہ بڑامہربان نہایت رحم والاہے۔ وہی اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ

اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ
بادشاہ، پاک ذات، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، غالب، زبردست، بڑی
الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ (23) هُوَ اللّٰهُ
عظمت والا ہے، اللہ پاک ہے اس سے جو اس کے شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہی اللہ ہے
الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ
پیدا کرنے والا، ٹھیک ٹھیک بنانے والا، صورت دینے والا، اس کے اچھے اچھے نام ہیں،
مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ (24)
سب چیزیں اسی کی تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں، اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

سورۃ اخلاص (آیات 1تا4)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ (1) اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ (2) لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ
کہہ دو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ
يُوۡلَدۡ ۙ (3) وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (4)
کسی کی اولاد ہے۔ اور اس کے برابر کا کوئی نہیں ہے۔

سورۃ الفلق (آیات 1تا5)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِۙ‏ (1) مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَۙ‏ (2) وَمِنۡ شَرِّ
کہہ دو صبح کے پیدا کرنے والے کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس کی مخلوقات کے شر سے۔ اور
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَۙ‏ (3) وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِۙ‏ (4)
اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔
وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (5)
اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سورۃ النّاس (آیات 1تا6)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِۙ‏ (1) مَلِكِ النَّاسِۙ‏ (2) اِلٰهِ
کہہ دو میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آیا۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود
النَّاسِۙ‏ (3) مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۙ الۡخَـنَّاسِۙ‏ (4) الَّذِىۡ
کی۔ اس شیطان کے شر سے جو وسوسہ ڈال کر چھپ جاتا ہے۔
يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِۙ‏ (5) مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ (6)
جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔

باب پنجم

فتنۂ دجّال کیا ہے؟ اس سے حفاظت

نشانیاں، تباہی اور قربِ قیامت سے تعلق

حضرت آدمؑ کے وقت سے قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد میں) دجّال سے بڑی نہیں۔ (صحیح مسلم: 7395- صحیح حدیث)

نبی ﷺ نے فرمایا کہ جتنے بھی انبیاءؑ اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں، سب نے دجّال کے بارے میں اپنی امت کو محتاط کیا ہے۔ (صحیح البخاری: 4402- صحیح حدیث)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز کے بارے میں نہ بتا دوں جو میرے نزدیک مسیح دجّال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ پوشیدہ شرک ہے جو یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے، تو اپنی نماز کو صرف اس وجہ سے خوبصورتی سے ادا کرتا ہے کہ کوئی اور اسے دیکھ رہا ہے۔ (سنن ابنِ ماجہ: 4204- حسن حدیث)

دجّال کون ہے اور اس کے آنے کی کیا نشانیاں ہیں؟

- قیامت اس وقت تک نہیں ہو گی، یا قائم نہیں ہو گی جب تک کہ اس سے پہلے دس (10) نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں: (1) ظہور دخان (دھواں) (2) ظہور دجّال (3) دابۃ الارض (چوپایہ) کا ظہور (4) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، (5) ظہور حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ، (6) یاجوج وماجوج کا خروج اور تین جگہوں: (7) مغرب، (8) مشرق اور (9) جزیرہ عرب میں خسف (زمین کا دھنسنا) (10) سب سے آخر میں یمن کی طرف سے عدن کی گہرائی میں سے ایک آگ ظاہر ہو گی وہ ہانک کر لوگوں کو محشر کی طرف لے جائے گی"۔ (صحیح مسلم:7285- صحیح حدیث)

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو دجّال کے متعلق سنے کہ وہ ظاہر ہو چکا ہے تو وہ اس سے دور ہی رہے کیونکہ قسم ہے اللہ کی! آدمی اس کے پاس آئے گا تو یہی سمجھے گا کہ وہ مومن ہے، اور وہ اس کا ان مشتبہ چیزوں (ٹیلی پیتھی، ہپناٹزم، جنّات؟) کی وجہ سے جن کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہو گا تابع ہو جائے گا۔ (سنن ابی داؤد:4319- صحیح حدیث)

- جلدی کرو نیک اعمال کرنے کی چھ (6) چیزوں سے پہلے: ایک دجّال کے نکلنے سے، دوسرے دھواں، تیسرے زمین کا جانور، چوتھے آفتاب کا مغرب سے نکلنا، پانچویں قیامت اور چھٹی موت۔ (صحیح مسلم:7397- صحیح حدیث)

- تین باتیں جب ظاہر ہو جائیں تو اس وقت کسی کو ایمان لانے سے فائدہ نہ ہو گا اس کو جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا نیک کام نہیں کیا۔ ایک تو نکلنا آفتاب کا جدھر سے ڈوبتا ہے، دوسرے دجّال کا نکلنا، تیسرے دابۃ الارض کا نکلنا۔ (صحیح مسلم:398- صحیح حدیث)

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تمیم دارؓی ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کے جو میں تم سے بیان کیا کرتا

تھا دجال کے باب میں۔اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی حضرت تمیمؓ سوار ہوا سمندر کے جہاز میں بنو لخم اور بنو جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ ایک بحری کشتی میں سوار ہوئے پس انہیں ایک ماہ تک بحری موجیں دھکیلتی رہیں پھر وہ سمندر میں ایک جزیرہ کی طرف پہنچے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ کے اندر داخل ہوئے تو انہیں وہاں ایک جانور ملا جو موٹے اور گھنے بالوں والا تھا بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا اگلا اور پچھلا حصہ وہ نہ پہچان سکے تو انہوں نے کہا تیرے لئے ہلاکت ہو تو کون ہے اس نے کہا اے قوم اس آدمی کی طرف گرجے میں چلو کیونکہ وہ تمہاری خبر کے بارے میں بہت شوق رکھتا ہے پس جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرا گئے کہ وہ کہیں جن ہی نہ ہو پس ہم جلدی جلدی چلے یہاں تک کہ گرجے میں داخل ہو گئے وہاں ایک بہت بڑا انسان تھا کہ اس سے پہلے ہم نے اتنا بڑا آدمی اتنی سختی کے ساتھ بندھا ہوا کہیں نہ دیکھا تھا اس کے دونوں ہاتھوں کو گردن کے ساتھ باندھا ہوا تھا اور گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا ہم نے کہا تیرے لئے ہلاکت ہو تو کون ہے اس نے کہا تم میری خبر معلوم کرنے پر قادر ہو ہی گئے ہو تو تم ہی بتاؤ کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم عرب کے لوگ ہیں ہم دریائی جہاز میں سوار ہوئے پس جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پس موجیں ایک مہینہ تک ہم سے کھیلتی رہیں پھر ہمیں تمہارے اس جزیرہ تک پہنچا دیا پس ہم چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرہ کے اندر داخل ہو گئے تو ہمیں بہت موٹے اور گھنے بالوں والا جانور ملا جس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا اگلا اور پچھلا حصہ پہچانا نہ جاتا تھا ہم نے کہا تیرے لئے ہلاکت ہو تو کون ہے اس نے کہا میں جساسہ ہوں ہم نے کہا جساسہ کیا ہوتا ہے اس نے کہا گرجے میں اس آدمی کا قصد کرو کیونکہ وہ تمہاری خبر کا بہت شوق رکھتا ہے پس ہم تیری طرف جلدی سے چلے اور ہم گھبرائے اور اس سے پر امن نہ تھے کہ وہ جن

ہواس نے کہا مجھے بیسان کے باغ کے بارے میں خبر دو ہم نے کہا اس کی کس چیز کے بارے میں تم خبر معلوم کرنا چاہتے ہو اس نے کہا میں اس کی کھجوروں کے پھل کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں ہم نے اس سے کہا ہاں پھل آتا ہے اس نے کہا عنقریب یہ زمانہ آنے والا ہے کہ وہ درخت پھل نہ دیں گے اس نے کہا مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں خبر دو ہم نے کہا اس کی کس چیز کے بارے میں تم خبر معلوم کرنا چاہتے ہو اس نے کہا کیا اس میں پانی ہے ہم نے کہا اس میں پانی کثرت کے ساتھ موجود ہے اس نے کہا عنقریب اس کا سارا پانی ختم ہو جائے گا اس نے کہا مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ ہم نے کہا اس کی کس چیز کے بارے میں تم معلوم کرنا چاہتے ہو اس نے کہا کیا اس چشمہ میں وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں ہم نے کہا ہاں یہ کثیر پانی والا ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں پھر اس نے کہا مجھے امیوں کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں خبر دو کہ اس نے کیا کیا ہم نے کہا وہ مکہ سے نکلے اور یثرب یعنی مدینہ میں اترے ہیں اس نے کہا کیا راستے میں حضرت عروہؓ نے جنگ کی ہے ہم نے کہا ہاں اس نے کہا اس نے اہل عرب کے ساتھ کیا سلوک کیا ہم نے اسے خبر دی کہ وہ اپنے ملحقہ حدود کے عرب پر غالب آ گئے ہیں اور انہوں نے اس کی اطاعت کی ہے اس نے کہا کیا ایسا ہو چکا ہے ہم نے کہا ہاں اس نے کہا ان کے حق میں یہ بات بہتر ہے کہ وہ اس کے تابعدار ہو جائیں اور میں تمہیں اپنے بارے میں خبر دیتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دے دی جائے گی پس میں نکلوں گا اور میں زمین میں چکر لگاؤں گا اور چالیس راتوں میں ہر ہر بستی پر اتروں گا مکہ اور مدینہ طیبہ کے علاوہ کیونکہ ان دونوں میں داخل ہونا میرے لئے حرام کر دیا جائے گا اور اس میں داخل ہونے سے مجھے روکا جائے گا اور اس کی ہر گھاٹی پر فرشتے پہرہ دار ہوں گے حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی انگلی کو منبر پر چبھویا اور فرمایا یہ طیبہ ہے یہ طیبہ

ہے یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ ہے کیا میں نے تمہیں یہ باتیں پہلے ہی بیان نہ کر دیں تھیں لوگوں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا بے شک مجھے حضرت تمیمؓ کی اس خبر سے خوشی ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث کے موافق ہے جو میں نے تمہیں دجال اور مدینہ اور مکہ کے بارے میں بیان کی تھی آگاہ رہو دجال شام یا یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ مشرق کی طرف ہے وہ مشرق کی طرف ہے وہ مشرق کی طرف ہے اور نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔(صحیح مسلم:7386- صحیح حدیث)

- مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے (فتنوں کا، آپس میں لڑائیوں کا) اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر۔ البتہ دجال تو جوان گھونگریالے بالوں والا ہے، اس کی آنکھ میں انگور کے پھولے ہوئے دانے کیطرح بُھلاؤ ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ (عبدالعزیٰ ایک کافر تھا)۔ سو جو شخص تم میں سے دجال کو پائے اس کو چاہیے کہ سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں اس پر پڑھے۔ مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور فساد اٹھائے گا بائیں۔ اے اللہ کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔" اصحابؓ بولے: یا رسول اللہ ﷺ! وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "چالیس دن تک۔ ایک دن ان میں سے ایک سال کے برابر ہو گا اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتے کے اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں۔" (دجال ایک برس دو مہینے چودہ دن تک رہے گا)۔ اصحابؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جو دن سال بھر کے برابر ہو گا اس دن ہم کو ایک ہی دن کی نماز کفایت کرے گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "نہیں تم اندازہ

کر لینا اس دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اس دن بھی اندازہ کر کے پڑھ لینا۔'' اصحابؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کی چال زمین میں کیونکر ہو گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے سو وہ ایک قوم کے پاس آئے گا تو ان کو کفر کی طرف بلائے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برسائے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگائے گی۔ تو شام کو گورو (جانور) آئیں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوکھیں تنی ہوئیں (یعنی خوب موٹی ہو کر) پھر دجال دوسری قوم کے پاس آئے گا۔ ان کو بھی کفر کی طرف بلائے گا لیکن وہ اس کی بات کو نہ مانیں گے۔ تو ان کی طرف سے ہٹ جائے گا ان پر قحط سالی اور خشکی ہو گی۔ ان کے پاس ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا: اے زمین! اپنے خزانے نکال، تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا: سو وہ جوان سامنے آئے گا۔ چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا ہوا دجال اسی حال میں ہو گا کہ ناگاہ حق تعالی حضرت عیسیٰؑ کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰؑ سفید مینار کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے۔ جب آپؑ اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا۔ اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کافر کے پاس عیسیٰؑ اتریں گے اس کو ان کے سانس کی بھاپ لگے گی وہ مر جائے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر عیسیٰؑ دجال کو تلاش کریں گے یہاں

تک کہ پائیں گے اس کو باب لد پر (لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے) سو اس کو قتل کریں گے۔ پھر عیسیٰؑ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال سے بچایا۔ سو شفقت سے ان کے چہروں کو سہلائیں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجوں کی جو بہشت میں ان کے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسٰیؑ پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پناہ میں لے جا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور اللہ بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اونچائی سے نکل پڑیں گے۔ ان میں کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی لیں گے۔ پھر ان میں سے پچھلے لوگ جب وہاں آئیں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا۔ پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے یقینا! ہم زمین والوں کو قتل کر چکے۔ آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دے گا وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے۔ اور اللہ کے پیغمبر عیسیٰؑ اور ان کے اصحابؓ گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیل کا سر سو اشرفی سے زیادہ قیمتی ہوگا (یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی) پھر اللہ کے پیغمبر عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے۔ سو اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے گا۔ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جائیں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر اللہ کے رسول عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی زمین میں اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ ان کی سڑاند اور گندگی سے خالی نہ پائیں گے (یعنی تمام زمین پر ان کی سڑی ہوئی لاشیں پڑی ہوں گی) پھر اللہ تعالیٰ کے رسول عیسٰیؑ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ بڑے اونٹوں کی گردن کے برابر پرندوں کو

بھیجے گا۔ وہ ان کو اٹھا لے جائیں گے اور ان کو پھینک دیں گے جہاں اللہ کا حکم ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسا پانی برسائے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور بالوں کا اس پانی سے باقی نہ رہے گا سو اللہ تعالیٰ زمین کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ صاف کر دے گا پھر زمین کو حکم ہو گا کہ اپنے پھل اُگا اور اپنی برکت کو پھیر دے اور اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور اس کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہو گی یہاں تک کہ دودھار اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور دودھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کرے گی اور دودھار بکری ایک خاندان کے لوگوں کو کفایت کرے گی۔ سو اسی حالت میں لوگ ہوں گے کہ یکایک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ ان کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور اثر کر جائے گی۔ تو ہر مؤمن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بدذات لوگ باقی رہ جائیں گے۔ آپس میں گدھوں کی طرح ملیں گے۔ ان پر قیامت قائم ہو گی۔ (صحیح مسلم: 7373- صحیح حدیث)

دجّال کا حلیہ اور خاندان

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسیح دجّال پستہ قد ہو گا، چلنے میں اس کے دونوں پاؤں کے بیچ فاصلہ رہے گا، اس کے بال گھونگھریالے ہوں گے، کانا ہو گا، آنکھ مٹی ہوئی ہو گی، نہ ابھری ہوئی اور نہ اندر گھسی ہوئی، پھر اس پر بھی اگر تمہیں اشتباہ ہو جائے تو یاد رکھو تمہارا رب کانا نہیں ہے“۔ (سنن ابی داؤد: 4320- صحیح حدیث)

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا (خواب میں) کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا (پر میری نظر پڑی) میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میرے ساتھ کے لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ ہیں پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ تھا

اس کے بال گھونگھریالے تھے، ایک آنکھ کا کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجّال ہے۔(صحیح البخاری:7128- صحیح حدیث)

-دجال کی آنکھ شیشے کی طرح سبز ہو گی۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:1863- صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجّال کے ساتھ دو نہریں ہوں گی بہتی ہوئیں ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہو گی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہو گی، پھر جو کوئی یہ موقع پائے وہ اس نہر میں چلا جائے جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کر لے اور سر جھکا کر اس میں (گر پڑے) سے پیئے وہ ٹھنڈا پانی ہو گا اور دجّال کی ایک آنکھ بالکل چٹ ہو گی۔ اس پر ایک موٹی سی پھلی ہو گی اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہو گا جس کو ہر مؤمن پڑھ لے گا خواہ پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔(صحیح مسلم:7367- صحیح حدیث)

-دجال کے باپ اور ماں تیس سال تک اس حال میں رہیں گے کہ ان کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہو گا، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہو گا جس میں نقصان زیادہ اور فائدہ کم ہو گا، اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر دل نہیں سوئے گا، پھر رسول ﷺ نے اس کے والدین کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''اس کا باپ دراز قد اور دبلا ہو گا اور اس کی ناک چونچ کی طرح ہو گی، اس کی ماں بھاری بھر کم اور لمبے ہاتھ والی ہو گی۔(جامع الترمذي:2248-ضعیف حدیث)

دجّال کے ساتھی

-دجال کے ساتھ ہو جائیں گے اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ ایرانی چادریں (وردیاں) اوڑھے ہوئے۔(صحیح مسلم:7392- صحیح حدیث)

-اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے لگیں گے (پیروی کریں گے) جن کے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں (وردیاں) ہوں گی۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:3080- صحیح حدیث)

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے حق میں گمراہ کرنے والے حکمران،

دجّال سے بھی زیادہ خطرناک ہوں گے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:1989- صحیح حدیث)

-دجال کے فتنے کی بہ نسبت مجھے خود تمہارے بعض افراد کے فتنوں کا زیادہ ڈر ہے، جو آدمی دجال سے پہلے والے فتنوں سے نجات پا گیا وہ اس کے فتنے سے بھی چھٹکارا حاصل کر لے گا اور ابتدائے دنیا سے جو چھوٹا بڑا فتنہ منظر عام پر آیا وہ فتنہ دجال کے سلسلے کی کڑی تھا۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:3082- صحیح حدیث)

-دجّال مشرق کے ایک ملک سے ظاہر ہو گا، جس کو خراسان کہا جاتا ہے، اور اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے گویا تہ بہ تہ ڈھال ہیں۔(سنن ابن ماجہ:4072- صحیح حدیث)

دجّال کی آمد کی نشانیاں اور آنے والی جنگیں

-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دجّال کی آمد کی) سب نشانیوں میں پہلے آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگوں پر اور جو نشانی ان دونوں میں سے پہلے ہو تو دوسری بھی اس کے بعد جلد ظاہر ہو گی۔
(صحیح مسلم:7383- صحیح حدیث)

-میری امت کے آخری زمانے میں مہدیؒ نکلے گا، اللہ تعالیٰ بارش نازل کرے گا، زمین کھیتیاں اگائے گی، وہ لوگوں کو بہترین مال عطا کریں گے، مویشی زیادہ ہو جائیں گے، امت کی تعداد بڑھ جائے گی اور وہ سات یا آٹھ سال تک زندہ رہے گا۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:711- صحیح)

-نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک دو جماعتیں آپس میں جنگ نہ کر لیں۔ دونوں میں بڑی بھاری جنگ ہو گی۔ حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو گا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک تقریباً تیس جھوٹے دجال پیدا نہ ہو لیں۔ ان میں ہر ایک کا یہی گمان ہو گا کہ وہ اللہ کا نبیؑ ہے۔(صحیح البخاری:3609- صحیح حدیث)

-بیت المقدس کے پاس بڑی کثیر التعداد غرقد یہودیوں کا درخت ہے۔(صحیح مسلم:7339- صحیح)

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت نہ قائم ہو گی یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اترے گا (یہ دونوں مقام شام میں حلب/الیپو کے قریب ہیں) پھر مدینہ میں ایک لشکر نکلے گا ان کی طرف جو ان دنوں تمام زمین والوں میں بہتر ہو گا۔ جب دونوں لشکر صف باندھیں گے تو نصاریٰ کہیں گے: تم لوگ الگ ہو جاؤ ان لوگوں سے (یعنی ان مسلمانوں سے) جنہوں نے ہماری بیویاں لڑکے پکڑے اور لونڈی غلام بنائے ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے: نہیں اللہ کی قسم! ہم کبھی اپنے بھائیوں سے الگ نہ ہوں گے۔ پھر لڑائی ہو گی تو مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلے گا ان کی توبہ کبھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جائے گا وہ سب شہیدوں میں افضل ہوں گے۔ اللہ کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہو گی۔ وہ عمر بھر کبھی فتنے اور بلا میں نہ پڑیں گے۔ پھر قسطنطنیہ کو فتح کریں گے (جو نصاریٰ کے قبضہ میں آگیا ہو گا۔ اب 2020 تک یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں ہے) تو وہ لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں لٹکا دیا ہو گا، اتنے میں شیطان آواز کر دے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں میں آپڑا تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہو گی۔ جب شام کے ملک میں پہنچیں گے تب دجال نکلے گا سو جس وقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر صفیں باندھتے ہوں گے نماز کی تیاری ہو گی۔ اسی وقت عیسٰیؑ بن مریمؑ اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال عیسٰیؑ کو دیکھے گا تو اس طرح (ڈر سے) گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو عیسٰیؑ اس کو یونہی چھوڑ دیں تب بھی وہ خود بخود گل کر ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو عیسٰیؑ کے ہاتھوں پر قتل کرے گا اور اس کا خون لوگوں کو دکھلائے گا عیسٰیؑ کی برچھی میں۔

(صحیح مسلم: 7278- صحیح حدیث)

-بڑی جنگ اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ (6) سال کی مدت ہو گی اور ساتویں (7) سال میں مسیح دجّال کا ظہور ہو گا۔(سنن ابی داؤد:4296-ضعیف حدیث)(ابن ماجہ:4296-ضعیف)

-نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: لوگ دجال سے بھاگیں گے پہاڑوں میں۔"ام شریکؓ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! عرب کے لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ (یعنی وہ دجال سے مقابلہ کیوں نہ کریں گے) نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "عرب ان دنوں تھوڑے ہوں گے" (اور دجال کے ساتھی بڑی تعداد میں ہوں گے)۔(صحیح مسلم:7393-صحیح حدیث)

-بیت المقدس کی آبادی مدینہ کی ویرانی ہو گی، مدینہ کی ویرانی لڑائیوں اور فتنوں کا ظہور ہو گا، فتنوں کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہو گی، اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا ظہور ہو گی۔(سنن ابی داؤد:4294-حسن حدیث)

-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: پہلے تم عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کرو گے، اللہ اس کو فتح کر دے گا، پھر فارس سے جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر نصاریٰ سے لڑو گے روم والوں سے، اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر دجّال سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔(صحیح مسلم:7284-صحیح حدیث)

-بنو تمیم دجّال کے حق میں میری امت کے سب سے زیادہ سخت لوگ ثابت ہوں گے، مزید فرمایا یہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ہیں۔(صحیح البخاری:4366-صحیح)

-دجّال نکلے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا۔ راہ میں اس کو دجّال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے وہ اس سے پوچھیں گے: تو کہاں جاتا ہے؟ وہ بولے گا: میں اسی شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے۔ وہ کہیں گے: تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: ہمارا مالک چھپا ہوا نہیں ہے۔ دجّال کے لوگ کہیں گے: اس کو مار ڈالو۔ پھر آپس میں کہیں

گے: ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسی کو مارنے سے جب تک اس کے سامنے نہ لے جائیں، پھر اس کو لے جائیں گے دجّال کے پاس۔ جب وہ دجّال کو دیکھے گا تو کہے گا: اے لوگو! یہ دجّال ہے جس کی خبر دی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ دجّال حکم دے گا اپنے لوگوں کو اس کو پکڑو اس کا سر پھوڑو اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی، پھر دجّال اس سے پوچھے گا: تو میرے اوپر یقین نہیں کرتا (یعنی میرے رَبّ ہونے پر) وہ کہے گا: تو جھوٹا مسیح ہے۔ پھر دجّال حکم دے گا وہ چیرا جائے گا آرے سے، سر سے لے کر دونوں پاؤں تک یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ پھر دجّال ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں جائے گا اور کہے گا اٹھ کھڑا ہو۔ وہ شخص (زندہ ہو کر) سیدھا اٹھ کھڑا ہو گا، پھر اس سے پوچھے گا: اب تو میرے اوپر ایمان لایا؟ وہ کہے گا مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجّال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! اب دجّال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا (یعنی اب کسی کو نہیں زندہ کر سکتا)، پھر دجّال اس کو پکڑے گا ذبح کرنے کے لیے وہ اس کے گلے سے لے کہ ہنسلی تک تانبے کا بن جائے گا۔ وہ ذبح نہ کر سکے گا۔ پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ آگ میں اس کو پھینک دیا حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص ربّ العلمین کے نزدیک سب لوگوں سے بڑا شہید ہے۔ (صحیح مسلم: 7377- صحیح حدیث)

- ایمان یمن کی طرف سے نکلا ہے اور کفر مشرق کی طرف سے، سکون واطمینان والی زندگی بکری والوں کی ہے، اور فخر و ریاکاری فدادین یعنی گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے، جب مسیح دجال احد کے پیچھے آئے گا تو فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور شام ہی میں وہ ہلاک ہو جائے گا۔ (جامع الترمذی: 2243- صحیح حدیث)

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کو بابِ لد کے پاس قتل کریں گے۔ (جامع الترمذی: 2244- صحیح حدیث)

دجّال اور مدینہ طیّبہ

-جب دجال کا ظہور ہو گا تو مدینہ بہترین سرزمین ثابت ہو گی، اس کی طرف آنے والے ہر راستے پر فرشتہ ہو گا، اس لیے دجال اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب معاملہ یہ ہو گا تو مدینہ تین دفعہ اپنے باشندوں کو جھٹکا دے گا، (مدینہ میں رہنے والا) ہر منافق مرد اور عورت دجال کی طرف نکل جائے گا، زیادہ تر جانے والی عورتیں ہوں گی، یہ "یوم التخلیص" ہو گا۔ اس دن مدینہ اپنے اندر پائی جانے والی خباثت اس طرح نکال دے گا، جیسے دھونکنی لوہے کی میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے۔ دجال کے ساتھ ستر ہزار (70،000) یہودی ہوں گے، ہر ایک نے زرہ زیب تن کی ہو گی اور ہر ایک کے پاس آراستہ کی ہوئی ایک تلوار ہو گی، جہاں پانی کے نالے جمع ہوتے ہیں (جرف کی شور زدہ زمین) وہاں اس کا ڈیرہ بنایا جائے گا۔" پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "(نہ ماضی میں) ایسا فتنہ تھا اور نہ تا قیامت ہو گا، جو دجال کے فتنے سے سنگین ہو۔ ہر نبیؑ نے اپنی امت کو اس سے متنبہ کیا اور میں تمہیں اس کی ایسی علامت بتاتا ہوں جو کسی نبیؑ نے نہیں بتائی۔" پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اپنی آنکھ پر رکھا اور فرمایا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے (اور دجال کانا ہو گا)۔

(سلسلہ احادیث صحیحہ :3081- صحیح حدیث)

-سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کے زمانے کی شدید مزاحمتوں کا ذکر کیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "عائشہؓ! ان دنوں عرب تھوڑے ہوں گے۔" میں نے کہا: تو پھر کون سی چیز مومنوں کو کھانے سے کفایت کرے گی؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: ''جو فرشتوں کو کفایت کرتی ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ○، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ○، سُبۡحٰنَ اللّٰہِ○، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ○'' میں نے کہا: ان دنوں میں کون سامال بہتر ہو گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: '' ایسا خادم جو اپنے آقاؤں کو پانی پلا دے گا، رہا مسئلہ کھانے کا تو وہ تو (سرے سے) نہیں ہو گا۔(سلسلہ احادیث صحیحہ: 3097- صحیح حدیث)

-کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ مکہ اور مدینہ کے ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور چوکیداری کریں گے۔
(صحیح مسلم: 7390- صحیح حدیث)

-مدینہ پر دجّال کا رعب بھی نہیں پڑے گا اس دور میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔(صحیح البخاری: 1879- صحیح حدیث)

اُوپر دی گئی احادیث میں بیان جگہیں اور سن 2024 تک ظاہر ہو جانے والی نشانیاں

1. 2016 میں حلب/الیپو سے 47 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع دابق (36.537906،37.271427) پر امریکی اور یورپی افواج حملہ آور ہوئیں۔ اسکے بعد، پہلے 2019 اور پھر 2024 میں شامی اور روسی افواج، امریکی—ترک ISIS/HTS جنگجوؤں سے دابق کے پاس جنگ میں مصروف ہیں۔

2. بیسان یا بیتِ شیعان (35.500000,32.500000) اسرائیل کا ایک صنعتی علاقہ ہے یہ سن 985ء تک اپنی کھجوروں کے لئے مشہور تھا۔ آج کل یہ اپنی کپاس اور ٹیکسٹائل کے لئے مشہور ہے۔

3. مسجدِ اُمیّہ (36.306667,33.511860)، حدیث میں بیان حضرت عیسیٰؑ کی تشریف آوری کے مقام پر شہر دمشق، شام، میں واقع ہے۔

4. لد شہر انٹر چینج (34.904838,31.977676) کے پاس لد کا داخلی راستہ (34.900400, 31.967800) ہے۔ لد شہر کے داخلی راستے پر باب لد نام کی ایک عمارت ہے۔

5. لد شہر کے نزدیک، اسرائیلی دارالحکومت تل ابیب میں اسرائیل کا سب سے بڑا اور سکیورٹی فورسز کے سخت حصار میں گھرا ہوا مصروف ترین بن گوریان ائرپورٹ (31.977676،34.904838) ہے۔

6. مسجد اُمیّہ کا لد شہر تک حالیہ حالات (سال 2020) میں درمیانی زمینی فاصلہ تقریباً 324 کلو میٹر اور فضائی فاصلہ تقریباً 217 کلو میٹر ہے۔

7. لد شہر سے کوہِ طور، مصر تک، کا حالیہ حالات میں درمیانی زمینی فاصلہ تقریباً 515 کلو میٹر اور فضائی فاصلہ تقریباً 394 کلو میٹر ہے۔

8. کوہِ طور کے نزدیک وادیُ المقدس تک سڑک جاتی ہے اور اس وقت (2020) میں الشیخ موسیٰ البدوی کیمپ کے نام سے ایک قصبہ آباد ہے۔ اس کے علاوہ اس کے داخلی راستوں پر متعدد عیسائی خانقاہیں قائم ہیں۔

9. کوہِ طور سے مشرق میں خلیجِ عقبہ کا زمینی فاصلہ تقریباً 111 کلو میٹر اور ہوائی فاصلہ 49 کلو میٹر ہے۔ جبکہ مغرب میں خلیجِ سویز کا زمینی فاصلہ تقریباً 114 کلو میٹر اور ہوائی فاصلہ 47 کلو میٹر ہے۔

10. بحیرہ طبریہ یا بحیرہ گلیلی (32.827660,35.589692) سے لے کر کوہِ طور تک حالیہ حالات میں زمینی فاصلہ تقریباً 585 کلو میٹر اور فضائی فاصلہ تقریباً 500 کلو میٹر ہے۔ بحیرہ طبریہ ابھی پانی سے لبریز ہے۔

11. حضرت عیسیٰؑ کی آمد سے قبل حضرت امام مہدیؓ زمین پر پانچ (5)، سات (7) سال یا نو (9) سال تک حکومت کریں گے۔ زمین پر آمد کے بعد حضرت عیسیٰؑ سات (7) سال تک حکومت کریں گے جس کی ابتداء میں دجّال کو شکست دیں گے۔ پھر یاجوج ماجوج سے جنگ کرتے ہوئے کوہِ طور پر پہنچ کر 40 دن تک قلعہ بند ہو کر اللہ سے دعا کریں گے جس سے یاجوج ماجوج کی ساری فوج ایک ہی رات میں مر جائے گی۔

12. دفاعی حصار کے اندر مقیّد رہتے ہوئے اس قحط اور خشک سالی کے خاتمہ پر چالیس (40) دن پر محیط شدید ترین تباہ کن بارش ہو گی جو زمین سے ہر تعمیر کا نام و نشان تک مٹا دے گی۔

13. تاحال کوہِ طور پر قحط اور خشک سالی کے حالات میں طویل مدّتی فوجی محاصرہ سے نبرد آزما ہونے کے لئے، شدید ترین بارش اور طوفان سے پناہ کیلئے یا زندگی کی بنیادی ضروریات کو مکمل خاتمے کے بعد دوبارہ مہیّا کرنے کیلئے کوئی بھی دفاعی حصار، قلعہ یا ذخیرے کے لئے نظام نہیں بنایا گیا۔

فتنہ دجّال سے پناہ

- حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سورۃ الکھف کی ابتدائی دس (10) آیتیں یاد کر لیں وہ دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا''۔ اسی طرح حضرت ہشامؒ دستوائی نے حضرت قتادہؓ بن نعمانؓ سے روایت کیا ہے مگر اس میں ہے: ''جس نے سورۃ الکھف کی آخری آیتیں یاد کیں''، حضرت شعبہؒ نے بھی حضرت قتادہؓ بن نعمانؓ سے ''کہف کے آخر سے'' کے الفاظ روایت کئے ہیں۔ (سنن أبي داؤد: 4323- صحیح حدیث) (صحیح مسلم: 1884، 1883- صحیح حدیث)

فتنہ دجّال سے پناہ کے لئے

سورۃ الکہف کی اوّل و آخر دس (10) آیات

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○
میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں جو سننے والا اور جاننے والا ہے، شیطان مردود سے۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ
سب تعریف اللہ کے لیے جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری اور اس میں ذرا بھی کجی نہیں
عِوَجًا (سکتۃ ط 1) قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡہُ وَیُبَشِّرَ
رکھی۔ ٹھیک اتاری تاکہ اس سخت عذاب سے ڈرائے جو اس کے ہاں ہے اور ایمان والوں
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا
کو خوشخبری دے جو اچھے کام کرتے ہیں کہ ان کے لیے اچھا بدلہ ہے۔
حَسَنًا (لا 2) مَّاکِثِیۡنَ فِیۡہِ اَبَدًا (لا 3) وَّیُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا
جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور انہیں بھی ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔
اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا (ق 4) مَا لَہُمۡ بِہٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِہِمۡ ط
ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ ان کے باپ دادا کے پاس تھی،

كَبُرَتۡ كَلِمَةً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ‌ؕ اِنۡ يَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا

کیسی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے، وہ لوگ بالکل

كَذِبًا ‏(5) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ اِنۡ لَّمۡ

جھوٹ کہتے ہیں۔ اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائے پھر کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پیچھے

يُؤۡمِنُوۡا بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَسَفًا ‏(6) اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى

افسوس سے اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے؟۔ جو کچھ زمین پر ہے بے شک ہم نے اسے

الۡاَرۡضِ زِيۡنَةً لَّهَا لِنَبۡلُوَهُمۡ اَيُّهُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ‏(7) وَاِنَّا

زمین کی زینت بنا دیا ہے تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں کون اچھے کام کرتا ہے۔ اور جو

لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَيۡهَا صَعِيۡدًا جُرُزًا ؕ‏(8) اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ

کچھ اس پر ہے بے شک ہم سب کو چٹیل میدان کر دیں گے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار

اَصۡحٰبَ الۡكَهۡفِ وَالرَّقِيۡمِ ۙ كَانُوۡا مِنۡ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ‏(9) اِذۡ

اور کتبہ والے ہماری نشانیوں والے عجیب چیز تھے۔ جب کہ چند جوان اس غار میں آبیٹھے

اَوَى الۡفِتۡيَةُ اِلَى الۡكَهۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ

پھر کہا اے ہمارے رب ہم پر اپنی طرف سے رحمت نازل فرما اور ہمارے اس کام کے

رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ‏(10)

لیے کامیابی کا سامان کر دے۔

سورۃ الکہف کی آخر دس (10) آیات

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○
میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں جو سننے والا اور جاننے والا ہے، شیطان مردود سے۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
الَّذِیۡنَ کَانَتۡ اَعۡیُنُہُمۡ فِیۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِکۡرِیۡ وَ کَانُوۡا لَا
جن (کافروں) کی آنکھوں پر ہماری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ سن بھی نہ سکتے تھے۔ پھر
یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَمۡعًا (101) اَفَحَسِبَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنۡ
کافر کیا خیال کرتے ہیں کہ میرے سوا میرے بندوں کو اپنا کارساز بنالیں گے، بے شک
یَّتَّخِذُوۡا عِبَادِیۡ مِنۡ دُوۡنِیۡۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَہَنَّمَ
ہم نے کافروں کے لیے دوزخ کو مہمانی بنایا ہے۔
لِلۡکٰفِرِیۡنَ نُزُلًا (102) قُلۡ ہَلۡ نُنَبِّئُکُمۡ بِالۡاَخۡسَرِیۡنَ
کہہ دو کیا میں تمہیں بتاؤں جو اعمال کے لحاظ سے بالکل خسارے میں ہیں۔
اَعۡمَالًا (103) اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا
وہ جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں کھو گئی اور وہ خیال کرتے ہیں کہ بے شک

وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا (104)
وہ اچھے کام کررہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا اور
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ
اس کے روبرو جانے کا انکار کیا ہے پھر ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے سو ہم ان
اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا (105)
کے لیے قیامت کے دن کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔
ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ
یہ سزاان کی جہنم ہے اس لیے کہ انہوں نے کفر کیا اور
اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا (106) اِنَّ الَّذِيْنَ
میری آیتوں اور میرے رسولوں کا مذاق بنایا تھا۔ بے شک جو لوگ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ
ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کی مہمانی کے لیے فردوس کے باغ ہوں گے۔
نُزُلًا (107) خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا (108)
ان میں ہمیشہ رہیں گے وہاں سے جگہ بدلنی نہ چاہیں گے۔

قُلۡ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّـكَلِمٰتِ رَبِّىۡ لَـنَفِدَ
کہہ دو اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے تو میرے
الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَـنۡفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ
رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے اور اگرچہ اس کی مدد کے لیے
مَدَدًا ‏(109) قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ
ہم ایسا ہی اور سمندر لائیں۔ کہہ دو کہ میں بھی تمہارے جیسا آدمی ہی ہوں میری
اِلٰهُكُمۡ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَـعۡمَلۡ
طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، پھر جو کوئی اپنے رب سے
عَمَلًا صَالِحًـا وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ‏(110)
ملنے کی امید رکھے تو اسے چاہیے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔

صبح شام، تین تین بار اُمّتِ مسلمہ کے لئے دعاِ حضرتِ خضرؑ (اللہ کا ولی بننے کیلئے)

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِاُمَّۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ○
اے اللہ حضرت محمد ﷺ کی امت کے گناہوں کو معاف فرما۔
اَللّٰھُمَّ ارۡحَمۡ اُمَّۃَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ○
اے اللہ حضرت محمد ﷺ کی امت پر رحم فرما۔
اَللّٰھُمَّ اَصۡلِحۡ اُمَّۃَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ○
اے اللہ حضرت محمد ﷺ کی امت کی اصلاح فرما۔
اَللّٰھُمَّ اسۡتُرۡ اُمَّۃَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ○
اے اللہ حضرت محمد ﷺ کی امت کے گناہوں، برائیوں اور عیوب کی پردہ پوشی فرما۔
اَللّٰھُمَّ اجۡبُرۡ اُمَّۃَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ○
اے اللہ حضرت محمد ﷺ کی امتی کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ دے۔
اَللّٰھُمَّ فَرِّجۡ عَنۡ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ○
اے اللہ حضرت محمد ﷺ کی امت پر کشادگی (رزق میں برکت) عطا فرما اور فقر و فاقہ کو غنا اور تونگری سے بدل دے۔
اَللّٰھُمَّ انۡصُرِ الۡاِسۡلَامَ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ، اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَنَا وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ
یا اللہ اسلام اور مسلمانوں کی مدد فرما۔ یا اللہ مغفرت فرما مومن مردوں اور مومن عورتوں کی اور مسلمان مرد اور
وَالۡمُؤۡمِنَاتِ، وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ، وَاَصۡلِحۡ ھُمۡ، وَاَصۡلِحۡ ذَاتَ
مسلمان عورتوں کے گناہ معاف فرما۔ اور ان کے حالات کی اصلاح فرما اور ان کے باہمی تعلقات کو درست فرما دے
بَیۡنِھِمۡ، وَاَلِّفۡ بَیۡنَ قُلُوۡبِھِمۡ، وَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِھِمُ الۡاِیۡمَانَ وَالۡحِکۡمَۃَ ○
اور ان کے دلوں میں الفت باہمی اور محبت پیدا کر دے۔ اور ان کے دلوں میں ایمان و حکمت کو قائم فرما دے۔



اپنے والدین کے لئے اور اپنے لئے صدقہ جاریہ بنائیں

یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات عام کرنے کے لئے بلا قیمت ہے۔ کمپیوٹر/موبائل/ٹیبلیٹ پر اس کتاب کو پڑھنے، یا، سوشل میڈیا، ای میل، ٹویٹّر، واٹس ایپ، وی چیٹ یا دیگر موبائل ایپس کے ذریعے احباب میں تقسیم کرنے یا دین اسلام کی تعلیمات کی آگاہی پھیلانے اور تبلیغ کرنے کے لئے درج ذیل لنک ان کو بھیجیں۔ اسے باآسانی A-6 سائز کے صفحہ پر پرنٹ کر کے جیبی کتابچہ بنایا جاسکتا ہے۔ یہ کتاب، اردو اور انگریزی زبان میں اُوپر دیئے گئے کیو آر کوڈ کو سکین کر کے یا مندرجہ ذیل میں سے کسی بھی ایک ویب ایڈریس سے ڈاؤن لوڈ کر کے تقسیم کی جاسکتی ہیں:

bit.ly/alraqeem یا **rebrand.ly/alraqeem**

اس کتاب کو تبلیغِ اسلام کی نیّت سے آن لائن شیئر کر کے، یا کتابی صورت میں بانٹ کر اپنے والدین کے لئے اور اپنے لئے صدقہ جاریہ بنالیں